

فَاتَّعَبُوا بِرَأْيِ الْوَلِيِّ وَالْكَاتِبِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْمَنَّةُ لَهُ دَرِينِ زَمَانِ سَعَادَتِ اقْتِرَانِ
بِیَارِئِ رَبِّ تَعَالٰی كِتَابِ جَوَامِعِ سَمْعِیَّةِ

مَنْوِی لِّسَانِ

حَسْبُ مَائِشَ حَامِیَانِ دِینِ مَتِّینِ شَیْخِ اَہْلِ نَحْشِ
مُحَمَّدِ جَلَالِ الدِّینِ تَاجِرِ اَنْکَرِ کِتَابِ ہُو بَازِ اَرَشْمِی
دَرْ اَوَّلِ کَشُورِ سَنَمِ پَرِ لَیْسِ کَلَامِ طَبَعِ

کتب دین و دنیا کے فیاض و نفع کے خاں موجود و رعایا جلد سے

اردو ترجمہ طحاوی شرح معانی الآثار

طالبان اخبار سید المرسلین و شائقان آثار و خلفاء راشدین رحمۃ
مجتہدین پر واضح ہو کہ باوجود اشد ضرورت و اہم احتیاج کے
حضرات مقلدین عظمیٰ الامم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہم اللہ تعالیٰ
کے کوئی کتاب احادیث صحیحہ کے جو بابت و معانی میں صحیح بخاری
و صحیح مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ جامع اور صحت اساتذہ میں مجتہدین ہوتے
تھے انہیں بھی جس وجہ سے سخت حیران الاچار تھے چونکہ قیام زل
نے اس کا فیض کا ثواب اتم اتم کیلئے ذخیرہ آخرت از رو فرمایا تھا
ایکے احقر کی توجہ اس طرف ہوئی اور ایسی کتاب کی تلاش شروع
کی بعد اس کے اس میں کامیابی ہوئی اور کتاب عجیبہ غریبہ و مستند
جامع صحاح اخبار افعی طحاوی شرح معانی الآثار علی
تالیف شریف علامہ عریف امام الفقہار والحدیث مقدسہ الفضل
المستندین شیخ الاسلام و مسلمین عظمیٰ حفاظ احادیث ائمہ المرسلین
خاتم النبیین امام الہام ابو جعفر الطحاوی علیہ رحمۃ اللہ
الباری (جو اباب کتب احادیث صحیحہ مسند کے معاصرین) ہم
پہنچا پیرا کہ رت تک اصل کا دوسرے نسخوں مجتہد سے (جو نہایت
محکم و شخص تلاش مایا بلاق اور کوشش سے دستیاب ہوئے)
عکاسی و کراچی و حاج و مقابلہ کرایا اور ایک نمونہ کر لیا اصل
نسخہ عربی منقول عن کی صحت سے فراغت حاصل کر کے عمدہ
الحقیقین زبدۃ الفقہار جامع معقول و منقول حاصل کر لیا
جناب مولانا مولوی محمد عبد الستار صاحب ٹوکی کو اسکا اردو ترجمہ
باجاوارہ کرایا اور جناب مولانا مولوی محمد عبدالرشید عبدالعزیز صاحب
حکیم لاہوری رواج اردو کنز الآثار امام محمد ہی کی نظر ثانی
و صحت کو کوئی کمی مزید لطف یہ کہ اصل متن عربی با اسناد و اعراب
بخط نسخ ہی شامل کتاب لکھا گیا۔ تا انہوں نے عوام کے لیے کیا
مفید و کار آمد ہو۔ شائقین کی مزید ہولت کیلئے چار جلد نہیں

کتاب کے حصے تقسیم کرانے کئے اور بصرف زر کثیر اسکا
کیا گیا۔ الحمد للہ و الحمد للہ کہ جلدیں ان لکین نہایت خوبی و
سے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر خوش خط نہایت ہی صحیح صفائی سے
ہے اور انھوں نے ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ بایں ہر جہ
صرف (خط) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

فیض الستار شرح اردو کنز الآثار

یہ پاکیزہ کتاب حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین تصنیفات میں
ہے جسکا عام فہم اردو ترجمہ شرح اردو عامہ مسلمین کے مفاد کا
خاطر جناب مولانا مولوی محمد عبدالرشید عبدالعزیز صاحب حکیم لاہوری
سابق مشیر الیقات ریاست بہاولپور نہایت ہی جانکاہی سے
فرمایا اور بصرف زر کثیر اعلیٰ درجہ کا خوش خط و عمدہ کاغذ طبع کرایا
جس میں قابل مصنف شراح علامہ غور و فکر کے وضو و طہارت و خات
کے بالتفصیل مسائل اور اس طرح غور اور مد کی نماز اور ہر طرح
نماز اور ہر عورت مرد کی تجزیہ و تفسیر اور جنازہ وغیرہ اور قیام
روزہ فطر اور ہر طرح کی زکوٰۃ اور وقت اور تمام احکام حج و عمرہ
ایمان شفاعت تقدیر غرض ہر طرح کا نکاح اور اسکے مفصل
اور طلاق و عدت وغیرہ طہار ہر طرح کی دیت قتل قصاص
تہمت آزادی غلام تعزیر حد و قتل جرم زنا کاری۔ مرد
کے مفصل احکام لواطت۔ مشبہ۔ حد غور۔ بھڑکی۔ چوری۔
اور جھوٹی گواہی وغیرہ۔ برہہ میراث قاتل اور ہر طرح کی قیو
گناہ کی نذر اور تجارت بیع میں شرائط۔ والہ و ہر میں تجارت
غرضیکہ ہر طرح کا بیان۔ قرض غیر منقول چیز اور نقد دین ا
بجری بری جانور و لکھنا۔ خورد و نوش کی تمام چیز و لکھنا یا
اور نسخہ کا کیا وغیرہ۔ ضامین و حج میں اصل عربا با اسناد و اعراب
جس سے خاص عام متفہد ہو سکتے ہیں۔ قیمت بایں
ایک روپیہ آٹھ آنہ (پیر) محصول ڈاک بذمہ خرید

المشتہر صاحب الصدق و البقین شیخ الہی محمد جمال الدین باجران کتب لاہور بازار شہر

2

۱۰۰

وہ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا
فِي الْبَحْرِ وَنُفِثْنَا بِهِ أَعْيُنَنَا بِطَوْنٍ

[illegible]

۹۰

سید الطائفہ

1998

مجلس

(Signature)

ح و تے و حقیقتے ندارد که فانی و بے ثبات است و تحقیق
که فضل خدا کے برتر از ابر و یریزند و هست که ہر شے از ان فیض

باب ششم

بانویا و چیکس نبود روا
 بحر معینهای رت اعلی
 و ایپ این دیپایه را که
 بندگانش راجز او سالان
 مردم و دیو و پری و مرغ را
 پاکت او بجا و او یه شبیه
 خاک دیگر را بکرده بوالبشر
 مے که نان مرده را توجان کنی
 میفرای در زمین از خزان
 کفر باشد غفلت از احسان
 ان فضل الله شیخ باطل
 بے قضا و حکم آن سلطان تخت
 تا گوید نقشه را خن کا و خلو

ہے خدا از فضل تو حاجت و
 گرفتار یعنی یو اللہ شیخ دین
 صلاح ہے الت و ہے جارہ
 واحد اندر ملک و اور ایام
 خالق افلاک و اجسم برعلا
 خالق دریا و دشت و کوہ و قتبہ
 مبدل کردہ خاکے را بنر
 آسید خاک شود را تو نان کنی
 میکنی جزو زمین را آسمان
 رونگردانیم از فرمان تو
 کل شے ما خلا اللہ باطل
 هیچ برے بر نیست از دست
 ز دامن لقرشہ سے گلو

و قوت را به این راه بر حق و توان قدرت
 با پیدا این که از آن خل شده و عبادات
 بود است و توان کرد و به واسطه خود را می
 بهشت آنرا جان می کند یعنی غلبه جان
 بر نفس که در راه است و در این چنین غلبه
 زین را از وجود و سلطان می شود
 و قوت را به این راه بر حق و توان قدرت
 با پیدا این که از آن خل شده و عبادات
 بود است و توان کرد و به واسطه خود را می
 بهشت آنرا جان می کند یعنی غلبه جان
 بر نفس که در راه است و در این چنین غلبه
 زین را از وجود و سلطان می شود

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

<p> باد را دیدی که با عاد آن چه کرد گریبوی نیل را آن نور دید موج دریا چون با مر حق بتاخت خاک قارون را چو فرمان در نور موسی دید موسی را نوشت رقیف کرد اندر هلاک هر دمی تا بگو شر خاک حق چه خوانده است آتش ایراجیم را دندان نزد پیش حق آتش همیشه در قیام آتش نمرود را اگر چشم نیست سنگ بر آبن زنی بیرون جبه برود و در آتش ایراجیم را لیس خرد و کش تو پیر و یا لها در قیامت این زمین با نیک گرنه کوه و سنگ با دیدار شد این زمین را اگر بودی چشم جان گریبوی چشم جان حسانه را سنگریزه گر بود بر دیده و بر عدم با کان نذر چشم و گوش از فسون او عدم باز و زود صبح حق با جهل اجزای جهان </p>	<p> آب اویدی که با طوفان چه کرد از چه قطبی راز سیطی می گزید اهل موسی راز قطبی شناخت باز بچشمش بقعر خود کشید خسف قارون کرد و قارون را شناخت فهم کرد از حق که یا ارض املعی کو مراقب گشته خامش مانده است چون گزیده حق بود چو نش گزود همچو عاشق روز و شب بجان ام با غلیاش چون ترحم کرد نیست هم با مر حق ندیم بسیرن نه ایمنی روح ساز و بسم را سوره بر خوان ز لایلت ز اهلها که ترنا دیده گواهی میسید پس چرا و او را دیار شد از چه قارون افروید و آنجیمان چون بهیج بجران فرزانه را چون گواهی دانی اندر مشیت چون فسون خواند همی یکدوش خوش مخلق میزند سوی و بود چون هم حرفست از فسون گران </p>
--	---

عا این بند
 نشاء از دشت
 چاپت
 کز تپه ای

قطبی فخری و غنم کور در دین
 غنم نشاء کز تپه ای
 اسیر کز تپه ای
 خجالت یافتند
 قطبی با جف کرد و خفت
 غنم ازین دین و بیست
 از نوادین جابر و کافران
 فوج کورانشاه بطرف طوفان
 است
 قطبی کز تپه ای
 از نوادین جابر و کافران
 فوج کورانشاه بطرف طوفان
 است
 قطبی کز تپه ای
 از نوادین جابر و کافران
 فوج کورانشاه بطرف طوفان
 است

از نوادین جابر و کافران
 فوج کورانشاه بطرف طوفان
 است
 قطبی کز تپه ای
 از نوادین جابر و کافران
 فوج کورانشاه بطرف طوفان
 است

در کتب قدیمه
که در ادب و فن
در نزد من
در کتب قدیمه
که در ادب و فن
در نزد من

[illegible]

جذب نيزوان بالشر ما و سبب
گفت در گوش گل خندان
گفت با جسم آيت تا جان شد
باز در گوشش مذمته مخوف
تا بگوشتش را بر آن گويان چون
در نزد و هر که او آشفته است
گل يَوْمِ هَوْنِي شَانِ بخوان
کمترين کارش هر روز آن بود
شکري ز هلا بعي اِجْمَات
شکري ز راحم سوي خالکان
شکري از خالکان سوي اجل
صد چو عالم در نظر پيدا کند
از بي آن گفت حق خود بصير
از بي آن گفت حق خود را سمیع
از بي آن گفت حق خود را علیم
صد هزاران میچشاند هوش را
حاکمست و یَفْعَلُ اللّهُ مَا يَشَاءُ
در شکست پای حق بخشد پری
فهم و خاطر تیز کردن نیست آه
خواج شکسته بند آسجارد
چون اشک دل شده تاخیر

صد سخن گوید نهان میخیزد لب
گفت باشک عقیق و کاش کرد
گفت باخوشتی تار خشان شد
در رخ خورشید افتد صد کسوف
کو چو مشک از دیده خود اشک راند
حق بگوش را و محما گفته است
مرد را بے کار و بے فعله بدن
کو سته لشکر را روانی بے کیند
بهر آن تا در رحم روید نبات
تا ز نژاد ماده پر گردد جهان
تا به بنید هر کس حسن عمل
چونکه چشمت را بخود بینا کند
که بود دید و بیت هر دم ندیر
تا به بندی لب ز گفتار شمع
تا نیندیشی فساد تو ز بیم
که خبر نبود و چشم و گوش را
افزین در دنگی سزد و دوا
هم ز تهر چاه بکشاید در
جز شکسته نگیرد فضل شاه
که در اینجا پای اشکسته بود
جابر استگان دیدی ز پیش

۴۴ خواهد داشت که قتل جراح است - پیش از نداشت ۱۲

۴۴ جوابد راجست گم

عقود و قولہ تواجہ
قائم شدہ ان اراکین کے
اختیار سے کیا گیا ہے
درست ہے

نہیں درگاہانت ریسے
مقبولیت نیست دران
درگاہ حضور واکسا
پندیدہ

بہارِ نبوت

[illegible]

چون مرا خواندی اجابتها کند
آن کنم باتو که یار آن باچمن
زانکه افتاد دست در قهر رضا
که بجای ماند از میل جان
زانکه نعمت پیش بی برگان هم
چون نبرد گر نباشد او حس
بی عنایات خدا چه بیم هیچ
گر یک باشد سیاه مستش و ساق
لا فتنه بالعلکم و انفسکم
و اخرجکم من الدنیا خط القلم
و ابرهه را از انوار صفای
بی پناست غیر بجا هیچ نیست
هر چه خواهی کن ولیکن این کن
ذوق تلخ تو چون خواهد کشید
نیست مانند فراق تو
دور دارای مجربان را مستغنا
منجی بجز تو فوق است از این
حرص اندر غیر تو نیست پناه
ذاعف عنا انقلبت اوزارنا

گفت حق گر فاسقی و اهل صنم
شاد باش و فارغ و ایمن کومن
عشقها داریم با این خاک
کار ما این است بر کوهی آن
این فضیلت خاک از آن رود هم
با چنین غالب خداوندی کسی
این همه گفتیم یک اندیشه
بی عنایات حق و خاصان حق
یا حیات استغنیین اند
الشیخ قسبا هدیت با لکرم
بگذران از جان ما سود انقضا
تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست
از فراق و هجره گوی سخن
رحم کن بروی که شت تو باید
صدر هزاران مرگ تلخ است خور و
تلخی هجر از ذکر و از آناست
برامید وصل تو مردن بختست
حرم اندر عشق تو فخر است حجاب
والله اعلم بالصواب

يَا حَيَّاتِ مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ
فَعَلَيْتِ فَوْقَ نَوَاسِثِ السَّيِّئَاتِ

[illegible]

بر کسب و تجارت و صنایع
تحقیق و ترویج و تدریس
در طرأق شریع و فقه
راه راست است
بر کسب و تجارت و صنایع
تحقیق و ترویج و تدریس
در طرأق شریع و فقه
راه راست است
بر کسب و تجارت و صنایع
تحقیق و ترویج و تدریس
در طرأق شریع و فقه
راه راست است

آنست که شرف آسرا را تا
 یا خفی الذات محسوس الوفا
 آنست که لیسج و سخن کا لجنار
 تو بهارے ماچو بلع سبز خوش
 تو چو جانے ما شان ست و پا
 تو چو عقلے ما مثال این بان
 ای بیرون از دهم و قال قیل من
 ربنا انا ظلمنا سهو رفت
 دستگیر از دست ما مارا بخیر
 این عا بهم شش تعلیم تست
 ماچو چنگیم و تو زخمه میزنی
 ماچو ناییم و نوادر ما ز تست
 ماچو شطرنجیم اندر برد و مات
 ما که باشیم ای تو ما را جان جان
 ما عده هائیم و مستیهای ما
 ما همه شیران ولی شیر علم
 حمله شان پیدا و ناپید است باد
 با و ما و بود ما زاد و تست
 لذت هستی نمودی نیست را
 لذت انعام خود را و الکیه
 در بگیر ی کیست جبت و چون کند

آنست که فخر مفرح آنهار را
 آنست که کلام و سخن کا لجنار
 یخنتقی الریح و غیر ایا جهار
 او بهان و آشکارا بخشش
 قبض و بسط دست از جان روا
 این بان انعتقل دارد این بیان
 خاک فرق من و تمشیل من
 رحمتی کن لے رحیمیهات رفت
 پرده را بردار و پرده مایه
 ورنه در گلخن گلستان از چهره
 زاری الهامی تو زاری میکنی
 ماچو کو همیم و صدا در ما ز تست
 برد و مات ما ز تست خوش صفا
 ما که باشیم تا تو باشی و میان
 تو وجود مطلق فانی نما
 حمله شان از باد باشد و بدم
 آنکه ناپید هست هرگز گم مباد
 هستی ما جمله از ایجاد تست
 عاشق خود کرده بودی نیست را
 نقل و با و ده جام خود را و الکیه
 نقش بانقاش چون نیر و کند

با حق این شطرنج طرف مقابل را

توفی صاحب زادی
 در دو عالم
 توفی صاحب زادی
 در دو عالم

دات ظا در اصطلاح
 دات ظا در اصطلاح
 دات ظا در اصطلاح
 دات ظا در اصطلاح

در حدیث
 در حدیث
 در حدیث
 در حدیث

در حدیث
 در حدیث
 در حدیث
 در حدیث

و آنکه خواهی که بلایش و آخری
 آفرینها بر تو باد اے خدا
 گر سیر هر مومنی باشد زبان
 این ثنا گفتن ز من تر شاست
 جان دل طاقت آن خویش نیست
 تأیامت که گویم زین کلام
 روز آخر شد سبق فردا بود
 دست را اندر احد و احزاب

غم
 این دعا را هر روز از ده بار بخواند

جان و را در نفس سر آور
 ناگهان کردی مرا از خود جدا
 شکر مانم تو نیاید در بیان
 کین دلیل هستی و هستی خط است
 با که گویم در جهان یک گوش نیست
 صد قیامت بگذرد دین ناتمام
 را و مارا روز که کعبه بود
 ای برادر داره از بوجمل تن

باب دوم در نعمت رسول الله علیه وسلم

بود در انجیل نام مصطفی
 بود ذکر که پیش از او
 طاقه نصر انیان بجز ثواب
 بوسه داندی بدان نام شریف
 شه نیاز طالبان از بنگری
 زین سبب فرمودند از او
 هین قوم اللیل که شمع ای بهام
 بیقر و غمت روز روشن بهمت
 مصطفی را و عده کرد الطاف حق
 من کتاب معجزت را در انهم
 من تر اندر دو عالم حافظم

این دعا را هر روز از ده بار بخواند

وان سیر پیغمبران بحسب
 بود ذکر که پیش از او
 چون رسیدند بدان نام خطاه
 رو تهاوندی بدان وصف لطیف
 شعلها از گوهر پنجب
 و الضحی نور ضمیر مصطفی
 شمع اندیش بود اندر قیام
 بی پناست کشته از دست
 گز میری تو نمیشد و این سوره
 بیش و کم کن از قرآن دافهم
 طاعتان از خدا بیست و هفتم

این دعا را هر روز از ده بار بخواند

این دعا را هر روز از ده بار بخواند

این دعا را هر روز از ده بار بخواند

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

مرده را میرود ظا هر چنین
شد تصدیقی امیو المومنین
تا بحش و فرزون کنی تصدیق
تا دحمزه زهرم شکر خوری
که بدان تر یاق فاروقیش قدر

حق و باطل را چو دل فارغ نشد
در مدینه از بیابان لغول ^{بغیر}
تا من سپ رخست را آنجا کشم
مرعرا قصر جان روشن نیست
همچو در ایشان مرا و اگر آید
چونکه در چشم ولت رخت مو
وانگهان دیدار قصرش چشم دا
زود بیند حضرت ایوان پاک
هر کجاست و کرد و خسته الله بود
کے بدانی ششم و حبس الله را
اوز هر ذره بیند آفتاب
همچو ماه اندر میان اختران
بہج مینی از جهان انصاف ده
عیب جز انگشت نقش شوم نیست

الحق لله
الذي لا اله الا هو
الذي لا اله الا هو
الذي لا اله الا هو

[illegible]

ای پس سُوَرُ الْقَضَا حَسَنُ الْقَضَا

از اینجاست که در بعضی از نسخه‌ها عبارت «و اما» به جای «و چون» آمده است.

چون شما می آفتابِ علم را
بارگاه مالک کفواً آسوده
نام خویش و آن غافل شود که نهاد
ابن عم من علی ضمو لای است
شیر حق پهلوان و پرولی
اندر آور سایه نخل امید
برگزین تو سایه حنا صاله
خوشتن راست مخلص انگشته
تازه ی زلف دشمن پنهان ستیز
سبق یابی بر هر ان سابق گشت
گشت او شیر خدا در چرخ جان
اسی هوار تازه کرده در نهان

بایست که در ایمان

تا به هوا تازه است ایمان تازه نیست
هر که خود را از هوا خود باز کرد
عروقه الوتقی است این تذکره
باد در مردم هوا و آرزوست
با به هوا و آرزو کم باش دوست
تخت دل معمور شد پاک از هوا
ذات ایمان نعمت الوتقیست

اکنون هوا جز فغل آن دروازه نیست
 گوش خود را آتش نمائی راز کرد
 بر کشید این شلخ جانرا بر سما
 چون هوا بگذاشتی پیغام بهوت
 که یضیقات عن سبیل الهدایت
 بروی الرحمن علی العرش استوی
 ای قناعت کرده انایمان بقول

۴
 اشعار و مستزاد
 شریف
 ۵
 مراد از عارفان
 بیگانه
 اسرار
 ۶
 و اشارت
 ۷
 اشعار
 ۸
 اشعار
 ۹
 اشعار
 ۱۰
 اشعار
 ۱۱
 اشعار
 ۱۲
 اشعار
 ۱۳
 اشعار
 ۱۴
 اشعار
 ۱۵
 اشعار
 ۱۶
 اشعار
 ۱۷
 اشعار
 ۱۸
 اشعار
 ۱۹
 اشعار
 ۲۰
 اشعار
 ۲۱
 اشعار
 ۲۲
 اشعار
 ۲۳
 اشعار
 ۲۴
 اشعار
 ۲۵
 اشعار
 ۲۶
 اشعار
 ۲۷
 اشعار
 ۲۸
 اشعار
 ۲۹
 اشعار
 ۳۰
 اشعار
 ۳۱
 اشعار
 ۳۲
 اشعار
 ۳۳
 اشعار
 ۳۴
 اشعار
 ۳۵
 اشعار
 ۳۶
 اشعار
 ۳۷
 اشعار
 ۳۸
 اشعار
 ۳۹
 اشعار
 ۴۰
 اشعار
 ۴۱
 اشعار
 ۴۲
 اشعار
 ۴۳
 اشعار
 ۴۴
 اشعار
 ۴۵
 اشعار
 ۴۶
 اشعار
 ۴۷
 اشعار
 ۴۸
 اشعار
 ۴۹
 اشعار
 ۵۰
 اشعار
 ۵۱
 اشعار
 ۵۲
 اشعار
 ۵۳
 اشعار
 ۵۴
 اشعار
 ۵۵
 اشعار
 ۵۶
 اشعار
 ۵۷
 اشعار
 ۵۸
 اشعار
 ۵۹
 اشعار
 ۶۰
 اشعار
 ۶۱
 اشعار
 ۶۲
 اشعار
 ۶۳
 اشعار
 ۶۴
 اشعار
 ۶۵
 اشعار
 ۶۶
 اشعار
 ۶۷
 اشعار
 ۶۸
 اشعار
 ۶۹
 اشعار
 ۷۰
 اشعار
 ۷۱
 اشعار
 ۷۲
 اشعار
 ۷۳
 اشعار
 ۷۴
 اشعار
 ۷۵
 اشعار
 ۷۶
 اشعار
 ۷۷
 اشعار
 ۷۸
 اشعار
 ۷۹
 اشعار
 ۸۰
 اشعار
 ۸۱
 اشعار
 ۸۲
 اشعار
 ۸۳
 اشعار
 ۸۴
 اشعار
 ۸۵
 اشعار
 ۸۶
 اشعار
 ۸۷
 اشعار
 ۸۸
 اشعار
 ۸۹
 اشعار
 ۹۰
 اشعار
 ۹۱
 اشعار
 ۹۲
 اشعار
 ۹۳
 اشعار
 ۹۴
 اشعار
 ۹۵
 اشعار
 ۹۶
 اشعار
 ۹۷
 اشعار
 ۹۸
 اشعار
 ۹۹
 اشعار
 ۱۰۰
 اشعار

[illegible]

انهم من دور شكوكه
 فزاد گفت گران
 و چای بی بسوی بوم
 در رخ اندازد هوش
 ایشان در خود اندک
 صفا اند علیه دم
 یغیغی اخضر
 مصطفی از خود
 حقه

ق
نورشاد گوید از آنکه نبی ظاهر کنند ۱۲

کوز مومن لایه گر گردد ز بیم
هین که نورت سوز نارم را بدود
ز آنکه نی ضد دفع ضد لایمکنست
کان ز قهر انگیخته شد این فضل
آب رحمت بر دل آتش گمار
آب حیوان روح پاک محبت
که نبی بسینی جز این خاک کهن
کافر از ایمان او حسرت خورد
آفریده کیست دین خلق مجربان
کافر پیش بر خدا پیش گواست
هرست لائق با چنان اقرار او
تا شد اولائق عذاب هول
باشد اشهد گفتن و عیان
گفته اشهد تو اندر نفع و ضر
که منم بنده و این مولای هست

مُصْطَفٰی فرمود از گفت تحمیم
گویدش بگذر ز من ای شاه زود
پس هلاک نار نور مومنست
نار ضد نور باشد روز عدل
گرما می خواهی تو دفع شر نار
چشمه آن آب رحمت مومنست
بر دل دین خرابت نوحه کن
مومن آن باشد که نذر نیاید
گر گوی کبر را کین آسمان
گوید او کین آفریده از خدایت
کفر و فسق و استم بسیار او
فعل او کرده دروغ آن قول را
بر چنان کن فعل کان خود بیزبان
ای همه این عضو عضو است
رفتن بنده یی خواجگوست

حکایت

گفت اور ایک مسلمان سعید
تا بیانی صد نجات سروری
آنکہ دارد شیخ عالم بایزید
کان فزونی مژگو شہنماخی جان
لیک در ایمان اور بس مومنم

بود دیگر در زمان بایزید
ای چاه باشد گرتو ایمان آوری
گفت این ایمان اگر هست مرید
من ندارم طاعت آن تائبان
گرچه در ایمان دین نامو قسم

[illegible]

از چنین ایامی
نبی جلیل این ایام
مردم وزین
بازید که
ایامان و ازین
عقادت پر
من کافی شد

دارم ایمان کان ز ایمان برتر
مومن ایمان اویم در نهان
باز ایمان گزود ایمان شمت
آنکه صد میلش سے ایمان بود
آنکه نامش باشد و معیشش نے
عشق اور اندو ایمان برتر
وروضو ہر عضو را اور دھوا

بس لطیف و با فروغ و با فرست
گرچه مهرم هست محکم بر زبان
نی بدان میاستم نه اشتهاست
چون شما نزد دید زان خاطر شود
چون بپایان را مفاده گفستی
چون بایمان شما او بنگردد
آمده اندر خیر بهجسکه دعا

باب ششم در طهارت

چونکه استنشاق بینی بینی
تا نوا آن بکشد سے جان
بقلا و زست و رہبر مری
بر بینی داری سوا این باغ گام
تاکه آن بو جاذب جانست
بینی آن باشد که او بوئی برو
تا ز هر دازش که در گذری
چونکه استنجا کنی و در سخن
دست من اینجارید این دست
ای ز تو کس گشته جان ناکس
خدا من این بود که دم من لایم
از حدت شستم خدا یا پوست

بویِ جنت خواه از رب غنی
بویِ گل باشد دلیل گلستان
مے برد تا خند و کوشه مزا
بویِ افزون جویِ کن دفع از کام
تا که آن بونور چشمانت شود
بویِ او را جانبِ کوئی برو
که تواز گلزار و حدت یو بری
این بود که از دامنِ پاک کن
دستم اندر شستنِ جانست
دستِ فضل خویش بر جانم رسان
ز انس و حد را نهی کن ای کریم
از حوادثِ تو بشو این دوست را

[illegible]

الحمد لله الذي جعل القرآن كتاباً هادياً
 لغيره من الكتب والكتب من القرآن
 انما انزلت به الحكمة
 جلد دوم بر سر
 جلد اول بر سر
 جلد اول بر سر

<p>یک زوقی بجدہ پیش خدا بادشاہان جهان از بدرگی ورته او ہم وار سرگردان و گنگ خود که یاد این چنین باز را و آن را صد و خشتان عوض کان الله دین آن حبیست الله زود بفروش و بخر ده زکات روی خوب و خوب</p>	<p>خوشتر آمد از دو صد دولت سرا یونبر دند از شراب بستی ملک را بر هم زدندی بیدنگ که بیک گل می خری گلزار را حبی را آیت صد کان عوض تا که کان الله که آید بدست قطره ده بخر پر گوهر بخر شرح جان شنم چه شرح یازگو</p>
---	---

باب دهم در زکات

<p>ای زکات کیست را پاسبان ای بر تاید پی منع زکات آن درم دادن سخی را لا لایت نان و همی بجه خدا نمانت همد پس گدایان آئینه جو و حقند صد نشان باشد درون ایشان آسما امساک که انفاق به تا عوض یابی تو گنج بیکران امر حق را باز جو از و آسما چون دست نیت ایشان زکات قرض و این دولت اند را قرضوا</p>	<p>وی صلاحت هم زکات را شن وز زنا امت و با اند جهات دادن جان خود سخای شجاست جان دهمی از بهر حق جانت دهم وان که با حق اند جو و مطلقند صد علم است هست نیکو کار را مال حق را جسته با مر حق به تا نباشی از عتد او کافران امر حق را و بر سیا بد هر ولی گشت این دست آن طرف غل غلت تا که صد دولت به بی بی پیش</p>
--	---

نکته
 قوت کافان و اذکاران الله را احسان
 یکشنبه یعنی غلبه است
 خداوند تعالی را یاد و قوت می آید
 مومنان از کسان شایع می گردید
 باران زود در دم
 و چون غل زود در دم
 سکه ۱۲
 آن باشد از انسان مال خود را
 خدا در رسول او صرف کند
 کردن کار حق را از باطل امتیاز
 یعنی تحقیق امر حق
 و از قرض و انفاق
 و سبب انفاق
 اگر در وقت و نیت
 اگر در وقت و نیت
 اگر در وقت و نیت

کتابخانه
 مسجد
 مسجد
 مسجد

باقی یعنی نقصان نیندازد
 مال از صدقه دادن جزایست
 که غیرت دینی بپاکت ۱۲۱۲
 برآوردن حاجت و ملک بالغض
 جوهری و در باج بالغض
 برداشتن ۱۲۱۲
 عصمت اشاره است
 از صوم
 باز است و در انسان از او
 افعال ۱۲۱۲
 این همان یعنی ترک کردن
 حرام و بربوب از صوم
 و شام و صبح و شب
 لم نیلی گردود ۱۲۱۲
 یعنی پوشیدن
 بگ تن
 باعث کاهش جسم
 پس نه با یک جسم
 و در افروزش ۱۲۱۲

دولت رفته کجا قوت دهد
ماقص مال من اصدفات قط
تا بگفته مصطفی شاه سنجاب
جوشش و افزونی زرد در زکات
مال در ایشار اگر گردد تلف
گر ز شتر دیوتن او ابروی
باش در روز شکایت ما و مصر

دولت آینه حاصبت
انما الخیر فیہ المرتبط
السلام یا اولی التغریر
عصمت از فحشاء و منکر و سلا
در مدون صدر نگار آینه
در فطام او بس نعمت خوری
و بعد م قوت خوار است

پایان

لب فرو بند از طعام و از شراب
این دمان هستی و یانی باز شد
در جهان گرفت گرفت که شربت
زین خورشها اندک اندک باز بر
تاغای صل قابل شو
آن طعام الله قوت خوش طار
جشم گریان بایست چون طفل خرد
تن چو بارگست درو شب الزان
برگش تن بی برگه جانست زود
اقرض الله قرض دوزین برگین
قرض نه کم کن ازین لقمه تنست
تن ز سرگین خویش چون خالی کنی

سوی خوان آهانی کن شستاره
کو خورنده نقمهای راز شد
لذت آن شمع محو شد
کین غذای خربودنی زان حُر
نقمهای نور را اکل شوی
بر چنان دریا چو گشتی شیو بود
کم خور آن نان را که نان آب بود
شلخ جان دبر برگ نیست خور
این بیاید کاستن آنرا فزود
تا بر وید در عوض در دل سخن
آما پد وجه لا عین چاک است
پرز مشک دوز اجلالی کنی

بلا در پست عشق نیک
 با دین نماندین
 سر به ستیسم دل کون
 خوش است بی تو بدیل
 غم که شبهای بلبلت
 روحانی ۱۱

ما حرّض البصر عسرج لکذا
 یام یحیی القلب عسرج للعداج
 ایها المجنوس فی زمین الطعام
 ان یستغنی فجموع کلکام وافرہ
 اغتذی بالتوہد کمن مثل البصر
 چون ملک تسبیح حق را کن غذا
 اند کے زمین شرب کم کن بہر خوش
 وار ہی زمین موری ریزہ کشیف
 لے پدر الا شطار الا شطار
 ہر گرسنہ عاقبت توتی بیافت
 ضیف باہمت جو زاستی کم خورد
 سیر آوری مجبور کو ہے لے سند
 کان سر کوہ بلس مستقر
 نفس تو تاملت نفاست و بدیت
 خوی سعدہ زمین کہ وجو باز کن
 معدہ را خو کن بدان ریجان گل
 معدہ تن سوی کہدان می کشد
 ہر کہ گاہ و جو خورد قربان شود
 مادہ عقلست فی نان و شوا
 گر خوری یکبار از ان ماکول نو
 بنم تو شکست و نیمی پشک بین

بلا در پست عشق نیک
 با دین نماندین
 سر به ستیسم دل کون
 خوش است بی تو بدیل
 غم که شبهای بلبلت
 روحانی ۱۱

ای المناجح تبیل العذا
 مجلہ اللہ بید تبیل المزاج
 سوف یجی ان تحلت الطعام
 انتقدک واکرمج کمن نافہ
 وافرہ الا ملک یا حیر البشر
 تار ہی همچون ملاک ازادی
 تاکہ حوض کوشے یابی بہ پیش
 درختی در کوت و در کوت شریف
 از برے خوان بالا مردوار
 آفتاب دولتی بر کو بتافت
 صاحب خان اش بہتر آورد
 تا نخستین نور حق بر تو زند
 ہست خورشید سحر منظر
 واکہ روح خورشید عینے ندید
 خود ان ریجان و گل آغاز کن
 تا بیابی حکمت و فوت رسل
 معدہ دل سوی ریجان می کشد
 ہر کہ نور حق خوردت آرن شود
 نور عقلست ای پسر جاز غذا
 خاک ریزی بر سیر نان تنور
 بہن میفر ایشک افزا شک چین

بلا در پست عشق نیک
 با دین نماندین
 سر به ستیسم دل کون
 خوش است بی تو بدیل
 غم که شبهای بلبلت
 روحانی ۱۱

بلا در پست عشق نیک
 با دین نماندین
 سر به ستیسم دل کون
 خوش است بی تو بدیل
 غم که شبهای بلبلت
 روحانی ۱۱

روزہ اگرچہ درخشاں ہے
لیکن بیدار رہی
موجب صلوٰۃ
واجب باشد
وہاں میں
روزہ اگرچہ درخشاں ہے
لیکن بیدار رہی
موجب صلوٰۃ
واجب باشد
وہاں میں

معده نابگذار و سوسوی دل خوارم
 کیلین جہاد و صوم سختست و خوش
 رنج کے ماند دے کرد و امن
 این دمان بر بند تابینی عیان
 ای دمان تو خود دماند و زرخ
 کار و دوزخ می کنی در خوردنی
 کار خود کن روزے حکمت بخور
 خوردن تن مانع این خوردنست
 شمع تاجر انگشت افروخته
 ہر دمان می درد این لقمہ تنست
 پاره دوزی می کنی اندر دکان
 پاره بر کن ازین قعر دوکان
 پاره دوزی چیت خوردن آب و نان
 ای ز نسل پادشاہ کامکار
 و انکہ ہر شہوت چو خمرست چو جنگ
 خمر تنہا نیست سرمستی ہوش
 نفس غو نیست ہین سیرش من
 گر بگرد و رہب الدنار نار
 چون گلو تنگ آور و بر باہان
 اشکم نے لاف لہے نزد
 اشکم خالی بود زندان دیو

تا کہ بے پردہ زخف آید سلام
 یک این بہتر ز بعد لے منتحن
 گویدت چوئے توای رنجور من
 چشم بند آن جہان سلق و دمان
 وے جہان تو بر مثال برنخے
 بہر او خود را تو فر بہ مسکینی
 تا شود دفر بہ دل با کہ و فر
 جان چہ باز رگان متن چون بہر
 کہ بود ہزن زوار او سختہ
 پارہ بروی میزنی زین خوردنت
 زیر این دکان تو مدفون ہوگان
 تا بر آرد سر بہ پیش تو دکان
 میزنی این پارہ بزدلق مگر آن
 با خود ازین پارہ دوزی سنگ دار
 پردہ ہوشست عاقل نہ دست دنگ
 ہر چہ شو نہیت بند چشم و گوش
 تا نیار دیا دزان کفر کہن
 او نخواہد شد مسلمان ہوشدار
 خاک خوردی کا شکے خلق و دمان
 کاشش را نیست از ہنرم مد
 کش غم نان مانست از مکر ویلو

چونکه من است
خوبتر از این که
نشد و بگفت
عذر دارم

و من حسن بنی

استکم پر لوت دان با زار دیو
 جوع خود سلطان دارو هاست بین
 گر نباشد جوع صد رنج دگر
 رنج جوع اولی بود خود زان علل
 رنج جوع از رنجها پاکست تر
 جمله ناخوش از مجاعت خوش شو
 آن یکے مے خورد نان محضه
 گفت جوع از صبر چون دو ماشو
 پس توانم که همه حلوا خورم
 لذت از جوعست فی از نقل نو
 هر که را در مجاعت نقد شد
 خود نباشد جوع هر س راز بون
 جوع مرخصان حق را داده اند
 جوع هر حلف گدارا که دهند
 که بخور که هم بدین از رانے
 از برائے غصه نان سوختی
 جوع رزق جان خاصان خدا
 باش فارغ تو از آنها نیستی
 تو نه زان ناز نینان عزیز
 کاسه بر کاسست و نان بر نان
 راه لذت از درون ان فی بران

تا جبران دیو را در و غریو
 جوع در جان نه چنین خوارش بین
 از پی همیضه بر آرد از تو سر
 هم بلطف و هم محقت هم عمل
 خاصه در جوعست صد نفع و هنر
 جمله خوشها بے مجاعت رد بود
 گفت سائل چون بنیت شمر
 نان جو در پیش او حلوا شود
 چون کنم صبر صبوران لایسم
 با مجاعت از شکر به نان جو
 نوشدن با جز و جزوش عقد شد
 کین علف زار سیت زندانه برون
 تا شوند از جوع سیر و زور مند
 چون علف کم نیست پیش او بند
 تو نمی مرغاب مرغ نانے
 دیده صبر و تو گل دوستی
 که زبون همچو تو هیچ گدست
 که درین مطبخ توبی نان ایستی
 که ترا دارند بے جز و موید
 از برائے این شکم خواران عام
 ابلهی دان جستن قصر و خلوت

استکم پر لوت دان با زار دیو
 جوع خود سلطان دارو هاست بین
 گر نباشد جوع صد رنج دگر
 رنج جوع اولی بود خود زان علل
 رنج جوع از رنجها پاکست تر
 جمله ناخوش از مجاعت خوش شو
 آن یکے مے خورد نان محضه
 گفت جوع از صبر چون دو ماشو
 پس توانم که همه حلوا خورم
 لذت از جوعست فی از نقل نو
 هر که را در مجاعت نقد شد
 خود نباشد جوع هر س راز بون
 جوع مرخصان حق را داده اند
 جوع هر حلف گدارا که دهند
 که بخور که هم بدین از رانے
 از برائے غصه نان سوختی
 جوع رزق جان خاصان خدا
 باش فارغ تو از آنها نیستی
 تو نه زان ناز نینان عزیز
 کاسه بر کاسست و نان بر نان
 راه لذت از درون ان فی بران

قطرۂ دل را بکے گوهر فتاد	کان ہدیریا با دگر دو ہنہا ندا
قطرۂ علم ست اندر جان من	دار بانش از ہوا در خاک تن

باب سیزدهم در علم

خاتم ملک سلیمانست علم
آدم خاکی ز حق آموخت علم
تام و ناموس ملک اشکست
بوالبشر چون علم آسمان گشت
اسم هر چیزی چنان کان چیست
اسم هر چیزی تواند انا شنو
هر لقب کو داد آن مبدل نشد
پس کمش تو بر هوا این بار علم
علم چون بر دل زندیاری شود
گفت ایزد سجده اسفاره
علم کان نبود ز حق بی واسطه
یک چون این بار را نیکو کشی
خواب بیدارست چون باد است
پس کمش بصر هوا این بار علم
در دلت بینی علوم انبیای
طالع غیبیست علم و معرفت
علم چون آموخت سگ است اول

دل از پستی ایند قتل
موتن از غناست کرد
پست از نصیب است کرد
دل از پستی ایند قتل

پیشوایان و سران و علمای و روحانیان و
مستوفیان و مشایخ و اولیاء و
مستوفیان و مشایخ و اولیاء و
مستوفیان و مشایخ و اولیاء و

اشارہ ہے کہ یہ جیب
الاسلام والا ہے سلام
نیت آدمی کے ہیں

مفتی محمد رفیع الدین صاحب

درخواستیه
نساندیکه آنچه بااصل
مهره مندر کرده باشد
نشانده اند

از ان بزرگواران
محققان و دانشمندان
و نویسندگان
و مترجمان
و ویراستاران
و ناشران
و توزیع کنندگان
و پخش کنندگان
و ...

۲۵ - در علم

ایمان و تقویٰ را یاد کرده باشند و خدا را

است

پیدا دل بہتر از دل غافل
کفایت از دل غافل

بسم الله الرحمن الرحيم

کتابخانه

مبارک میخام گاه که ترا
 از عالم غایب می دانم حاصل
 نشود پس مبارک خود را
 جابل کی تا از نشو این
 علم غایت یابی این
 قلم که در حکمت یعنی از
 عقل مدخل خود بهر توفیق
 که از دقت بل غرض ترا
 این دولت و غرض ترا
 فرموده است حکمت عطا
 شود چون بجای آید
 چون حکمت ایجاب شود
 حکمت نام جلوه کرد اوصاف
 حلاوت ایشان از انصاف
 با بر دارند وصف و کمال
 پیدایش
 درستی که خواندن و کمال
 خدمت اهل عاف کردن
 موجب حصول علم عظیم
 سعادت سر می باشد

سنگ چرخ عالم گشت شد چالاک و بهر
 علم در یامیست بید و کمنار
 گر هزاران سال باشد عمر او
 ای بسا عالم زدانش بی نصیب
 صد هزاران فضل دارد از علوم
 داند او خاصیت هر جوهری
 قیمت هر کاله نمید آنی که بصیت
 تو همیدی آنی بجز و لا بجز
 این روان نار و ادانی تو لیک
 گر چه دانی وقت علم ای امین
 چون مبارک نیست بر تو این علوم
 چون یک لحظه نخوردی بر زدن
 روز حکمت خور علف کان را خلا
 فهم ناکردی به حکمت ای رهبری
 دانشی باید که صلتش زان سرت
 حکمت دنیا فراید طن و شک
 دان دانشها بشنستند این فریق
 چون تجلی کرد او صاف قدیم
 چون شدی بر با مهابت آسمان
 در گیتی خدمت بخوانی یک کتب
 جان جمله علمها امینست این

سنگ چرخ عالم گشت شد ز صواب
 طالب علم ست غواص بحار
 او نگردد سیر خود از جستجو
 حافظ علمست آنکس فی حبیب
 جان خود را می نداند این علوم
 در بیان جوهر خود چون خری
 قیمت خود را ندانی احقیقت
 خود ندانی تو که خواهی یا بجز
 تو را یا نار و ادانی بین تو نیک
 زانت نکشاید و دیده عیب بین
 خویشتن گوی کن و بگذر ز شوم
 ترک فن کن مطلق است بمن
 بی غرض دوست از محض عطا
 ز آنچه حق گفت کلام این رزق
 زانکه هر فرع باصلش رسیده
 حکمت دینی بر ذوق فلک
 زانکه این دانش نداند این طریق
 پس بسوزد و وصف حاد از کلام
 شست باشد جستجوی نردبان
 علمها نمی نادره یابی ز حبیب
 که بدانی من که میم در یوم دین

خویشتن را پیش واحد سوختن

سوال و جواب
گوناگون

غیر حاضر دست و پای دیگرست
 ذرہ گر بودی ولیکن نہ شوی
 ساکنان مقعد صدق حبا
 ہفت دوزخ از شرارش بیکان
 دور خواہی خویش بین دور شو
 کونترہ باشد از بالا وزیر
 چون بمانے از سر آزادگان
 ماضی و مستقبل و حال از کجاست
 چون نماندے محرم بچون شو
 ہستی بچون نسب خود را بسوز
 بندہ را در خواجہ خود خود دان
 اشارہ بہ حدت خود
 مشرق او غیر جان و عقل نیست
 بہ بود از صدر معرفت صفی
 سیر نہاد ہر ہے یک روزہ را
 لازمہ دانستہ و پوشیدہ اند
 لب خموش دل پُر آواز ہا
 مہر کردند و دمانش دوختند
 خود ہی ہمینی کہ نور بازے
 او نہ

معنی برائے روح طلب ہے
 باطنی خوشنماست اور
 تلاش بوجدست و کمال
 دیگر باند سوسے است
 واپسے جا بری ۱۱
 دور اسکان
 روبرو اعدان و متقیان
 معنی چون انبیا
 دلوں پرستی بیک گزشتی
 قیدی قید معیت حق
 در خانہ اقداس
 معنی ہر گاہ کہ حق انور
 حقین را فی سافت و در حال
 روید ۱۲
 یعنی آفتاب معرفت
 بنات و بر حال خود بان
 بخلاف آفتاب دنیا ۱۳

زنگ صدق و رنگ تقوی و یقین
چونکہ ہنگام فراق جان نشو
پس فرود شد ابلہ ایمان را شتاب
آن خیالی باشد و ابریق نے
این زمان کہ تو صحیح و فرہی
میفروشی ہر زلمے در دکان
پس در آن رنجور سے روز اجل
اکی فسرده عاشق مسکین نمد

تا ابد باقی بود بر عسا بدین
دیو دلال در ایمان شود
اندر آن تنگی یکدلی بر لقی آب
تقصود آن دلال جز تخریق نے
صدق را بہر خیالے میدہی
ہیچو طفلی می ستانی گردگان
نیست نادر گر بود نہیت کل
کو نیم جان ز جاناں میرم

باب شانزدہم در عشق

شاو باش ای عشق خوش سودا
ای دواے محبت و ناموس
سینہ خواہم شرح شرم از فراق
عاشق تصویر و ہم خوش تن
جسم خاک از عشق بر افلاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا
جملہ معشوقست و عاشق پرده
چون نباشد عشق را پر دے او
عاشق عشق ست کاندے قتاد
آتش ست این باہک کا و نیست
عاشقی بیدہست از زاری دل

دی طبیب جملہ علتهائے ما
ای تو افلاطون و جالینوس
تا بگویم شرح درد اشتیاق
کے بود چون عاشقان دوا نہن
کوہ در زلفص آمد و جالاک شد
طور مست و خرموئے صیقا
زندہ معشوقست و عاشق مردہ
جوشش عشقت کا ندھی فنا
ہر کہ این آتش نلکہ نیست با
نیست بیلری جہ بیماری دل

سلاطین و ملوک
کلیہ کتب و کتب
کلیہ کتب و کتب

قوله چنگ
چونکہ ہنگام فراق جان نشو
پس فرود شد ابلہ ایمان را شتاب
آن خیالی باشد و ابریق نے
این زمان کہ تو صحیح و فرہی
میفروشی ہر زلمے در دکان
پس در آن رنجور سے روز اجل
اکی فسرده عاشق مسکین نمد
تا ابد باقی بود بر عسا بدین
دیو دلال در ایمان شود
اندر آن تنگی یکدلی بر لقی آب
تقصود آن دلال جز تخریق نے
صدق را بہر خیالے میدہی
ہیچو طفلی می ستانی گردگان
نیست نادر گر بود نہیت کل
کو نیم جان ز جاناں میرم
باب شانزدہم در عشق
شاو باش ای عشق خوش سودا
ای دواے محبت و ناموس
سینہ خواہم شرح شرم از فراق
عاشق تصویر و ہم خوش تن
جسم خاک از عشق بر افلاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا
جملہ معشوقست و عاشق پرده
چون نباشد عشق را پر دے او
عاشق عشق ست کاندے قتاد
آتش ست این باہک کا و نیست
عاشقی بیدہست از زاری دل
دی طبیب جملہ علتهائے ما
ای تو افلاطون و جالینوس
تا بگویم شرح درد اشتیاق
کے بود چون عاشقان دوا نہن
کوہ در زلفص آمد و جالاک شد
طور مست و خرموئے صیقا
زندہ معشوقست و عاشق مردہ
جوشش عشقت کا ندھی فنا
ہر کہ این آتش نلکہ نیست با
نیست بیلری جہ بیماری دل
سلاطین و ملوک
کلیہ کتب و کتب
کلیہ کتب و کتب

آنکه با شوریده شعر آمده است
 از دلم گشت سحر خلق عشق
 بر نضای عشق دل نهاده اند
 در درون آب بنی را ناظر اند
 صورت خود بچید ایضا غرض
 پس در آب اکنون که بیدار گو
 کاسمان افرش سازد در عشق
 جبرئیل گشت وان دیو ^{و دیو} ^{و دیو} ^{و دیو}
 مایه آنجا عشق زد و چشم برست
 یکشبه بر کوی بخوابان گذر
 از فراز عشق تا تحت اثری
 عاشقان بگران تر از برق هوا
 صد قیامت بگذرد آن تمام
 حد کجا آنجا که وصف ایزدست
 عاشق بر غیر او باشد محار
 توبه وصف خلق و آن وصف خدا
 این محالی باشد ای جان بسطیر
 عاشق آزاد نخواهد تا بد
 خلعت عاشق همه و بدار او
 گزیندی عشق بقصدی جهان
 روز و شب گردان و نالان بهار

از میدان دست بردار چنانچه خود
چو کلاه بر غرض از کلاه از میان
جانشان را از در طاعت و نماز
روان داشتند با شکر و شوق و شای
خود بخوابان با سبک و سحر و سحر
بلای از سر و دود و دود و دود
سوی چو کلاه از میان
گرم شده بهوش آمد و از میان
چو کلاه از میان
فروغ و دود و دود و دود
میدان دست بردار چنانچه خود

۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴

کدام و در وقت
بسیار از این
پس بهر وقت
علاقه به
زنان گزین
و در وقت
و در وقت
و در وقت
و در وقت

کامیاب تر، سادہ تر، دلچسپ تر، اور
مختصر تر حالات سے دلچسپ ہوتا ہے۔

لا بد من العلم بالدين

سید
مفت
خان

صفات در ذلالت خود در این

یعنی ملازمین کے حقوق کی حمایت

کرمی سناشنقان آگاه نگردید

مستند و پروتکل
در تاریخ ۱۳۸۵/۰۵/۰۵
شماره ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

نشان خفاش

انجمن دانش و فرهنگ

عشق
آن صدف کا پیدوار
دوست و دشمن
وہی ہے

۹۹



عشق بشکافد فلک از شکافت
عشق چو شمع بسوزد زانند در یک
با خشم بود عشق پاک جفت
منتهی عشق چون او بود و فرو
گر نبود سبب بصر عشق پاک را
من بران افراشتهم خج سنی
خاک را من خوار کردم یکسری
خاک را داویم سبزی و نوبی
بانو گویند این جبال را ستیا
سبحم عاشق را سیار د خور و دو
تا تو باشی در حجاب یوسف
زین گذر کن بند من پذیر این
فهم کن موقوف آن گفتن مباشر
خانه را من بدو فتم از نیک و بد
چونکه با حق متصل گردید جهان
دین من از عشق زنده بودست
چون غبار تن بشد با هم تیان
عشق از دود خرقه کالبه
خاصه خرقه ملک یا ابرست
غرق شدم که خرقه است اندین
رستم از آب ز نانی همچون ملک

عشق لڑا لڑا بند سین از نگہ اف
 عشق سایہ کوہ را مانند دریا
 بہر عشق او را خدا و لاک گفت
 پس مراد را از اسباب تفصیل کرد
 کے وجود و آدمی افلاک را
 تا بلند ^{نہایت} عشق ^{نہایت} رفیعہ کنی
 تا و ذل عاشقان ^{نہایت} یوگی بری
 تا ز تبدیل فقیہ ^{نہایت} اگر شوی
 و صفی حال عاشقان اندیشان
 عشق معروضت پیش نیک و بد
 سر سہری ^{نہایت} از عاشقان کمتر گر
 عاشقان را تو چشم عشق بین
 سینہا سے عاشقان را کم خواس
 خانہ ام چہ بہت از عشق احد
 ذکر آن نیست و ذکر نیست آن
 زندگی زمین جان سرنگ نیست
 ماہ جان من ہواے صاف بہت
 کہ جہانے وارد و حسن و خرد
 پنج دانگہ مستیش در دست
 عشقہائے اولین و آخرین
 بغرض گروم بدین در چون فلک

۱۔ برحق و برحق و برحق

۱۰۰



10. 11. 2019

در راستی که دولت من در این
در دستگاه است

تو بجز نامے چه میدانی ز عشق
 با همچو کوه بے خبر واری صدا
 جانگزی و جانسیاری کار ما
 چون رهم زین زندگی بانیگیت
 ان مے قتل جیاتانی حیات
 اجنذب روحی وجدلی بالیقفا
 کو کیشا میکنے علی عینے مشا
 عشق را خود صد زبان دیگرست
 آن زبانها جسم حیران میشود
 گوش کن و ائمہ اعلم بالاصوب
 کو چو عیاران کند بر دار درس
 دفتر و درس سبق شان رواست
 میر و تاعرش تخت بار شان
 نے زیاد است و باب و سلم
 مسئلہ و دوست لیکن دور یار
 کفر باشد پیش و حسنہ بنگی
 دست مزد و اجرت خدمت ہم آو
 هر چه خبر معشوق باقی جمله رخت
 دگر زبان پس که بعد لاج باند
 شاد و باش ای عشق شرکت سو رفت
 صد بدن پیش نیز ز تیره توت

توبیک خواری گریزانی ز عشق
چو پیش تو عاشق بیگمستی لے زنگه
تا خیال دوست در اسرار است
از نومدم مرگ من در زندگیت
آفتگونی آفتگونی یافاقت
یا میراث یا فوج ابقا
لی حبیب جبهه یثوی الحشا
پارسی گوگر چه تانگی خوشترست
بوسه آن دلبر جو پران می شود
بس کم چون دلبر آمد در خطاب
چونکه عاشق تو بیکه داگنون تیر
عاشقان اشد مدد حسن دور
خامش و دغره مکر را نشان
در شان آشوب پرچ وز لوله
سلسله این قوم جعد مشکیا
هر که اند عشق یا بد زندگی
عاشقان را شادمانی و غم دوست
عشق آن شعله ست کوه چون فرو
تیغ لاد قتل غیب بر حق براند
ماند الا الدیاتی جمله رفت
عاشق کز عشق بزدان خود فرو

[illegible]

عاشق آنم که هر آن آن اوست
از محبت تلخها شیرین شود
از محبت درد با صاف می شود
از محبت مرده زنده می شود
دوست گیری چیز بار از اثر
از خیال دوست گیری خلق را
همچو عاشق خود نباشد وصل جو
میل معشوقان نهانست ستور
یک میل عاشقان تن زده کند
چون رین ال برق مهر و محبت
در دل تو مهر حق چون شد و تو نور
هیچ بانگ کف زدن نباید بد
تشنه می نالد که کو آب گوا
عشق معشوقان دورخ افروخته
جذب البست این عطش در جان
حکمت حق در قضا و در قدر
یک شمع عشق چون آتش نیست
او بجای شمعها می آید
پس شدند آتش آن صبا و جان
عقلان شکسته اند از خطر
عقلانش بندگان بندی اند

عقل جان در امر یک فرمان است
از محبت سبها زین شود
از محبت درد و شافے شود
از محبت شاه بندہ مے شود
پس چہ از آثار بخشش بخوبی
چون نگیری شاہِ غرب و شرق
کہ نہ معشوقش بود چو یے او
میل عاشق با دو صمدِ طبل و نغیر
میل معشوقان خوش و غم بہ کند
اندران دل دوستی مہمان کہ ہست
ہست حق را بیگمانے مہر تو
از یک دست تو بیدست دگر
آب ہم نالہ کہ کو آن آبِ خوا
عشق عاشق جان اورا سوختہ
ما از ان ادو او ہم زان ما
کرد ما را عاشقان با ہم دگر
روشن اندر روشن اندر رویت
مینماید آتش و جملہ خوشت
لیک کو آن خود شکست عاشقان
عاشقان شکستہ با جد ختیا
عاشقان نش شکرتی وندی نہ

[illegible]

خانیقہ داروون
موجودہ گزشتہ بدولت کے
ہر گاہ کہل اور
راز حقیقی کی کج عبادت
و سعادت کا مست
عاش سے نالہ اپنے
تباہی کمال میں سرسوزان
کنعیت ہر کس ماردنی
مگر دہا

بعد ازین اگر شرح گوئیم ببله نیست
در دنیا بد حال بخته هیچ خام

ز انکہ شرح این درایۃ الگہدیت
بس سخن کوتاہ باید والسلام

این بیت دفرمودے
است ۱۲

باب ہفتم در خاص

کار پنهان کن تراز چشمان خود
چونکه اسرار ت نهانی دل شود
گفت پیغمبر که هر که سیر نهفت
و آنها چون در زمین پنهان شود
شرط من جا با محسن نمی گردد
در حدیث آمد که تسبیح از ریا
کار او دارد که حق را بشمارد
پس ریا شیخ بزرگ اخلاص ما
بی ادب ضرر غائب خوشتر است
عیب کم کن بنده الله را
در رخ مر عیب بینی می کنی
درنگ دور با گهر با سنگ است

تا بود کارت سلیم از چشم بد
همرادت زود تر حاصل شود
زود گردد با مراد خویش جفت
سیرشان سربیزی بستان شود
این حسن را سوی حضرت بخت
همچو سبزه گوشتن دان ای کیا
بهر کار را و هر کار را ^۲ ببرد
کز بصیرت باشد آن دین از عا
حلقه گنج بود هم بر درست
مستم کم کن بد زوی شاه را
در پستی خاسپینی می کنی
فخر را اندر میان نشکهاست

دین حکم پر پختہ اول واقعہ

حکایت

آتش افتاد و در عهد عمر
دور فتاد اند بنای خانه
نیم شهر از شعله آتش گرفت
مشکهای آب سرکه میزدند

همچو چوب خشک میخورم و در حوض
 باوزد بر پد مرغ و لاله ها
 آب میباشید اوز این شگفت
 بر سر آتش کشان هو سمنند

[illegible]

صفات از انوار شمس
 نیست در حدس و پند و خرد
 مراد از آل تاج است در اینجا
 بضمین و تنه و دایره و دایره
 در کیم ۱۲
 بطن این صفا است را یکبار دوید کی
 است و امید منقش است هزار
 بقدر ذره و هر یک علی خرد
 بحد ذره ۱۲
 در جبهه
 و نفس نفس یعنی باغی است
 و نفس و مشهور و عبادت و
 نفس مغشی کامل شدیم و
 با صفت کامل شدیم و
 خود کار کن زیرا که کار نفس را
 خود کار کن و کار عقل در مقابل
 کردن است نفس در مقابل
 مستقیم نفس را در کار خود
 حکم زاده دایره است در
 عقل با پیمان کردن با دایره
 صورت غایب عقل است نفس
 صورت

آتش از استیزه افزون تر شد
خلق آمد جانبِ عمر شتاب
گفت آن آتش ز آیاتِ خدا
آب چه بود بر عطاسِ نان تنید
خلق گفتندش که در بحبشه ایم
گفت نافع رسم و عادت داورید
بهر خنجر و بجزیر و بش و بنابر
همین مگو زین پس فرا گیر آهراز

میر سید اور امداد از سجدے
کاتش ماے نیر و بیچ زاب
شعله آن آتش از بخل شماست
بخل بگذارید اگر آل من سید
ما سخی ز اهل نقوت بودیم
دست از بھر حرف ما نکشاید
نبرای ترس و تقوی دنیا ز
کز بخشایش در توبہ است باز

باب سید محمد اسم و ولادت

توبه را از جانب مشرق در
تأخر مغرب برزند سر آفتاب
هست جنت را از رحمت هشتاد
آن همه گناه باز باشد که نازد
پهن غنیمت دارد در باز بستن
توبه کن مردان را آور برده +
مرد فسون نفس کم شود غره
وربه بندی چشم خود را از حجاب
هست ذرات خواطر وقت کا
ای خبر مات از خبر ده بخیر
ای تواند حال گذشته توبه جو

تاقیاست باز باشد برور
باز باشد آن درازے رومتا
یک تو بہت زان شہت الہیہ
وان در تو بہ نباشد جب نہ کہ باز
رخت آنجا کش بگورے حدود
کہ منیٰ تعمیل و تمثال پرور
کاتاب حق پور شد در دور
کار خود را کے گذارد آفتاب
پیش خورشید حقائق آشکار
تو بہ تو از گتہ تو بہتہ
کے کنی تو بہ ازین تو بہ بگور

عقل تواذ بسکه آمد خیره
همجو کم عقلی که از عقل تبا
سخره ابلیش گردد و ز من
میخورد از غیب بر سر زخم او
توبه او جوید که کردست او گناه
این سوار توبه شود در دزدان
مکرب توبه عجائب مرکبت
لیک مرکب را نگه میدار از آن
تا نذر و مرکبت را نیز هم
پیش بپشت آن مکن جرم و گناه
می بپاید آب و تاب توبه را
تا نباشد برقی دل ابرو و چشم
آتش و آله بپاید میوه را
سجده گد را ترک کن از اشک دل
عمر بے توبه همه جان کند نیست
لیک استغفار هم در دست نیست
هر دلی را سجده هم دستور نیست
گر سیه کردی تو نامه عمر خویش
عمر اگر بگذشت بخش این دست
ببخش عمرت را بده آب حیات
جمله ماضیها ازین نیکو شوند

سید الشہیدان

ای تو فقیع تو بیستم بدون فضل اینر دای حاصل نشود ۳۳

هست عذرت از گناه تو بر
 بشکند تو پشیم از گناه
 از ضعیفے را آن تو ^{می بیند} شکن
 از شکست توبه آن ^{را} دوبار جو
 راه او چو بد که گم کرد دست راه
 جامها از دزد بستان باز پس
 بر فلک نماز و بیک ^{عظم} نیست
 کو بد زد دید آن قبایلت ^{را} نهان
 پاس را این مرکب را و بمدم
 که کنم توبه در آیم در ^{توبه} پناه
 شمرط شد برق و سخابی توبه را
 کے نشیند آتش ^{تجدید} خوشم
 و جب آمد ابر و برقی آن شیوه
 که خدایا وار نام زمین گمان
 مرگ حاضر غائب از حق نیست
 فوق توبه نقل هر مسببیت
 مژ در حمت قسم هر مزدور نیست
 توبه کن زانها که دوستی تو پیش
 آب توبش ده اگر ادبی نیست
 تا درخت عمر گردد با ثبات
 نه هر بارینه ازین گردد چو قند

[illegible]

مرگ همسایه مرا و اعظم شده
جوان با خرفتن را خواهی ماندن
رو بخوابی کرد آخر در لحظه
چون ز رخ را بست خواهد آن جنم
ای بر رفقت و کمر آموخته
رو بخاک آیم کز وی رستیم
از عقول و از نفوس بر صفا
یارگان پنج روزه یا نشی
شاد از وی شو مشوا ز غیر وی
هر چه غیر اوست است را بخت
هر دکان را هست سودای دگر

کسب و دکان مرا برهم زده
خونباید گرد با هر مرد و زن
آن به آید که کسنی خوبا احد
آن به آید که ز رخ کسب زرم
آخر سنت جامه نادر خسته
دل چرا در سیو فایان بسته ایم
پیک می باید بجان کای بی وفا
روزیار ان کهن بر تاسفته
او بهارست و دیگر با ماه دگر
گرچه تخت و ملکست و تاج
شنوی دکان فقرست آیسر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مثنوی مادکان و حدت
کار درویشی و رای غنیمت
فقر فخری نه از گزفت و دجا
زانکه درویشان ورا ملک مال
آتحان کن فقر را روزی دو تو
صبر کن و فقر و بگذار این ملل
آخچنان که فقر میرسد خلق
گزیرند ای ازان فقر آفرین

غیر واحد هر چه بینی آن نیست
سوی درویشی تو منکر نیست
بل هزاران عز پنهانست و هزار
روزی دارند زرف از دوا الجلا
تا بقدر اندر غنا ^{بسیار} هستی دوتو
زانکه در فقرست عز و ^{زاد} الجلال
زیر آب شور رفت تا بملق
گنجهاشان بگشت گشتی در زمین

[illegible]

بالحق حرم که فرغ شکلاریست ۱۷

حکایت

۱۶ گزاسے تو نصیبیہا

عہدہ مالیکہ از حرم غنیمت کفر و استغفار

همبرین بشنودم از عطار نیر
ذکر شه محمود غازی منفست
در غنیمت او فادش یک غلام
بر سپه بگزیدش و فرزند خواند
شسته بیلوی قباد شهریار
مخفف ^{نام شهیار} شسته ای
گفت شه او را که ای فیروزه روز

دست تقدیر ازین نیست
فولک بوی کده
ببر بادش بدوش
مکن غلبه بر
نیکو
آید او را بخشید یاد
افزاد و اگر نیکو کند
رست یابد او را بخواند
و اذیت زسانند
که علی بن عمر
کجا مقبل است
نیاید

از چہ گئے دولت شد ناگوار
تو برین تخت و وزیران و سپاہ
گفت کوک گریہ ام ز منت زار
از تو ام تہدید کردی ہر زمان
پس پدر مادرم را در جواب
می نیایم هیچ نفرین دگر
سخت بیرحمی و بس نیکوین
من ز گفت ہر دو حیران گشتی
تا چہ افخ فخرست محمودے عجب
من ہی لرزیدہ ام از بیم تو
مادرم کوتاہید عند این زمان
فقر آن محمودست ای بہت
گر بدانی رسم این محمود زاد
فقر آن محمودست ای بنیاد
چون سکار فقر کردست بنو نقین
گرچہ اندر پرورش تن با دست
جہد کن تا نور تو رخشان شود

فوق الملک کے قریب تر سر ہر
 پیش تخت صفت وہ چون نجم و ما
 کہو را در دیان شخص و وید
 بیمنت در دست محمودارسلان
 جنگ کو یکنین چہ شمشیر عذاب
 زین چنین نفرین ملک سہا
 کہ جد شیر اورا قاتلے
 در دل افتادے مرایم و مگر
 کہ فضل گشت در ویل و کرب
 شافل از اکرام و از توفیق
 مر مر بر شمشیر ای شاہ جهان
 طبع از و دائم ہی تر ساندت
 خوش بگوئی عاقبت محمود و ما
 کہ شنو زین ما در طبع مفضل
 بہچو کوک اشک باری یومین
 ایک از صد شمنت و من کرت
 تا سلم و خدمت آسان شود

باب الیوم و جماد

آئی شک ان کو جہادی مہینہ
تاریخ ان جہاد کے وارہ

بر بدن زخری و دوا می میکنند
برخود این پنج عبادت می عهد

دوست شده ناگوار
 و وزیران و سپاه
 گر یه ام نهست زار
 یه کردی هر زمان
 درم را در جواب
 هیچ نفرین دگر
 یی و بس نیکو دلی
 هر دو حیران گشتی
 دست محمودی عجب
 یدیه ام از بیم تو
 یبند این زمان
 دوست ای کجاست
 بیم این محمود زار
 دوست ای نیکو
 فکر و دست یقین
 درش تن و دست
 رتور خشان شود

فوق اهل کس قرون شهر
 پیش سخت صف ده چون خم و ما
 که مرا در دران شهر و وید
 بیمنت در دست محمود ارسلان
 جنگ کردی یکن چشمش عذاب
 زمین چنین نفرین نهک سها
 که بصد شیر او را قاتل
 در دل افتاد مرا بیم و دگر
 که شش گشت در و بل و کرب
 خاغل از اکرام و از تو خفا
 مر مرا بر تخت ای شاه جهان
 طبع از و دالم می ترسانند
 خوش بگوئی عاقبت محمود واد
 که شنو زین ما در طبع و فصل
 همچو کودک اشک باری بوم چین
 ایکه رعد و شمت دشمن است
 تا سلوک خدمت آسان شود

باب بیست و یکم در جهاد

ن کو جهادی میکند
 بر بدن ز جری دوا می میکند
 بر نو داین پنج عبادت می کند
 بر نو داین پنج عبادت می کند

که مراقب باشی و بیدار تو
چون مراقب باشی و گیرایی
و گزین افزون ترا هست بود
همچو بودی ترک این اشک کنیدی
بهمه ما و من به پیش او می کردی
چون فقیر آیمید اندر او دست
زنا که او پاکست و جهان به دست
هر شکا و هر کلامی که هست
آنکه دولت آفرید و دوسرا
پیش سبحان بس نمودارید دل
گو به بینی سر و فکر و جستجو
تو مراقب باش بر احوال خویش
کار تقوی دارد و زهد صلاح

بینی همدم باشی کردار تو
حاجت ناید قیامت آمدن
از مراقب کار بالا تر رود
پیش او و باده بازی گم کنیدی
ملک ملک است ملک را مید
شیر و صید شیر خود آن سلامت
ملی نیازست او نغز و مغز و پوست
از برای بندگان آن شهنش
ملک دولت حاج کار آید و را
تا نگردد یارگان بدجسل
همچو اندر شیر خالص تار و
نوش بین در او بعد از ظلمت
که از او باشد بد و عالم فلاح

باب نیت سوم در تقوی

چونکه تقوی است دوستها
پس حواس خنجر محکوم تو شد
عفو باشد یک کو فردا امید
و در اگر عفو باشد جان برود
استغفار جان حوای دل است
در فضیلتش کف کن کو روا

حق کشاید هر دو دست عقل با
چون خرد سالار و مخدوم تو شد
که بود بند و ز تقوی روغید
کی وزیر و خازن مخزون بود
هر که که نزد جانش تو نیست
قبض اعطایین بودا برود بار

مراقب باشی و بیدار تو
چون مراقب باشی و گیرایی
و گزین افزون ترا هست بود
همچو بودی ترک این اشک کنیدی
بهمه ما و من به پیش او می کردی
چون فقیر آیمید اندر او دست
زنا که او پاکست و جهان به دست
هر شکا و هر کلامی که هست
آنکه دولت آفرید و دوسرا
پیش سبحان بس نمودارید دل
گو به بینی سر و فکر و جستجو
تو مراقب باش بر احوال خویش
کار تقوی دارد و زهد صلاح

بینی همدم باشی کردار تو
حاجت ناید قیامت آمدن
از مراقب کار بالا تر رود
پیش او و باده بازی گم کنیدی
ملک ملک است ملک را مید
شیر و صید شیر خود آن سلامت
ملی نیازست او نغز و مغز و پوست
از برای بندگان آن شهنش
ملک دولت حاج کار آید و را
تا نگردد یارگان بدجسل
همچو اندر شیر خالص تار و
نوش بین در او بعد از ظلمت
که از او باشد بد و عالم فلاح

باب نیت سوم در تقوی

چونکه تقوی است دوستها
پس حواس خنجر محکوم تو شد
عفو باشد یک کو فردا امید
و در اگر عفو باشد جان برود
استغفار جان حوای دل است
در فضیلتش کف کن کو روا

حق کشاید هر دو دست عقل با
چون خرد سالار و مخدوم تو شد
که بود بند و ز تقوی روغید
کی وزیر و خازن مخزون بود
هر که که نزد جانش تو نیست
قبض اعطایین بودا برود بار

مراقب باشی و بیدار تو
چون مراقب باشی و گیرایی
و گزین افزون ترا هست بود
همچو بودی ترک این اشک کنیدی
بهمه ما و من به پیش او می کردی
چون فقیر آیمید اندر او دست
زنا که او پاکست و جهان به دست
هر شکا و هر کلامی که هست
آنکه دولت آفرید و دوسرا
پیش سبحان بس نمودارید دل
گو به بینی سر و فکر و جستجو
تو مراقب باش بر احوال خویش
کار تقوی دارد و زهد صلاح

دامین اوام و فرمان ویست
 مرغ یارست پروتا آشیان
 باز اگر باشد سپید و بے نظیر
 بد بود خند و میل و بشاء
 جان چه باشد با خبر از غیر و نشر
 جمله علم زمین بسبب گمراه شد
 کافران را دیده میستاید
 هوسری یا انبیاء برداشتن
 گفته اینک مابینه ایشان بشیر
 این ندانستند ایشان از عباس
 هر دو گون ز نور خود در داخل
 هر دو گون آهوی خورند و آب
 هر دوئی خورند از یک آب
 صد هزاران همچین شهابه بین
 این خورند و بیکدیگر زود جدا
 این خورند و زاید همه بخل و حسد
 علم و حکمت زائد از لقمه حلال
 زائد از لقمه حلال نذر دکان
 لقمه کو نور نه سه روز و کمال
 چون ز لقمه تو حسد چنی دوام
 لقمه تخم است و پرش اندیشهها

نیک سختی که تقی جان میست
 پر مردم همه است آبی مروان
 چونکه صیدش موثر شد و حقیر
 او سر بازست منکر در گناه
 نه و شتر منکر تو در دشت نگر
 که کسی زاید ال حق آگاه شد
 نیک و بد و زوید و شان کجاست
 او یار را همچو خود پنداشتن
 ما و ایشان بسته خوابیم و خور
 هست فرقی در میان بی منتها
 یکشد زمین نیش در آن گیر
 زمین یکی سرگین شد و آن مشکین
 آن یکی خالی و آن یار شکر
 فرق شان هفتاد ساله راه بین
 آن خور و کرد و هم نور خدا
 و آن خور و زائد همه عشق احد
 عشق و قیقت زائد از لقمه حلال
 میل خدمت عزم متن انجمن
 آن بود آوردم کسب حلال
 جمل و غفلت را زائد از ادان
 لقمه بحر و گوهرش اندیشهها

این قصه از داستان
 است که در کتاب
 تاریخ طبرستان
 آمده است
 و در آنجا
 که در زمان
 شاهان
 و در آنجا
 که در زمان
 شاهان
 و در آنجا
 که در زمان
 شاهان

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ایستاد و مستمدرسون

سید ابوالفضل حضرت دیوبند کے کثیرین طالبان کرامت و کرامت ۱۲ کشف

سید ابوالفضل حضرت دیوبند کے کثیرین طالبان کرامت و کرامت ۱۲ کشف

فصل اول در بیان کلیات و تعاریف

بارہ دوزخ بارہ دوزخ نعم
 ہرچہ در دل داری از کبر و رموز
 گریہ و شیمش ز بندہ پیر وری
 چونکہ بیکردی تبرس امین مباحش
 راز ما را میکنند حق آشکار
 چند گاہے او پیوشاند کہ تل

هر کسی را شربت اندر خوردهم
پیش مار سوخت قویید اگر چه روز
تویرابی شرمی از حد می بری
زانکه تخمست و بر ویانده شد
چون بنواهد رست تخم بدکار
آید آخر زان پشیمانی ترا

حکایت

عہد عمر آن امیر مومنان
باتنگ زندان دزدکای میر دیار
گفت عمر حاش بشد کہ خدا
بارگاہ پوشد ہے اظہار فضل
تا کہ این ہر دو صفت ظاہر شود
از کرم دان این کہ می ترسانند
رو بقرس طعنه کم زن بر بدان
این رجا و خوف دیردہ بود

داد دزدی را بکلاه دو عنوان
اولین بابرست جرم در گذار
باید اول قصه نارد در حسنا
باز گیر داز پی اظهار عدل
آن بیشتر گردد این مندر شود
تا بکام ایمنی بنشانند
پیش دام عجز خود او را بدان
تا پس برده چه پرورده بود

باب بیست و نهم در رجا

انبا گفتند نو میدی پست
از چنین محسن نشاید ناما مبد
بعد نو میدی بے امید هست
همین چرا خشکی که اینجا چشمهاست

فضل و رحمتهای یارب سبح
دست در فقر اک این رحمت زیند
از پس ظلمت بسی خورشید هست
هین چراغ و می که انما صدق است
پس بقیه

[illegible]

معصیت در زید دام هفتاد و سال
نیست کسب امر و ز همان توام
چنگ را برداشت شد از دست جو
گفت خواهی از حق ابریشم بها
بهریج قلبه پیش او مرد و نیست
چنگ زد بسیار و گریان سر نهاده
خواب بردش مرغ جان از دست
گشت آزاد از تن مرغ جهان
آن زمان حق بر عمر خوابی گماشت
در عجب افتاد و کین معهود نیست
سر نهاده و خواب بردش خوابید
آن ندانی کاصل هر باگ و گشت
باگت آمد عمر شهر را کای عمر
بنده داریم خاص و محتشم
ای عمر چه جز بیت المال علم
پیش او بر کاس تو مار اختیار
این قدر از هر ابریشم بها
پس عمر زان هیبت آواز جست
سوی گورستان عمر نهاده
گرد گورستان دوانه شد بسی
گفت این نبود در باره دوید

باز گزشتی ز من روی تو ال
چنگ بر تو زخم کان تو ام
سوی گورستان شرب آه گو
کوب نیکی پذیرد لبها
زانکه قصدش از خریدن سویت
چنگ بالین کرد و برگورے فنا
چنگ و چنگی را ناکرد سویت
در جهان شکسته و صحرا ی جان
تا که خویش از خواب بخواست
این ز غیب افتاد بی مقصودیت
کامش از حق ندا جانش شنید
خودند آنست وین باقی صفت
بنده مار از حاجت باز سر
سوی گورستان تو رنج کن قدم
به قصد دینار بر کف نه تمام
این قدرستان کنون معذور دا
خرج کن چون خرج شد اینجا
تا میان را بجز این خدمت است
در غفلت میان دوان در جستجو
غیر آن پیرا و ندید آنجا کس
مانده گشت و غیر آن پیرا و ندید

۵۵. هر چه است از برکت این خلد بکن ۱۲

[illegible]

گفت حق فرمود ما را بنده است
پیر چنگی کے بود خاص خدا
یار دیگر گرد گورستان بگشت
چون یقین گشتش کہ غیر نیست
آمد و با صد ادب آخانشست
مرعمر را دید و نماند ز شکفت
گفت در باطن خدایا از تو داد
چون نظر اندر رخ آن پیر کرد
پس عمر گشتش مترس از من موم
چند نیردان مدحت خوی تو کرد
پیش من بنشین و مجوری مسانہ
حق سلاست میکند میر سدرت
بک فاضلہ چند ابریشم بجا
پیر گزید آن گشت چون بن شنید
بانگ نیز دکای خدای بی نظیر
چون بسی بگریست از حد فست
گفت ای بوده حجابم از الہ
ای بخورده خون من بہشت الہ
ای خداے باعطای با وفا

صافی و شایسته و فرخنده است
جبهه ای سپید نهان جبهه
همچو آن شیر شکاری گرد و گشت
گفت در ظلمت دل روشن است
بر عمر عطسه نهاد و پیر حبت
عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت
محتسب بر پیر چنگی او نهاد
دید او را اثر مساز و روی زرد
گفت بشماره نهار حق آورده ام
تا گوشت گویم از اقبال راز
چو فی از سرخ و عمان سحبت
خرم چو کن این را و باز اینجا بیا
دست میخائید و بر خود سطلید
بسکه از شرم آب شد بچاره پیر
چنگ زد بر زمین و خرد کرد
ای مرا تو راه زن از شاه راه
ای ز تو رویم سپیش کمال
رحم کن بر عمر رفت و رجفا

در غفلت یعنی بسا آدم
 معاصی باطنی و بدین
 ۴۰
 این
 بهشت است
 تندرستی است
 مطرب و تنگ خود بخواب
 کرده گفت که
 از دستش آبی بوده
 در دین نهفت مال
 بهیبت تو مرا بحال
 سن سیاه شد ۱۱

باب سے ام و ص و ح و ط

که نیم کو بهم ز صبر و حلم و دلا
صبر از ایمان بیاید بر سر کله
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد
یوسف خشنی و این عالم چو چاه
یوسف اندر رین مرزن دوست
مگر شیطانست تعجیل و شتاب
گفت حق ایوب را در مکرمت
هین بصبر خود یکن چندین نظر
صبر کردن جان نسیجات است
هیچ تسبیح ندارد آن درج
صبر همچون پل صراط النشوت
تا زلاله گریزی وصل نیست
توجه دانی ذوق صبری شیشه دل
هفت سال ایوب با صبر و رضا
از وفا و وصلت و علم و دنیا
صبر به باشب منور داروش
صبر شیر اند میان فرث و خون
صبر جمله انبیا با منکران گن
هر کرا بینی یک جا به دست
هر کرا بینی برهنه بے نوا
باشیا ستهائے جاہل صبر کن

کوه را که در رُ باد تنه باد
چسبست لا صبر فلا ایمان که
هر که با بود و صبر و ری در نه
وین سن صبرست بر امر اله
از رس غافل مشو بیکه شدت
لطف رحمانست صبر و اجتناب
من بصر مویست صبری دامت
صبر دیدی صبر و ادان را نگر
صبر کن کانت تسبیح دست
صبر کن القبر مفتاح الفرج
هست با هر خوب یک نامی است
ز آنکه لا لا را لا شایسته نیست
خاصه صبر از بهر آن نقش کل
در بلا خوش بود با ضیق خدا
بود چون شیره و عسل و با ملا
صبر گل با خار او فردا روشن
کرد و را بهشت بن ملکوت
کردشان حاصل حق و صواب
دان که او آنرا صبر و کسبست
هست بر به صبری او آن گوا
خوش بد را کن بعقل من لدن

له قوله صبر و حزم
صبر و حزم که از طبیعت است
اسکندر و مسلم در باب صبر و حزم
فرمود که هر که صبر و حزم را
ایمان ندارد و در این عالم چو چاه
یوسف خشنی و این عالم چو چاه
یوسف اندر رین مرزن دوست
مگر شیطانست تعجیل و شتاب
گفت حق ایوب را در مکرمت
هین بصبر خود یکن چندین نظر
صبر کردن جان نسیجات است
هیچ تسبیح ندارد آن درج
صبر همچون پل صراط النشوت
تا زلاله گریزی وصل نیست
توجه دانی ذوق صبری شیشه دل
هفت سال ایوب با صبر و رضا
از وفا و وصلت و علم و دنیا
صبر به باشب منور داروش
صبر شیر اند میان فرث و خون
صبر جمله انبیا با منکران گن
هر کرا بینی یک جا به دست
هر کرا بینی برهنه بے نوا
باشیا ستهائے جاہل صبر کن

صبر با نایاب اهل ایمان را است
 آتش نمرود ابراهیم را
 جو کفر نوحیان صبر نوح
 اگر سخن خواهی که گوئی چون بنکر
 صبر یا شمشیر که زیر کان
 هر که صبر آورد گردون برود
 پردهای دید را داروئی صبر
 صبر را با حق قرین کن ای ایمان
 صد هزاران کیمیا حق آفرید
 چون که ریخ صبر نبود مر ترا
 حبه آن شرط و شادان آن جا
 چون قلا و وزیر صبر بر شود
 مصطفی بین چون که صبرش شد بر حق
 عاقبت جوینده یا بنده بود
 رزق آید پیش هر که صبر است
 تیغ عالم از تیغ آهن تیز تر
 این تابی بر تو از رحمان بود

صبر با نایاب
 اهل ایمان را است

حکایت

صبر صافی میکند هر جا دلست
 صفوت آئینه آمد در جلا
 نوح را شد صیقل مرآت نوح
 صبر کن از حرص و این حلو اخذ
 هست حلو از روزه کدو کان
 هر که حلو اخذ و دلست برود
 هم بسوزد هم بسازد شرح خدا
 آخر و اعصاف را که بخوان
 کیمیا که همچو صبر آدم ندید
 شرط نبود پس فرو ماند جزا
 آن جزا که دلتواز جان فرزا
 جان با وجع عرش و کرسی برود
 بر کشایدش بیالای طباق
 که فرج از صبر زانیده بود آید
 رنج کوششها نه صبری است
 بل ز صد شکر ظفر انگشت تر
 وان شباب ز هر شیطان بود

چیت درستی از جمله صعب تر
 که از ان دوزخ همی سرد چوما
 گفت ترک خشم خویش اندر زمان

گفت عیسی را یک هشیار سر
 گفت ای جان صعب تر خشم خدا
 گفت از خشم خدا چه بود امان

تینج حلم گردن چشم زدست
صبر و آرزو رانی شتاب
شکر میکن مر خدا را در غم

خستم حق یمن همه حرکت نیست
صبر کن و الله اعلم بالصواب
نیز تسکین شکر و ذکر خواجسته هم

باب سے ویکم و شکر

شکر منقطع و واجب آمد و فرمود
شکر کن مرشاکر آن را بنده باش
شکر بندگان طوق هر گردن بود
گر ترش رو کردن آمد شکر و بس
شکر جان نعمت و نعمت چو پست
نعمت آرد غفلت و شکر انتباه
گم شد از بے شکر خوبی و بهر
شکر کن ای مرد درویش انقصو
شکر کن مظلوم و ظالم نه
شکر گویم دوست را در خیر و
چونکه قسام اوست کفر آید کله
غیر حق جمله عدو ند اوست دوست
شکر از شکر خدا باشد یقین
رحمت مادر اگر چه از خداست
ترک شکرش ترک شکر حق بود
هر زمان در گاشتن شکر خدا

ورنه بکشاید درخشم اید
پیش ایشان مرده شوافند
حق جدال و درویش کردن بود
پس چو سر که شکر گوئی نیست کس
زانکه شکر آرد ترا تا کوه دست
صید نمت کن بدام شکر شاه
که در هرگز نه بیند زان اثر
که ز فرعونى ره میدی و ز کفوى
این از سر عوتی و هر فتنه
زانکه هست اندر قضا از بدتر
صبر پای صبر مفتاح الصلوة
بعد از او دست کی شکوه نکوت
چون احسان کرد و فقیش قرین
خدمت او هم فریضه است و سرت
حق اولاشک بحق ملحق بود
رو بر آور همچو طبل صد نوا

بمقتضی حکایتی و در اینجا هر دانه بینداری و لستقت س

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عقل را باشد وفا می عهد ما
عقل ایاد آید از سپیان خود
چونکه عقلت نیست نسیان نیست
گرچه خواهی رشک ابلهسی بیا
چون وفایت نیست بکردم زن
و عهد ما باشد حقیقی دلپذیر
و عهد اهل کرم ترجیح روان
چونکه در عهد خدای کردی وفا
چون در حقست آدمی منیع عهد
عهد فاسد نینج بوسه سپید دل بود
گوش نه آو نو ابله ندی گوشه ا
از وفا حق تو بسته دیده
آن جماعت را که وافی بوده اند
گشتت دریاها مستحشر شان و کوه
چون ندارد مرد کج در دین وفا
راستان را حاجت سوگندیت
نقض بشیاق و عهد از اهل حقست

کی تواند صید دولت زوگرنجیت
کان بلی ویران بود نیکو شنفو

اسات و سوم در تونل

کس کن من کیه بر جبار کن
باتوکل زانو است بر بند
از توکل در سبب کامل مشو
چیت از تسلیم خود محبوبتر
تا بر در حمت اسمعیل را
تا کند شهسوار قعود را
چند جزو می بدان ای با عیا
آنکه جان نیدشت خون شام بود
گفت الخلق عیال لاله
مرغ و ماهی مرد را حاش نشود
در غم ما اندکی با عیت تو صبر
ندین پستی چه بر حقیده
رزق تو بر تو ز تو عاشق است
که ز بر صیرت دانا ی فضل
خویش را چون عاشقان بزویری
هست عاشق رزق هم بر رزق
و تو بشتابی و در دست

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

جہنہ مومل

[illegible]

گفت مونس را بوجی دل خدا
گفت چه خصلت بودای فی و الکا
گفت چون طفل بپیش والده
خود نداند جز که او دیا هست
مادرش گریه میکند بگریز زنده
از کس یاری نخواهد غیر او
خاطر تو هم ز مادر محسوس و شری
غیر من نیست چو سنگست و کلوخ
هست این ایام فوج حصار
هست ایام شتاین از هر حصار
که عبادت مژ ترا آریم و بس
گفت پیغمبر که حست ازاله
و رخخواهی ضامنم پس مژ ترا

هین ازو خواهدونی ازغیر او
و برخواهی از دیگر هم او دهد

اب دریم جو بنجو در خشک جو
برفش میل سخا هم اوهند

حکایت

یک تجزیه سبزه است اندر جهان
جمله صحرا را چردا و تابشب
شب اندیشه که فردا چه خورم
چون برآید صبح گردد سبزه نشت
اندر افتد گا و با جمع ابق
باز نشت و فربه و کمتر شود
باز شب اندر تاب قدر از قوت
که چو خواهم خورد فردا وقت خور
هیچ ناندیشد که چندین سال من
بسیج روزی که نیاید روزیم
این نفس گاه دست من دشت جهان
که چه خواهم کرد مستقبل عجب
سالها خور دی و کم نامد ز خور
گر جهان را پر ز در مکنون کنند
غم خور و نان غم افزایان مخور
و ز قلم تدبیر خود را پیشین دوست
کار آن دارد که حق افزا نشت
هر چه کار می آرد برکت او بکار

کامند روگا و بیست تنها خوش روز
تا شود ذوق و عجب و منتجب
گردا و چون تا مولا غم ز غم
تا میان فرسته قصبیل و گیششت
تا شب آرد از چرخ و آو سبزه
آن تنش از بیه و قوت پر شود
تا شود لاغر ز غم و نشت
سالها اینست کار آن
میخورم زین سبزه زار و زین پهن
چسبست این ترس غم و دلسوزیم
که همی لاغر شود از خوف نان
قوت فردا از کجا ساز طلب
ترک استقبال کن ماضی نگر
روزی تو چون نباشد چو کنه
زانکه عاقل غم خورد و کودک شکر
گرچه تدبیرت هم از تدبیر اوست
آخر آن روید که اول کاشتست
چون اسیر دوستی ای دستدار

درین

چون

سپهر

بیکار که می آید از دوست بر سر است

دشمنی که میان آب و آتش
سبزه سبزه مالال
مست که جمع اعضا
را حالت گرسنگی طاری
نمود با وجود سبزی سده
آنگاه که عالم از دگر بپاشد شود
روزی بدست تو بپایه و این
محمودی بفرست است

تنگ درویشی ز درویشی است
بر دل خود کم نه اندیش معاش
ای دوباره سوی دکان از بگاه
چون قضا آید شود تنگ سخنان

روز و شب از روزی اندیشی تا
عیش کم ناید تو بر درگاه باش
هین سجد رو بخور رزق از اله
از قضا صلوا شود برنج دمان

باب سی و چهارم در رضا و بقضا

گفت اذاجاء انقضاء والنضا
اگر شود ذرات عالم حیلند هیچ
چون قضا بیرون کند از مخ سر
حکم تقدیرش چو آید بیوقوف
غیر آنکه در گزیری در قضا
باقضا هر که شبیهون آورد
اجمعی چون گشت اندر قضا
این قضا را هم قضا داند علیج
باقضا پنجه مزنی ای تند و تیز
مردود باید بود پیش حکم حق
چون قضا آید شود دانش خوبا
چرخ گردان ر قضا گر کند
زیر کی نفوذش و جبرانی بخر

تعجب الالبصار از جوار القضاء
 باقضاى آسمان بحسبت هیچ
 عاقلان گردند جمله سرور و کر
 عقل چه بود در قمر افتد خسوف
 هیچ جیله ندهد از و کز آن
 سزنگون آید ز خون خود خورد
 مے گزینی زدا و مال را
 عقل خلقان و قضا بحسبت هیچ
 تا نگردد هم قضا با تو ستیز
 تا نیاید زخم از رب الفلق
 منتهی گردد بگیرد افتد صفت
 صد غطار در اقصا بلکه کند
 زیر کی ز دست و حرانی نظر

داندانکو نیکی بخت و محرم است
زیر کی ز ابله پس و عشق از دوست

[illegible]

اکثر اہل الجنہ بلکہ اندر پد
زیر کی چون باد کیر انگیز تست
الہی نے کو مسخر گی دوست
چون قضا آید فرو پوشد بصر
چشم آدم چون بنور پاک دید
اینہم دست چون آہ قضا
این قضا ابری بود خورشید پوش
بر قضا کم نہ بہانہ لے جوان
بل قضا تحست جہد بندہ حق
گرد خود برگردو مجرم خود بین
فعل تو کہ زائد از جان تنہ
فعل را در غیب صورت کند
دار کے ماند بدزدی یک آن
رنج را باشد سبب بدکردنی
جرم بنود نہ کہ تو خود کاشتی
ہرچہ از تو یا وہ گردد از قضا
گر قضا پوشد سببہ چون
گر قضا صبار قصد جان کند
این قضا صبار گر را بہت زند
چون قضا خواہد کس را فسر
در وجودش لرزہ نہد کہ آن

بهر این گفت سلطان المشر
 ایلمی شوتا بما ندول دست
 ایلمی کو واله و جبران بهوت
 تا نداند عقل با پایار از سر
 جان و ستر ناما شتش پیش
 داشتش یک نهی شد برو خطا
 شیر و اژدر ما شود و زو همچو موش
 جرم خود را چون نهی بر دیگران
 هین مباحث اعوز چو آبگیس خلق
 جنبش از خود بین از سایه بین
 همچو فرزندت بگیرد دست
 فعل دزدی را بداری نیز بند
 هست تصویر جدا غیب آن
 بذر فعل خود شناس از بختی
 با جزا و عدل حق کن استی
 تو قیین آن که خریدت از بلا
 بهم قضا دستت بگیرد عاقبت
 بهم قضا جانت دهد در آن کند
 بر سر از چرخ خرد گاهت بد
 سردی از صد پویشین هم بگذرد
 فی بحامه به شود فی زائش آن

[illegible]

چون حضرت یعقوب السلام بقضای حق علیه
شاه صبر الکاظم خود را
بقصد خود را در روزگار
تخلی قول در قول
از بین تمام باشد که در
درین بازیچه است که در
باشد از دست از میان
شروط است در میان
دراز که در از غیب و

چون قضا آید طبیب ابله شود

وان دوا در نفع ہم گمره شود

حکایت

آمد از آفاق یار مهسریان
کاشنا بودند وقت کودکی
یاد او دش جور اخوان حسد
عبارت بود شیر را از سینه
در قضا یعقوب چون بنهاد سر
در بول حبس که تسلیم تمام
شرط تسلیمست فی کار دراز

یوسف صدیق راشد مہمان
بر وسادہ آشنائی مہنگی
گفت کان تجسیم بود و ما اشد
نیست ما از قضاے حق کلمه
چشم روشن کردار بوسے پسر
در غم و راحت ہمہ مکرست و ام
سوز بود در ضلالت ترکمان

باب سی و پنجم در رسم

همچو اسماعیل پیشش سیرینه
تا با ما ند جانانت خندان تا ابد
عاشقان جام فرح آنکه گشتند
من خیم پیش تو شکستیر کفن
ای جفای تو ز دولت خو تر
آن بدی که تو کنی از چشم جنگ
عاشقتم بر حقیر و بر لطیفان بده
گر مرا دنت را مذاق شکرست
ناخوش و خوش بود بر جان من
عاشقتم بر سنج خویش و در خویش

شاد و خندان پیش تیغ جان بد
همجو جان پاک احمد با احد
که بدست خویش خوابان شان کشند
میکشم پیش تو گردن را بزن
و انتقام تو ز جان محبوبه
با طرب راز سماع و بانگ خجک
ای عجب مرغ عشق این بر خیزد
بمراوی نه مراد دیگر است
جان فدای دل نجاران من
بهر خوشنودی شاه فرد خویش

وصال پیدا گشت از عین بلا
 ریخ گنج آمد که رحمتها در دست
 آن بهاران مضمهرست اندر دزدان
 ریخ و نعم راقی پے آن آفرید
 آفتابے گر بر اید نارگون
 اختر نے تافتہ بر چار طاق
 ماه کو افزود اختر در جمال
 آب خوش کو روح را همیشه شد
 آتش کو باد و آذر و در بر و ت
 حال دیار اضطراب و جوش او
 چرخ سرگردان که اندر جستجوست
 که حقیض و گم میانہ گاہ امج
 چونکہ کلیات را گشت و در د
 گو و انکہ رست بی نقصان شود
 جان سپرن تیغ بگذازی سپر
 ہمرہ عم باس و با وحشت بسا

زبان حلاوت شد عبارت ماقلا
 مغر تازہ شد چو سحر اشیہ پست
 در بہارستان خزان گریزان
 تا بدین صد خوشدلی آید پدید
 ساعتے دیگر شود او سرنگون
 لحظہ لحظہ متبادلے احتراق
 شد ریخ دق او همچون ہلال
 در غدیرے زرد قلع و تیر شد
 ہم یکی با بے برو خواند بیوت
 فہم کن تبدیلیاے ہوش او
 حال و چون حال فرزندان او
 اندر و از سعد و محسے فوج فوج
 جز و ایشان چون نباشد کوزد
 کوز زخم دست شد نقصان شود
 ہر کہ بے سر بود ازین شد بر سر
 می طلب در مرگ خود عمر دراز

غزل گو
 در دست کیل گداور و رنک با ننگ گان و دیگر قاریک

صورت یادوی حضرت امام رضا علیه السلام
کتابخانه آستان قدس
دارالحدیث والعلوم
صادق العقیل و
علی بن ابی طالب
دوره

[illegible]

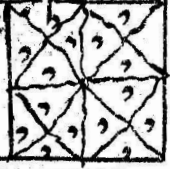
گفت یافت
در دل وقت
از حق و سحر

[illegible]

اس پر شہد حبیبت ۱۳

فِي الْعَوَاوِي عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرٍ
 بَاخِرٌ كُنْتُ مِنْ مَوْلَايَ خُوشِ
 حُفَّتِ الْجَنَّةُ شَمَوِي خُوشِ شَرِ
 دُوسْتَانِ اِرَنْجِ بَاشْدِ مَحْمُودِ
 رَنْجِ مَغْزُودِ دُوسْتِي اَزْ اَزْوَاجِ
 دُرِّ بِلَاوَاتِ وَ مَحْنَتِ كُشَنِي
 تَلْخِيَا هِمِ مِشْوَايِ نَعْمَتِ
 تَارِ تَلْخِيَا فَرْوَشِ مِوِيْمِ
 حُفَّتِ النَّيِّرُ اِنْ مَرْنِ شَهْوَايِ
 اَنْ جَزَلِ لَقْمَاهِ شَهْوَتِ
 جَزَبِ دِلِ مَجْدِ دِلْخَوَاهِ
 صَدِ نَهْرِ اِنْ جَانِ عَاشِقِ خُشْدِ
 بَرْتَنِ مَلَمِ نَهْدِ شِيرِ
 جَلْمِ بَرِ نَقْدِ جَانِ ظَاهِرِ
 تَاكِرِ دَاوِ دَعْوِي عَسْرِ
 پَسِ زِ تَلْخِيَا هِمِ بِيْرِ
 تَا نَالِدِ بَاخِ دَا اَنْ
 تَا نَخْوَانِدِ مَرْخِ دَا
 اَنْدَرِ رَهْ سَوِي لِسْتِي

لیک کی درگیر دین در کو دکان



ل
افشست
میں کو
باطن
پیشہ

باز من این که در میان مردم و در میان
 انجمنی که در میان مردم و در میان

کائنات بلا دفع بلا ماے بزرگ
 تا بدانی که نیاں جسم مال
 بنده مینالد ز حق از درد و دیش
 حق ہمیکوید که آخر رنج و درد
 نی تو صیادی و جویاے سنی
 حیلہ اندیشی که درمن درسی
 چاره میجوید بے من درد تو
 نمی توانم هم که بے این انتظار
 تا ازین گرداب دوران ابری
 لیک شیشه منی ولادت مقر
 آنکه از شهر و زخویشان بزخوی
 در حقیقت هر عدو داری است
 که از و اندر که یزی دیو خلا
 در حقیقت دوستان و ستم اند
 آدمی را دوست ماند بوعدان
 تلخ و شیرین مالش بسیار ده
 اگر نمی تابای رضاده اے عیا
 که بلاے دوست تطهیر شاست
 هر زمان گوید بگو شمشخت تو
 من ترا عملکن و گریان زان کنم
 تلخ گردانم ز عنما خوے تو

سبحانك و بركاتك و اكرادك و حسناتك و انوارك و كرمك يا ذا

بجلی رام کرم

وان زیان منع زبا نبای سترگ
 سود جان باشد زبانه زار و بال
 صد شکایت میکند از رخ خوش
 مژ ترالایه کمان و ارست کرد
 بنده افندی ^{لے ہاگردنہ} راسخ منی
 در فراق و جستن من بیکسی
 میشنودم دوش آہ سرد تو
 رہ دہم نہایت راہ گزار
 بر سر گنج وصالم با نہی
 ہست از اندازہ رنج سفر
 کہ غویبی رنج و محنت ہابری
 کیما و نافع و لجوے تست
 استعانت جوئی از لطف خدا
 کہ حضرت دور و مشغول کنند
 از رطوبت ہاشدہ رشت و گران
 تا شود پاک و لطیف و بامزہ
 تا خدای رنجت دہے اختیار
 علم او بالائے تدبیر شماس
 کہ ترا غمگین کنم غمگین مشو
 تا کہ از چشم بران پنهان
 تا برگرد چشم بد از روی تو

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلا على بطلان ما كان عليه
 من قبله من عبادة الأصنام
 وهدانا لهذا الصراط المستقيم

[illegible]

فرد نقصان
نموده اند که بر
تحقیق
غافل می باشد

میں نے اپنے خود راہ میں گمراہی کی تھی۔

یک در شکست مومن محبت
 تو تیار ^{زاده} دیده خسته شود
 که شکست تن روشنی خواهد شد
 تو مرا بین که منم مفتاح راه
 زنجیر چون گوی شو چو گمان مباد
 جو میکش ایدال زد لدا ر تو
 رخت را نزدیک تر وای نه
 او بر اندازد کف آن خست را
 زان پدید آید شجاع از هر جه
 سعد را بسست خون بر شقی
 حد ترا و کار کا فر و ن دید ترا
 عمر ز ناع از بهر سر گین خوردنت

بچون نشان مومنان مغلوبست
 در اگر چه خرد و شکسته شود
 ای دراز شکست خود بر مزن
 تو پیش گر بر در خستی یا بچاه
 تا توانی بنده شو سلطان مایش
 خدمت اکسیر کن نسب و ارتو
 نیکنختی را چون حق رنج دهد
 یک چون رنج دهد نیت را
 چون محک آید بلا و بیم جان
 همچو آب نیل آمد این بلا
 هر که پایان بین تر از سعادت
 علم خوش در قرب جان برود

باب سی و ہفتم در قرب

میزند خورشید بر کسار و در
صد کرامت داند و کار و کیمیا
قرب حی عشق دارند این کرام
نیست بهر عرج یونس اجتناب
زانکه قرب حق فروست ایزد
ترب حق از قید هستی تنست
که مرا و احص سلطانی بود

قرب بر انواع باشد ای بد
آن نمی بینی که قرب اولیا
قرب خلق و رزق بر جمیع عالم
گفت پیغمبر که معراج مرا
آن من بر چرخ و آن ملائیک
قرب فی بالله و پستی رفتست
آنکه چون سنگی حاصل کهانی بود

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وینا

روح نده می باشد و غلبه جان بر نفس است
 غلبه نفس بر جان است و غلبه جان بر نفس است
 غلبه نفس بر جان است و غلبه جان بر نفس است

باب سی و نهم در مکارشفه و مشاهده

بسط لب جان مونس مستان بود
 چرخ را در زیر پا آرای شجاع
 پنبه و سوسن بیرون کنی گوش
 پاک کن چشم را از موی عیب
 چشم را در روشنائی خوس کن
 دیده بینا از قفای حق شود
 هر که دید الله را الهه هست
 حاصل اندر وصل چون قنار مر
 چون شدی بر بامهای آسمان
 غیب را بری و لب دیگرست
 نماید آن الا که بر خاصان پدید
 دفع کن از مغز و از بینی زکام
 گر به بینی کنفش حس دود
 چند بینی گردش و دلاب را
 تو همی گویی که می بینم و یک
 گردش کف را چو دیدی مختصر
 آنکه کف را دید سر کوبان شود
 هر ولی کو در حقیقت راجد است
 حیرت باید که رو بدست کرا

نقل و قوت و قوت سستان بود
 بشنواز فوق فلک بانگ سماع
 تا بگوشت آید از گردون خروش
 تا به بینی باغ و سروستان غیب
 گریه خفاشی نظر آن سوخته کن
 حق که هفت هزار هر حق شود
 هر که دید آن بحر را و ماهیست
 گشت دلاله به پیش مرد خرد
 کسبل باشد جستجو نزد بان
 آسمان و آفتاب دیگرست
 باقیان فی لبس من خلقی جدید
 تا که سجده آمد آید در مشام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر من کن هم بین مراتب را
 دید آنرا بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و رنگ
 و آنکه دریا دید او حیران شود
 که شود پوشیده بر و چپ و دست
 خورده حیرت فکر را و ذکر را

بسط لب جان مونس مستان بود
 چرخ را در زیر پا آرای شجاع
 پنبه و سوسن بیرون کنی گوش
 پاک کن چشم را از موی عیب
 چشم را در روشنائی خوس کن
 دیده بینا از قفای حق شود
 هر که دید الله را الهه هست
 حاصل اندر وصل چون قنار مر
 چون شدی بر بامهای آسمان
 غیب را بری و لب دیگرست
 نماید آن الا که بر خاصان پدید
 دفع کن از مغز و از بینی زکام
 گر به بینی کنفش حس دود
 چند بینی گردش و دلاب را
 تو همی گویی که می بینم و یک
 گردش کف را چو دیدی مختصر
 آنکه کف را دید سر کوبان شود
 هر ولی کو در حقیقت راجد است
 حیرت باید که رو بدست کرا

باید دید آنکه در حقیقت راجد است
 حیرت باید که رو بدست کرا
 خورده حیرت فکر را و ذکر را

آبِ رحمت بابتِ روستِ شو
رحمت اندر رحمت آید تا بس
سخت مست و پیونود و آشفته
عشق جو شد ر بادہ تحقیق را
چون بجوئی تو بتو نیست حق
چون بغیر ایدے تو فنیق را
پر تو ساقی ست کاند شیرہ نعت
بے تفکر پیش ہر داند مست
گر تو اور اسے نہ بینی در نظر
تن بجان جنبند می بینی تو جان
ہیچان کہ قدر تن از جان بود
گر بدی جان زندہ بے بر تو کنون
بے تماشائے صفہائے خدا
چون گوارد لقمے دیدار او
زین خرد جاہل ہی باید شدن
ہر کہ بستا ید ترا دشنام ده
امینی بگذار و جای خوف باش
آز مودم عقل دور اندیش را
عقل من گنجست من ویرانہ ام
اوست دیوانہ کہ دیوانہ نشد
ما اگر تماش باش و گر دیوانہ ایم

چون ما در سرای شیرین هم کا شد، لهذا چنین از خود ده انداد

والکمان خورِ حرمت مست شو
 بر یکی حرمتِ فرونا اے سپر
 دوش اے جانِ بر جو پہلو محض
 و بود ساقی نہانِ خندِ نیک را
 بادہ آبِ جانِ بود ابرقِ تن
 قوتِ مے بشکند ابرقِ را
 شیرہ بر جو شیر و قضاں کشت
 اینکه با جنبیدہ جنبانندہ
 فہم کن آذرِ بالہ صرا اشر
 میک انجبینیدن تن جانِ بدن
 قندِ جان از پرتوِ جانان بود
 ہیچ گفتنی کافسران را مینون
 گر خورم نان در گلو ماند مرا
 بے تماشائے گل و گلزار او
 دشت در دیوانگی یایزدون
 سود و سربا یکفلس و امده
 بگذران ناموس رسوا باشی
 بعد ازین دیوانہ سازم خویش را
 گنج اگر پیدا کنم دیوانہ ام
 این سس را دید و در خانہ
 مست آن ساقی و آن سیانہ

خوبی بنیے صائب دینہ رحمانی

۴۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

چون بطوف خود بطوفی مژد
آینه هستی چه باشد ^{خداوند} هستی
پیش هست او بیا بدست ^{جواب} بود
ویدر ما چون بسی علت درو
ویدر ما ویدر او نعم العوض
طفل تا گویا و تا پویا نبود
چون مضوی گشت در دست یاکو
جانهای خلق پیش از رو ^{زنده} نیا
چون با مرء بطو ^{زنده} بندی شدند
هست خود در هست آن هستی نیا
در ^{عین} من و با سخت کردستی خودت
هستی اندر هستی توان نمود
نیتی و نقص هر جای که هست
نقصا آینه و صف کمال
هر که نقص خویش را دید و خست
هر که آواز هستی خود دور شد
علت بدتر ^{بیشتر} از کمال
زان نمی پرد بسوی ذوالجلال
از دل از دیده ات بسخن رو
علت البیس ^{بیشتر} تا خیر بدست
بس نیا دها درون نقصا هست

چون بجان آمدی هم بانجوی
نیستی بگزین گرا بکه نیستی
چست متهی پیشا و کور و کینو
روفا کن دید خود در دید دوست
یابی اندر دید او گلی عرض
مکش حسنه گردن بابانو
در عتافتاد و در کور و مود
می بریدند از وفا اندر صفا
حبس خشم و حرص خرسند خند
همچو مس در کیمیا اندر گداز
هست این جمله خرابی از دست
مالداران بر فقیر آرزند خود
آینه خوبی جمله پیشه است
وان حقارت آینه عرو جمال
اندر استکمال خود در استیانت
نتهای کار او سرور شد
نیست اندر جانت ای معرور
کو گمانی می برد خود را کمال
تا تو این محبسی برین رو
دین مرض در نفس هر مخلوق است
مر شهیدان راجات اندر دنیا

[illegible]

شاهزاده سلطان محمد باقر خان و قندهار
خانان و قندهار خانان و قندهار

گفت قائل در جهان درویش است
عاشق حقی و حق آنست که
صد چو تو فانیت پیش آن نظر
سایه ای و عاشقی بر آفتاب
سایهائی کو بود جویای نور
همچنین جویای درگاه خدا
گرچه آن صلت بقا اندر است
با کائنات آید پیش و پیش نیست
چشمت مراح فلک این نیستی
چون شنیدی شرح بحر نیستی
چونکه اصل کار گاه ان نیستیست
نستی چون هست بالاین طبق
بشر موتو قبل موت این بود
غیر مردن هیچ فرهنگ دیگر
یک عنایت بر صد گونه است
و ان عنایت است موقوفات
تا نگشتند اختران ماهان
ذره سایه عنایت بترست
خرم آنکه بخیریت فوت آید
هم را اول هم در آخر بخشنده
فرنگی در مردن و در نخست

و بود در ویش و باخوش نیست
 چون بیاید از تو نبود تار مو
 عاشق پی نفع خود خواجہ نگر
 شمس پیر سایہ لاکر و شتاب
 نیست گرد و چون کند نور طوطا
 چون خدا آید شود جویندہ
 یک ز اول آن بقا اندر فنا
 هستی اندیشی خود طوطا
 عاشقان در شب وین بیتی
 کوش و احکم تا برین سحر استی
 کہ غلامی نشانست دوست
 بر ہمہ برود در ویشان سبق
 کر پس مردن نیست ہمارسد
 در نگیر و با خداے حیلہ گر
 جہد را خوست در کون و فضا
 تجربہ کروند این برہ اوقات
 ہماکہ پناہ است خورشید جہان
 از ہزاران کوشش طاعت سرت
 در دو عالم خفتہ اندر حمل دست
 مژدہ شد دین آنجا سزاگرزید
 آب حیوان در درون ظلمتست

[illegible]

چون خود رستی همه برهان شد
من غلام آنکه نفروشد وجود
مرده شوتا مخرج الحی الصمد
یشم را آنکه شناسی از گهر
زانکه هستی سخت مستی آورد
کارگاه گنج حق در نیستی است
کاشکے هستی زبانی داشتی
هر چه گوئی ای دم هستی از ان
اینچنین معدوم کو از خویش فرست
خوش برانی گشت خنک نیستی
چون مردی و گشتی زنده زو
چون برونده شدی آن خودت
شرح این در آینه اعمال جو
گر بخواهی که بفروری چو روز
گر بگویم آنچه دارم در درون
بس کنم خود زیر کان الیمنیت

چونکه بنده نیستی سلطان شدی
جنیدان سلطان با انفصال خود
زنده زین مرده بیرون آورد
کز خیال خود کنی شکلی غیر
عقل از سرش دم از دل می برد
غره هستی چه دانی نیستیت
تا زستان پرده برداشتی
پرده دیگر بر درختی ندان
به نهمین همتها افتاد و رفت
سوی هستی آردت گریستی
با غیب باشی بشکرت ملک جو
وحدت مخصیبت از شکرت گریستی
که نیایی فسخ آن از گفتگو
هستی همچون شب خود را بسو
بس جگر ما گردان در حال خون
با ملک دو کرم اگر در دهان

آن کی نحوی کجی و گشت
گفت یہ سچ از بخواندی گفت لا
دشاکست گشت شیبان باب
باد کشتی را بگردا ہے فلند

رو بکشتیبا ریختند و آن خود سیرت
گفت نیم عمر تو شد در فناء
یک خط مشی کرو آن دم از جواب
گفت کشتیبان بدان شوی مانند

10

۱۔ قولہ منہ
 ۲۔ قولہ منہ
 ۳۔ قولہ منہ
 ۴۔ قولہ منہ
 ۵۔ قولہ منہ
 ۶۔ قولہ منہ
 ۷۔ قولہ منہ
 ۸۔ قولہ منہ
 ۹۔ قولہ منہ
 ۱۰۔ قولہ منہ

نام ایک ستارہ
بیش قیمت نیا شہر میں
کرمینیکل از پراگاہ
کئی کراہتی خودیا کل درگزی
میدانی

خود زانہ دہشت
کہ صحبت ہر گاہ بہرستی خوار تو
کہ کنی از وقت قدری بیسی معلوم حال
کہ لہر چہ لکونی آہ بیجی

۲۶
 از جمله این کتابها که در این کتابخانه
 موجود است
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

دعوت به اسلام و توحید

[illegible]

بجانب آنکه در این کتاب
بسیار قوت و زنده تالیف
نموده و در بعضی
مکانها

دیده‌ها و شنیده‌ها

۱۲
 در صحبت
 کس که سر و کار مانده
 کردی باز زندگی بیدار
 نو که از آنرا
 میفرمایند که اگر خواب
 شخص بخت بود جهان
 کس که بخت از صورت
 فیض و بخت از صورت
 حال او پیدا میشود
 باشد

هیچ دانی آشتنا کردن بگو
 گفت کلی عمرت ای نحوی نیست
 محو باید نه منحوا اینجا بدان
 آب دریا مرده را بر سر نهند
 چون بر دی تو ز اوصاف بشیر
 خویش را صافی کن از اوصاف خود
 پیشان را امید هرق بهوشها
 پاک کوبان دست نشان
 باز گردان هست سوی نیستی
 جمد کن در پیخودی خود اسیاب

گفت ای خوش جوان خوب رو
 زانکه کشتی غرق این گردابست
 اگر تو محوی سیخو در آب ران
 و برود زنده ز دریا که رهد
 بحر اسرار است بند بر فرق سر
 تا به بینی ذات پاک صاف خود
 حلقه حلقه حلقها در گوشها
 ناز نازان ریتا احببتینا
 طالب ربی دریا نیستی
 زودتر والله اعلم بالصلوب

باب چهل و دوم در صحبت

نار خندان باغ را خندان کند
 اگر اناری میخیزی خندان سر
 گر تو سنگ خاره و مرمر شوی
 مهر پاکان میان جان نشان
 دل ترازو کو اهل کشد
 بهین غده دل بده آنهدلی
 مرد جمی همزه حاجی طلب
 منگ اندر نقش و اندر زنگ
 حق ز هر چیزی جزو جان آفرید

صحبت مروانت از مردان کند
 تا و دهند ز دانه او خیر
 چون صبا جلد سی گوهر شعوی
 دل مده الایمهر دل نوش
 تن ترا در حبس آب و گل کشد
 رویو اقبال را از مقبل
 خواه هندی و خواه ترک و یاعرب
 بنگر اندر عزم و در ایننگ او
 پس تنگ کشد ز حقیقت پدید

پس حمله یاران رده لازم شمار
 راه سنت با جماعت خوش بود
 زانکه انبوهست و مجمع کاروان
 یار غالب جو که تا غالب شوی
 یار باشد یار را پشت و پنا
 اتحاد یار یار ان خوشست
 صورت سرکش گذران کنج
 یار شو تا یار بینی بے عدد
 چشمه را چار کن در عتبا
 یار چشم تست ای مرد شکار
 رو بجو یار خدای را تو زود
 کم ز خاکست چونکه خاک یار یافت
 امر هم شور ی بخوان اندر صف
 چونکه در یاران سی خاش نشین
 یار آینه است چاک در جزان
 تانپوش روی خود را ز دست
 چشم را بار و اومی زلفت
 گفت پیغمبر که در حبس بودم
 چشم در ستارگان زده بجو
 یار را یار چون نبشته شد
 لوح محفوظت پیشانی یار

هر که باشد گر پیاده گر سوار
 اسب با سپان یقین خوشتر نو
 ره زنان را بشکند تیر و نسان
 یار مغلوبان شود بین ای غوی
 گر تو نیک کو بنگری یار است راه
 پای معنی گیر صورت گشت
 تا به بینی زیر او وحدت جو گنج
 زانکه بے یاران جانے بید
 یار کن با چشم خود دو چشم یار
 از خس و خاشاک او ریاک دار
 چون چنین کردی خدایار تو بود
 از بهاری صد نه ارانوار یافت
 یار را باش و مکن از یار افت
 اندان حلقه مکن خود را نکلین
 بر رخ آینه لے جان دم زن
 دم فرو خود و دل بیا بد هر مهت
 گرد و مشکینان ز راه بحث گفت
 در دلالت دان تو یار ای جویم
 نطق تشویش نظر باشد بگو
 صد نه اران سر دل داف شد
 راز کونیش منساید آشکار

[illegible]

فایده کتب است یازمی
یارگاه اندی نقل
بنفین خون بیکدان
نقل نظر اندی

مارا گاه انداز
 کیم است یانی
 نایاب کفر اینست کیم را
 من انرا انان در تیر کیم است
 انان تو کیم است
 انسان را طوطی کیم است
 عیدان اخلاص کیم است
 باشد که در کیم است
 بیک کیم است
 می تو کیم است
 را بر کیم است
 صاحب کیم است
 صنایع کیم است
 زان کیم است
 ازین کیم است
 کرد کیم است
 بیغ کیم است
 در کیم است
 از کیم است
 هر کیم است
 نود کیم است
 در کیم است
 گزاف کیم است
 نیغ کیم است

اهل دین باز دان از اهل کین
 بنشین اهل کین ^{بنا} کین ^{بنا} کین
 بنشین مقلان چون کیمیت
 سولی بن مرغابیان و روز چند
 حاصل این آمد که یار جمع باش
 امر است را چو زو یابے مدد
 یک هر گز راه هر ره بدان
 هست سنت ره جماعت چون فریق
 بینی عمل خیر مثل راه باقی
 هر خرس کز کاروان سهارو
 مر ترا مع گوید آن خر خوش شنو
 راه دین زان رو پراز شور و سخت
 دیو گر گشت و تو همچون بوسفی
 گفت اطع ^{را} اهل ^{را} مقلان ^{را} اولیا
 او بر آن ^{را} امتحان ^{را} خوار و یتیم
 بان ^{را} اهل ^{را} این ^{را} دلق ^{را} پشان ^{را} بنده
 بهایه ^{را} شان ^{را} طلب ^{را} بر دم ^{را} ستاب
 گرگ ^{را} اغلب ^{را} انگی ^{را} گیر ^{را} ابود
 هر نبی خود اندرین راه درست
 نارایان مر نارایان را جادیند
 جان با مان جاذب قبطی شده
 هست موسی پیش قبطی برنیم

همنشین حق بجو باوشین
هم عطا یابی و هم باشی فیما بین
چون نظرشان کمیائی خودیست
نماز و آداب حیوانی کشند
همچو تگر از حجر باری تراش
همدل و هم در دجویان احد
غافلان خفته را لگه دران
بی راه و بی یار افتی مضیق
بروی آن راه از تعب و دقت نشود
گر نه آخرت بچین تنها مرو
که نه راه هر سخت گوهرست
داسن یعقوب گذار ای صفی
در غریبی نسزد از کار و کیا
یک اندر شکر شکرتم یار و ندیم
صد هزار اندر هزار و یک تنند
تا شوی زان سایه بهتر و قطاب
کز مره شیشک خود تنهای بود
مغجزه نمود و هم را مان بست
نور یان مر نور یان را طالبند
جان موئی جادوب سبطی شده
هست همام پیش سبطی بن جیم

دورانِ اندویش کے
گرفتار آئیے ہیں
ہمیں کچھ اور اختیار ہے
اپنے مخصوص کام کی جگہ پر

آن کیے را صحبت اختیار خار
 ای فغان از یار ناجنس فغان
 جان طلبی گذشت آن بخت
 بنده بکمر درو شد دل شوی
 خاک پاکان لیس دیوانشان
 دوستی جاہل شیرین سخن
 جان مادر چشم روشن گویت
 گرگ را با تو نماید روسی
 جاہل را با تو نماید ہمدلی
 حق ذات پاک اللہ اکبر
 مار بد چاہئے ستاند از سلیم
 ہر کہ باد شمن نشیند در زمین
 ہر کجا باشد شر مار الباط
 ہر کجا دلمس بود خود ہم نشین
 ہر کجا کہ یوسف باشد چو ماہ
 گفت مشوقی بواشق کای فنا
 یک کلامی شہر ز انہا خوشترست
 ہر کہ باشد ہم نشین دوستان
 دل ز ہر یاس غلغلے میخورد
 از لقاے ہر کسے چیزے خوری
 چین ستارہ یا ستارہ شد وین

لاجرم شد پہلو فخر بار جا
 ہم نشین نیک جوید اہمان
 کہ بہ پہلو سعیدی بروخت
 بد کہ بر فرق سر شایان
 بہتر از عام وزیر و گلزارشان
 کم شنوکان ہست چون تم کہن
 جریم و حسرت زان فقر ویت
 ہین مکن باور کہ ناید زوہے
 عاقبت ز حمت زند از جاہلی
 کہ بود بہ مار پید از یار پید
 یار پید آرد سونا رجم
 ہست او در بوستان رگ و خون
 ہست صحر اگر بود سم و گھوا
 فوق گرد و شستنی زیر زمین
 جنتست آن ارچہ باشد قعر جہنم
 تو بغیرت دیدہ بس شہر کا
 گفت آن شہری کہ در و کوکرت
 ہست در گلخن میان بوستان
 دل ز ہر علمے صفائی می برد
 و نقد آن ہر قرین چیزے بری
 لائق ہر دو از اید قیسین

خلاص از فقر و تنگدستی
 ۱۰۶
 در خلاص قیاس کلام
 را داد و کردہ اند ۱۱۲ ۱۱۱

کنگ لوک و خفته شکل و بی اید
 این طلب راہ حق مانع کشیدست
 این طلب بفتح و طلو با نیست
 اگر چه آلت نیست تو می طلب
 ہر کراہی طلب بکاراے سپر
 کز جوار طالبان طالب شوی
 تو بہر حالے کہ باشی می طلب
 خشکے آب بہت پیامی ز آب
 آب کہ خوش شنگی آور بدست

هر کجا در دود و آبخار رود
 هر کجا مشکل جواب آبخار رود
 آن نیاید مژگنه بود و هم سست
 حق تعالی اگر سلوات آفریده
 هر چه روید از پختن حاجت
 تا بقیع اتم کتب آید ضلالت
 گفت پیغمبر که چون گوی در
 چون نشینی در سر کو کسی
 سایه حق بر سر بنده بود
 عبرت و بیداری از یزدان طلب
 بخشش بسیار دارد و شهادت
 مشرقت کند و آخر آدمی
 مژده خودت است جانی می کند
 تا که دانش دست گیرد و خط
 دولت در دود است این گفتگی
 اندرین دمی تراش می تراش
 تا دم آخر دم آخر بود
 جستجوی از ورای جستجو
 با نیت می یکدای طالب بیا
 جوید جوید گدایان ضعاف
 روی خوبان نماینده زیبا شود

ہر کی فقر سے تو آنکارا رود
 ہر کی تشنہ سے ہزار آنکارا رود
 کہ چنانہ لطف سے غفلت غار رود
 ازیر است دفع حاجات ازیر
 تا بیا بد ہر کسی چہرہ کہ چہرہ
 تشنہ با شل تشنہ انگلی با تشنہ
 عاقبت زان دریر وانی اید سر
 عاقبت یعنی توبہ ہم سے کسی
 عاقبت جویدہ یا بندہ بود
 نازکاب و نازک قال و نازک
 ای شد و در و ہم تشنہ یک کرد
 یکدے آن طالب اگر نازک
 دست را دہر گیا ہی می زند
 دست پای سے زند از ہم ستر
 کیشش بہودہ یاز خنکی
 تا دم آخر سے فارغ مباس
 کہ عنایت باز صاحب نیز
 من نمی دامن تو میدانی بگو
 جو محتاج گلیان چون گدا
 ہچو خوبان کاہنہ جویدہ صفا
 سے احسان از گدا اید اشو

ہر کجا فقر سے نوا آنکار ہو
 ہر کجا تشنہ ہست آنکار ہو
 کہ چنان لطف سے غزل غزل ہو
 ازیر است دفع حاجات افزہ
 تا بیا بد ہر کسی چیز سے کہ چاہے
 تشنہ باشی شدہ انعام بالقبول
 عاقبت ترانہ دیوان اید سر
 عاقبت مینی تو ہم سے کسی
 عاقبت جویندہ یا بندہ بود
 ناز کتاب و ناز مقال و ناز
 ای شدہ و دروہم تصدیق گو
 یکہ سے آن طلب کرنا سے
 دست را در ہر گیا ہی می زند
 دست پای سے زند از ہم تہ
 کیشش بہودہ باز خوشگی
 تا دم آخر دے فارغ مہاس
 کہ عنایت باز صاحب ہر
 من نمی دایم تو میدانی بگو
 جو محتاج لگایان چون گدا
 ہر چو خوبان کاہنہ جویندہ صفا
 سے احسان از گدا پیدا شو

قالبی اگر شرط فعل حق میسر
 که بگویم شرح این بحد شود
 هر ولی را فوج گشتیان شناس
 هر که خواهد شناسینی با خدا

هیچ معدوم نیستی نامی
 نشوئی هستی و نشی کایت شود
 صحبت این خلق را طو قان
 گوشین اندر حضور اولیا

باب چهل و چهارم در صفت اولیا

از حضور اولیا اگر بجسی
 چون شوی دور از حضور اولیا
 اولیا اطفال حقند لیسیر
 برترند از عرش و کرسی و خلا
 از بر لیس امتحان خوار و متمیم
 پیش خلقیان خوار و زار و شرمند
 مان و مان این دلق پوشانمند
 سایه شامان طلب هر دم شتاب
 چون نتیجه هجر همرا مان غمست
 این هواران کنند اندر جهان
 گر سفر داری بدین نیت برو
 گفت حق اند سفر هر جا روی
 قصد کنی کن این سود و زیان
 هر که کار و قصد کند مپایشت
 که بکس بر نیاید گندی
 کاه خشک

تو بلائی زانکه جزوی نی کلی
 در حقیقت گشته دور از خدا
 غلبه و حاضری بس با خبر
 ساکنان مقعد صدق خدا
 یک اندر سر نم یار و ندیم
 پیش ما محفوظ و مقبول و شید
 صد هزار اندر هزار و یک تنند
 تا شوی زان سایه بهتر از آفتاب
 که فراق روی شامان زان
 هیچ چیز به چو سایه همرا مان
 در حضر باشی ازین غافل مشو
 باید اول طالب مردی شوی
 در تبع آید تو آن بلا فرع دان
 کاه خود آید تبع می آیدش
 مرد می جو مرد می جو مرد می

است بعد از این که از اشارت
 زود است بدین صفت
 از بعد از این که از اشارت
 زود است بدین صفت
 ۹۱
 در صفت اولیا
 و در صفت اولیا
 و در صفت اولیا
 و در صفت اولیا

[illegible]

تونس

2

تہذیب
کرد

3

چو کد زشتی گنهم دید و نمود
در هیچ عرشش ملک هم نبود
در بشیر و قنبر از سر از خدا
تیر بسته باز آمدش راه
کو ذلیل فخر خود شپید خدا
مردمان عالم و زن نه خدا
از برون خون درون شان بها
تن پندو شان را که دینت است
تا ز کرم و سر و دمی اسیر
باید صدق و یقین بندگان
تا بری از دامن خسته زمان
لا اُحیت الاطین گو چون غلیل
چو کد از بد و اندی در جهان
کا خرق و نقص بود اندران
غیر این هفت آسمان مشتهر
نه بهم پیوسته نه از هم جدا
نفس او کفار سوزد و در جرم
منقلب و مخالف مغلوب جو
در میان اصعبین نوزخ
مقبلان پر دشته دامانها
روے از غیر خدا پرتافتند

تنهها اندر درون اولیا
 بین زلای نفی سرایزید
 ای همه پوشیده در کون قضا
 گر بگویم قفس زان بنمایا
 گوش راز و یک کجی کن دور
 بین که اسرافیل وقت اولیا
 صاحب دل را طهارت آن زیان
 زانکه محبت یافت در بر پیوست
 وز تو فرو و نیست در آتش و
 دوزخ آتش و کرد آهر آورد
 اولیا اصحاب گفتند ای عنود
 یکشدشان بی محبت و فعال
 چیست آن که تا بهین فعلین
 بندگان خاص عظام الغیوب
 در درون دل در آید چون خیال
 آنکه قفس گشت بر سر آید
 آنکه بر افلاک ز قمار شیش بود
 چشم شان اهرم زوز اسرشت
 چونکه مصوفی با دهن فست جلیل
 گردد آتش بر تو هم برود و سلام
 بر نویسنده احوال پیر راه دل

آهلا گوید کلمه اجنله لا
 بین خیال و فهم بلکه سو کنید
 جان با قیطان نرد و بند و زنا
 جانها ستر زینت دانه و مهمل
 یک آن گفتی بود متواریت
 مرده رازیشان حیاست نما
 که خورد و او زهر قاتل به میان
 طالب مسکین بیان تب است
 رفت خوابی اول بر اهریم شود
 از زیانها سو و بر سر آورد
 در قیام و در بقلب هم ز قود
 بنمبر وقت الهمین از انشمال
 چیست آنکس اشمال اشمال
 در جهان جان خود آتشین آفتاب
 پیش او مشکوف باشد بر حال
 سر محن و فاقات چه بود پیش او
 بر زمین رستن چه دشوارش بود
 هر روح و از ملک بگذشته اند
 ز آتش اراض بگذرد چون خلیل
 ای عناصر در مزاجت را غلام
 پیر را بگزین و عین راه دل

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

این شعر در وصف اولیا است

کرمہ اندیشے سے نفع الناس
عالم عوام کو پہنچا دی
سزا گاہ میں بائیں سیدھے
ایا یہ ہے موجب اللہ

هر چه فرماید بود عین ثواب
و حی حق و الله اعلم بالصواب
و حی دل گوید آن را صوفیان
چون خطا باشد چو دل گاه است
فوق دست آن دست او است
پس در دست کلام برین می
که مد الله فوق ایضاً
بیر غمت که علمست و غیر
نازاد نور نبی آید

همچون شیرگان نذلیل
که بر سینه پیر انداخته تمام
چشم شناسد مهر را از خصا
یک قناعت بر قصد ثوب طبعی
پیر گردون قی و یی پیر رشاد
تیر چران از که گردد از کمان
پین هوا بگذارد و بر هر دو توان
دست او خرقه کش نیست
صفت درین زده چو آب گل
همچو موی ز حکم خضر رو
گرچه طفل را کشد تو موکن

[illegible]

لامکانی فوق و هم سالکان
هر دوی در وی خیالی زایدت
همچو در حکم بهشتی چارچو
سحرش آن موهبه شمع حلال
نخس آنجا رفت و نیکو فال شد
دم مزین و الله اعلم بالصواب

۱۲۱

کای طلوع ماه دیده تو ز حبیب
من ختم رخو گزشتم تا مدی
ایچده نرفت این کهن یار باین
چون نیر سیدی تو از دهری کرم
عقل گم شد این سخن را برکش
گشت رخو را و منم نیکو بین
هست رخویش رخو دلی من
گوشیند در حضور اولیا
بیایش باید سرش را او خود

نیست فردا گفتن از شرط طریق
چون اول اسپید همچون برفت
از او صوفی چیست آثار قدس

صوفی این الوقت باشد ای فقی
وقتی صوفی سواد و حرفت
زاد و استیلا نماید

[illegible]

چمن بنالذرا بے شکرو گله
 هر دم صد نامه صد پیک از خدا نامه
 از هزاران اندکی زین صوفیه
 باشد این الوقت صوفی و مثال
 هست صوفی صفا چمن این وقت
 هست صوفی غرق عشق ذوالجلال
 پادشاهان را چنان عبادت بود
 دست چپشان پہلو انان دست
 مشرف اہل قلم بر دست راست
 صوفیان را پیش رو موضع دند
 بازل خوش با اجل خوش شاد کام
 آنکہ جان در روا و خند دچو کند
 آنکہ جان پوسد دہر بر چشم او
 در شب ہفتاب ہر را بر سماک
 سگ و لطیفہ خود بجای آورد
 کار خود کے مے گذارد ہر کسے
 خس خسانہ میر و دیر زوی آب
 مصطفیٰ امی شگافہ نیم شب
 آن میحارم دہ زندہ سے کہ
 بانگ سگ ہرگز رسد دگر گوشہ
 خدمتے میکن برائے کردگار

اندر اقتد بہت گردون غلغلہ
باری ز شصت لیک از خدا
باقیان در دولت او میزیند
یک صافی فارغست از وقت حال
وقت را چون بدر گرفتہ سخت
ہست صافی فارغ از اوقات حال
این شنیدہ باشی از یاد تو بود
ز آنکہ دل پہلوی چپ باشد بند
ز آنکہ علم و خط و ثبت آن دست
کابینہ جانند ذرا سینہ بہند
فارغ از تشنہ و گفت خاص نام
از ترش رویی حلقش چہ گزند
کے خورد غم از فلکست ز خشم او
از سگان و عو جو ایشان چہ پاک
مر و طیفہ خود بر رخ مے گسترد
آب نگذار و صفا بخشد بر
آب صافی میر و دبے خطر آب
ز آتش بجا بزرگست و آب
و آن چہ و از خشم سہلست بکنند
خاص ہے کو بود خاص آلہ
باقول و رد خلق است چہ کام

[illegible]

در اطمینان این
پنجبران از بیخ
له قلم برآورد

بانش دوطعه را بجهت
کمان دول مستند
چنین بود که طریقه اندک
مور لفظی از این جهت بودی
طالب ملازمت و هم عرفان
مکنند و در کلام او تاثیر
باید که کلام را از این
چهل و پنج کلمه بماند
اورا هیچ کلمه نباشد
در این کتب و کتب دیگر
بیشتر از این کتب و کتب
بکمال آب و تاب و تزیین
نقش شده و در کلام و تزیین
چندین کلمه و تزیین
از این کتب و کتب دیگر
در کتب و کتب دیگر
مجاهاش و تزیین
ذیل می شود و تزیین
بیشتر از این کتب و کتب
بیشتر از این کتب و کتب

گرد و سیه ایله تراشت که شوند
بیر و پیغمبران شوره سپهر
آن خداوندان که ره طی کرده اند

تلخ کے گردی چو هستی کان قند
طعنه خلقان ہے بائے شمر
گوشن با انگ سگان کی گزده

باب چهل و هشتم در محقق و مقلد

از مقلد تا محقق فرقی است
منبع گفتار این سوزگ بود
از آنکه تقلید آفت هنر کیو نیست
اے مقلد تو مجو پیشه بر آن
پایه استند لایان چو بن بود
مغ چون بر آب شوری می تند
بلکه تقلید است آن ایمان او
بس خطر باشد مقلد را عظیم
شیخ نورانی زره آگه کند
صد دلیل آرد مقلد و بیان
چونکه گویند ه نادر دجان و فر
میکند گ تلخ و دم را برآه
پیش حدیثش گرچه بس با فر بود
گرچه تقلید است هنوز جهان
و هم غلوست و مولود آمدست
سالها گر فن دو و دباے خویش

کین چو دا و دست تان میر صدا
وان مقلد کهن آموزی بود
که بود قلید اگر کو قلیست
که بود مقلد کهن آموزی بود
پای چو بین سخت تی کلین بود
ناب شیرین راندیدست او
روے ایمان ماندید جان او
از ره و رهن ز شیطان رحیم
با سخن هم نور را همه کند
در زبان او نادر و هیچ جان
گفت او را که بود جان و عمر
او جان زندان است از برگاه
در حدیثش از ره هم مضرب بود
هست و سوا هر مقلد را امتحان
حق نرا میدست و اولم بود است
نگذر از اشکاف بینهایش

آن نینے کہ سید از چمن
بوی صدق و بوی کذب ل گبر
بانگ چیران و شجاعان و دلیران
گر ندانے یار را از دہ و دلہ
گزینانی بوز جان و روشناس
آن دمانے کہ بران گاشتن بند
این سخنہا کے کہ از عقل گلست
بوی گل ویدی کہ آنجا گل نبود
بو قلا و و زرت و رہبر مر نہا
یعنی آن باشد کہ او بوی برد
ہر کہ بولیش نیست بی بینی بود
بود و او کہ چشم باشد نور سارہ
بوسے پذیرد دیدہ را تباری کند
گفت ایوسف ابن یعقوب شیبی
بہر این بو گفت احمدہ و خطات
چنگ حکمت چونکہ خوش آواز شد
دل تیار آندہ گفت تار صولاب

ہنچنا مکہ بولے احمد ازین
ہست پیدا در نفس چون شکست
ہست پیدا چون فرج و باہ و شیر
از مشام فاسد خود کن گلہ
رود ماغی دست آور و شناس
چشم یعقوبان ہم اوروش کند
بوی آن گلزار و سرو و سنبلست
جو شمس مل دیدی کہ آنجا مل نبود
می بر در حاسد و کوشتر مر ترا
بولے اورا جانب کوئی بر نہ
بوی آن بویست کان بنی بو
شد نہ بولے دیدہ یعقوبان
بوی بو شمس دیدہ رایاری کند
بیر بولے انقواء علی وجہ الی
دائمۃ عینی فی الصلوۃ
تاجہ در از و رض حیت باز شد
آنچنانکہ تثنہ آرامد باب

پایانِ درامتِ ایران

بعد از آن دستور می گشتار میست
مستور می گشتار میست

بعد ازین با گفتگویم کار مست
پیشو تیرے ان کہ حبت آن از کوا

[illegible]

دیگر اگر باز ماند مشب و مین
 خوشبختی گرفته کوه آن خوب فر
 صد نه از آن علم دارند این گروه
 گفت تو زان و که عکس و گریست
 حرف حکمت بر زبان ناظم حکیم
 گفتگو ظاهر آمد چون غبار
 تلک عکس خیال لامع روشن
 تا که گفتارست ز حال تو بود
 صید گیر دیر بهم با پر عین
 از سخن گوئی مجوب و ارتفاع
 مقصد تبایم نفع شهوتست
 اگر فضلش ره بر دی هر فضول
 این سخن در سینه دخل مغز هست
 چون بیا مدد زبان شد خرج مغز
 مردم گوینده را فکر نیست زنت
 چو زار در پوستها آواز هست
 چندی که بی لب و بی گوش شو
 چند گفتی نظم و شعر و زلف
 ترک معشوقی کن و کن عاشقی
 ای که در معنی ز شب خامش تری
 سرخسب بماند پیشیت بجز تو

او

گریه را هم شرم باید داشتن
 سخت بیدارست و تشارش مهر
 هر یک حله اناها صد پیکره
 جمله احوالت بحزن هم عکس نیست
 حلهای عاریت دان اسلیم
 مدتی خاموش کن تو هوشدار
 چند کن تا گردی صاحب وقعه
 سیر تو با پد و بال تو بود
 لاجرم بی بهره است از حکم طبع
 منتظر راه ز گفتن استماع
 هر خیال شهوت در دره مست
 کجی و تساد می خدا چیدین ستول
 و خموشی مغز جان اصد ناماست
 خرج کم کن تا بماند مغز مغز
 قشیر گفتن چون فروان شد مغز
 مغز و روشن را غود آوازی کجاست
 و انگهان چون لب لب نوش شو
 خواجه یک و ز امتحان کن گمانش
 ای گمان برده که خوب فالتقی
 گفت خود را چند جوئی مشتری
 رفت در سودای ایشان مهر تو

این سخن جلد حال
 تو در آن مجلس باشد
 در حقیقت تسلیم
 تو در آن مجلس باشد

این سخن جلد حال
 تو در آن مجلس باشد
 در حقیقت تسلیم
 تو در آن مجلس باشد

این سخن جلد حال
 تو در آن مجلس باشد
 در حقیقت تسلیم
 تو در آن مجلس باشد

این سخن جلد حال
 تو در آن مجلس باشد
 در حقیقت تسلیم
 تو در آن مجلس باشد

اینست قوله الفیض
 پند و دوش شید و کلمات
 گفتن معانی کثیره که آنها بیانات
 قوله اول در بیان آنست
 است که در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی

در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی
 در بیان معانی و معنی

همچو نقش گرد کردن بر کلخ کان بود چون نقش فی جرم کج خویش را خالی و بد خویش کنی بهین بگو مهر اس را خالی شدن کم نخواهد شد بگو دریاست این هین تلف کم کن که دست مانع بحر می جوید نزار جورا مجو ختم کن والله اعلم بالصواب	مرد هست تعلیم خسان چشم شمع خویش را تعلیم کن عشق و نظر تا کنی مرغی را خیر و نیستی متصل چون شد دلت با آن عدل ایمل قل زین آمدش ای راستین انصتوا یعنی که آیت را بلاغ خامشی بجزست و گفتن همچو جوس از اشارت های دریا سرتاب
--	--

در بیان معانی و معنی

بیش آمد پیش و دنیا و پیش این جهان در پیش و مر داشت بهین روید انسو که صحرای شمت این کان بر بند و کجاست آن کان هفت و فرخ از سرارش کید خان نوحه میکن بیج منبش از چنین پیر دولت بر کشا همچون بهما جاهلان آخر لب بر سر زنده تا نباشی تو پیشان یوم دین از فراق آن بیندیش آن زمان آخر از دست جاست و همچون آباد	ترک دنیا هر که کرد از زهد خویش هر که از دیدار رخور دار شد این جهان خود جسد چاهنای شمت تو مکانی صل تو در لامکان معدن گر میست اند لا مکان گر به بینی میل خود سوی زمین گر به بینی میل خود سوی سما عاقلان خود نوحه با پیشین کنند زابتدای کار آخر را ببین هر چه از وی شاد گردی در جهان زانچه گشتی شاد لبس کس شاد شد
---	--

از تو ہم بجهد تو دل بروی منہ
گفت دنیا لعب لہوست و شما
خلق طغیانند جز مست خدا
از لعب بیرون ز رفتی کودکی
چشم کودکی همچو خرد آخرت
ہر کہ آخر بین ترا و معبود
فضل مردان بزرگ جالی پرست
مرو کا ند عاقبت بینی محبت
بنگہ آخار کہ آخر دیدہ اند
باد و دیدہ اوّل و آخر بین
عوران باشند کہ حالے دید بس
ای تو بندہ اینجہان محبوب جان
باز گونہ اسے اسیر اینجہان
تختہ بندست کہ تختش خواندہ
پادشاہی نیست بر ریش خود
بی مراد تو مشور ریش سپید
ملک یرہم زن تو ادم وار زد
خز بلقیس بیا و ملک بین
خوار انت از بلقیس کن ملک منی
خوار انت یا مہ ملک خلود
ملک را بگذار بلقیس از تخت

پیش کو بچھد تو خود از وی بچہ
کو دیکھد و رست فرماید خدا
نیست بالغ جز مریدان از ہوا
بی زکات روح کی باشی زکے
چشم عاقل در حساب آخرست ^{بار}
ہر کہ آخر بین تکر او بیہودہ تر
زان بود کہ مرد پایان صہ بین برست
اوز اہل عاقبت چون ز رست
حسرت جاہناور شک ویدہ اند
ہین مباحث عو^ر جو ابلیس لعین
چون ہباہیم پنجہ از بازہ پس
چند گونی خویش را خواجہ جہان
نام خود کردی امیر این جہان
صدر پرندار سے در در ماندہ
پادشاہی چون کنی بر نیک و بد
شرم دار از ریش خود ای گرمید
تا بیابی ہمو او ملک خلود
بر لب دریای نیردان دگر بچین
تو جز دار نمی چہ سلطانی کنی
تو گرفتہ مملکت کور و کبود
چون مرا بیابی ہمہ ملک است

عبدالمجید بن عبدالمطلب

دارالخلافہ
از افعال فقہ کرامین استغفار
مرد و از مطلوب خود جدا مانا

۱۰۸
 قولہ ساروان الہ
 عین جادگران قیوت کھنڈنا
 زار کیا میں نذرہ ہر دم می فرزند
 دندھل فیض بند ہیں تو کجا آن زند
 نا گزرتا راہ خود پیش گزرتا آن
 کیا میں کدھ حقیقت از تو متباد
 از شہیدہ پیش خود سعد ماہ
 بہست دشمنی کج نامہ ہمین شد
 حال دنیا ست کہ طالب و غلام
 عہدا تلف میکند دد فادہ
 در دوزخ بین
 ۱۰۹
 باد پہنچے اندھا
 قوت و دل و خیر و عیبر
 در خیالات از تو دور
 کا عدم در یہ اگر کج
 کہ بہین خیالات و اسیر
 است ۱۱۰
 است نزدیک عرش کہ نجبا
 نظام لوداج مہانت
 کلاسنہ کشف ۱۱۱

چون نمی ماند تو آنرا بر تن گیس
که اجل این ملک را ویران گشت
ای دلت خفته تو آنرا خواب دل
نام دولت بر چنین ایستاده
رو سیر خود گیر و سرگردان شو
پیش بازرگان و زرگیرند سود
سیم از کف رفت و آن کربا هیچ
که از و هتتاب پیچوده خریم یون
ساحرانه اوز نور ما هتتاب
سیم شد کرباس نے کیسہ تہی
تو چہائے بر خیالی بین روان
وز خیال فخر شان و ننگ شان
عکس مہر و یان بستان حدت
جاہلان را کار دنیا اختیار
می پیر داود پیر جان پیش پیش
سجین دنیا را خوشش آئین آوند
شوی علیکین بجان دل شدند
نیک عالی جست کو عقبی جست
مکر ما دوزنرک دنیا وار دست
نی قماش فقره و فرزند وزان
کل بود او گز کہ سازد پناہ

ملک را تو ملک غرب شرق گیر
ای خنک نرا کرن ملک محبت
ملک گرمی بماند جاودان
یہج دیگر بر چنین نیچے منہ
مرد باش و سخن مردان شود
ساحران ہتھاب نیامیندود
سیم بر با بند زین گون ییچ پیچ
این جهان جادوست مان تا جرم
گر کند کرباس پانصد گز شتاب
تا ست او سیم عمرت ای رہی
نیست و شن باشد خیال اندران
بر خیال صلح شان جنگ شان
آن خیالاتی کہ دام اولیاست
انبیا را کار عقبی اختیار
زانکہ ہر مریع بسوی جنس خویش
کافران چون جنس سچیں آمدند
انبیا چون جنس علیین آمدند
بد معانی جست کو دنیا بحسبت
فکر باد کسب دنیا با دوست
چہیت دنیا از خدا غافل بدن
مال و زر سر را بود همچون گلہ

آنکه زلف و جگر رعنایا بدش
 زرباز جانست پیش ابلهان
 مال را اگر ببردین باشی جمول
 بین ملک نوبت شادی مکن
 این جهان زندان مازندان
 مرغ کباب شور باشد مسکنش
 مرغ کواند قفس زند نیست
 ای که اندر چشمه شورست جات
 ای تو نارسه ازین فانی ربط
 ای که صبر نیست از دنیا بی
 ای که صبر نیست از ناز و نیم
 ای که صبر نیست از پاک و پلید
 چونکه صبر نیست از آب سیاه
 اطلیس عمرت مقراض شهور
 مال دین بر فند و ریزان و فضا
 بر فغان از دشمن او کیست
 مال دنیا دایم مرغان ضعیف
 سوی دریاعزم کن زمین آبگیر

از صبر نیست از دنیا بی

چون کلاهش رفت خوشتر آیدش
 ز زینتار جان بود پیش شهان
 نعم مال صالح خواندش رسول
 ای تو بسته نوبت آزادی مکن
 خضره کن زندان خود واران
 و چون داند جاب آب روشنش
 می بخوبی رست از نادانست
 تو چه دانی شیط جیون و فطرت
 تو چه دانی صحو و صکر و انبساط
 چونست صبرست از خدای و جوت
 صبر چون داری ز الله کریم
 صبر چون داری از ان کت فید
 چون صبری داری از چشمه که
 پاره پاره کرد خب طغور
 حق خریدارش که الله اشتی
 که همی در شک یقینی نیست
 ملک عقبی دایم مرغان شریف
 بحر جونی و ترک این گرد آب گیر

از صبر نیست از دنیا بی

۱۰۹
 در کج روی و دلاری
 با دوست بدو باشد و از کیفیت
 انشاء است چه بخار و ۱۲
 الایه و حضرت آن بالکده نیست

حکایت

ناله میکردی چو آریاب عقول
 گفت جانم در فراق گشت خون

استن حنا از بحر رسول
 گفت بجزیره خواهی ای ستون

تا بمانی با فغان اندر سجده
نازنین یاری که بعد از مرگ تو
هر ابله هر خردمند خوش آمدن
عهد او ستست ویران و بیهوده
اگر خور و سوغند هم باور کن
چونکه بی سوغند گفتن بد دروغ
نفس و میرست و عقل و اسیر
می بگذرد عرش از دج شقی
نازنان آمد عذاب کاfran
این دل چون سنگ آتا چند
نی ترا از روست ظاهر طاعتی
نی ترا شبها مناجات و قیام
نی ترا حفظ زبان ز آزار کس
نی ترا بر ظلم تو به بر خروش
چون ترا زوی تو کز بود و دعا
خویش را رنجور سازی نازنا
کاشتهار خلق بنده محنت
کرد حق ناموس را صد من حید
ای یسا کفار را سودا سزین
بنده پنهان لیک از آهین ستر
بنده آهین را توان کردن جدا

خواننده

لا تَنْزِلْنِي رَأْفُو خُوَانِ از حد
رشته یاری او گردد مستور
کین او مهرست و مهر است کین
گفت اوزیت و وفای اوفیت
بشکند سوگند مرد که سخن
تو میفت از مکر و سوگند ترن مرغ
صد هزاران مصحفش خود خورد کبر
بدگمان گردد ز حدش منقعی
که حجب را ناز باشد امتحان
نرم گفتیم و نمی پذیرفت پند
نی ترا در سر و باطن نیستی
نی ترا در روز میر و صیام
نی نظر کردن بعبرت پیش و پس
ای دغا گندم خانی جو فروش
راست چون جوی ترازوی جزا
گتر از بیر و ن کنند از شتهار
در ره این از بند آهن کی گست
ای بسا بسته به بند ناپدید
بندیشان ناموس گیر و آن مین
بند آهن را کند یار همه
بند غنیمت را انداند کس دوا

وکر

۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

باب پنجاه و سوم در مذمت این اتفاق

آن که منافق با موافق در نماز
در نماز و روزه و حج و زکات
مومنان را برادر باشد عاقبت
چند صورت آخری صورت پست
گر بصورت آدمی انسان پدید
بست پرستی چون بانی در حق
گرسه صورت بگذرید اید و ستان
چون که الش هست جو خود آن بود
این نه مردانند اینها صورتند
زین قد های صورت کم باشد هست
نان گاست گوشت کمتر خور این
چون گرسنه بشوی سگ بشوی
چون شدی تو سیر مرداری شد
پس می مردار و دیگر دم سگ
گوش خر بفروش و دیگر گوش خر
لاف شیخی در جهان انداخته
همز خود و سگ است و اصل شده
از خدا نیوسه نه اوراسته اش
دیو نموده و راه نقش خویش

از سبب استغناء آمدن نیاو
بامنافی مومنان در برودن
بر منافق مات اندر آخرت
را که معنی در بر صورت پست
احمد و بوجمل پس یکسان یک
صورتش بگذارد و معنی نگر
جنت و گشتان در گشتان
آدمی گشت کورا جان بود
مرد و نان اندوخته شهوتند
تا نگر دی مبت تراش و پست
تا نمانی بهیچ گل اندر زمین
تند و بد پیوند و بدرگ میروی
بخیم افتاده دیوار شدی
چون کنی در راه شیران خوش
کین سخن را در نیا بد گوش
خویش را یا پیروی ساخته
تغیله واکره در دعوای کده
دعوتش افزون شدت و دلش
او سبب گوید زنده الیم پیش

ملفوظات امیر المومنین
امام محمد باقر علیہ السلام

مناطق کہ پامیہ میں درختوں کی کٹائی
کے لئے ہونے لگی ہے۔

ہفت روزہ اسلامی قلم

است نہ
عبادت
بہ نسبت
نفسانی
نفسانی

بازنده آن بر جانب
مستحق قدس شرف

حضرت بابنید بیسوطی قدس سره

کتابخانه
کاملاً مفت
کتابخانه

فصل اول در بیان کلیات

شیطان نام صورت خود
نمی باشد باینکه همه دعوی
شخصی است

اللهم صل على محمد وآل محمد

306

10

10

ز آنکه گوه و سنگ در کار آمدند
 اینچنان دله که بدشان با من
 گر تو پیغام زنی آر سه روز
 کای فلان جاشا هدی میخواند
 و تو پیغام خدا آری چو شهید
 از جهان مرگ سو سه برگ رو
 قصه خون تو کنند و قصه عالم فردی
 بلکه از چفسیدگی پر خان و مان
 خرقة بر ریش خرچسیده سخت
 جفته اند از تقیر آن خرزور
 خاصه از آن کله که در خرقة
 خان مان چون خرقة و این خریش
 خان مان چند ویرست لبس

می نشاید سخت در بکشاده بند
 نعت شان شد بل آتش قسوة
 پیش تو بهند جسمه سیم و سر
 عاشق آمد بر تو او میداندت
 کای بیاسوی خدا ای نیکو
 چون بقا ممکن بود فانی شو
 نه از برای حمیت و دین و مهر
 تلخ شان آید شنیدن این بیان
 چونکه خواهی بر کنی ز دخت نعت
 جنت آنکس که زوید پس کرد
 بر سرش چفسیده خریم خرقة
 حرص هر که پیش باشد ریش برش
 نشنود و صاف بجد و جیش

باب پنجاه و چهارم در حرص

بدگمانی کردن و حرص آوری
 هر که دور از رحمت رحمان بود
 حرص نابیناست بنید موبو
 عیب بگذرد و چشم کور او
 بارها در دام حرص افتاده
 حرص تو چون آتش است اندر جهان

کفر باشد پیش خوان منتری
 او که چشمست اگر سلطان بود
 عیب خلقان و بگوید کو کبو
 می نه بنید گر چه هست عیب جو
 خلق خود را در بریدن داده
 باز کرده بجز خوردن صدایان

این سخن که در سنگ و گوه
 حاصل میشود گویا نعت
 شد سه روز
 اینچنان که در پی
 صفت فلان آمده است کلام حق را
 و خرقة بر ریش
 جفته اند از تقیر آن خرزور
 خاصه از آن کله که در خرقة
 خان مان چون خرقة و این خریش
 خان مان چند ویرست لبس
 این سخن که در سنگ و گوه
 حاصل میشود گویا نعت
 شد سه روز
 اینچنان که در پی
 صفت فلان آمده است کلام حق را
 و خرقة بر ریش
 جفته اند از تقیر آن خرزور
 خاصه از آن کله که در خرقة
 خان مان چون خرقة و این خریش
 خان مان چند ویرست لبس

خدا و رسول بیدار
 منتری اعظم
 مراد از این

لاجرم دنیا مقدم آمدست
چون از اینجا وارهی آنجا روی
گوئی آنجا خاک را می چشمت
صد حکایت بشنود مدحش ص
بند گسل باش از داسه سپر
گر بریزی جسد را در کوزه
کوزه چشم حریصان پر نشد

تا بدانی قدر اقلیم آست
در شکر خانه ابد نشاگر شوی
زین جهان پاک می بگره خستم
در نیاید نکته در گوش حرص
چند باشی بند سیم و بند زر
چند گنجد قسمت یک روزه
تا صد ف قانع نشد پیر و نشد

باب پنجاه و پنجم فاعلت

از قناعت کی تو جان افروختی
گفت پیغمبر قناعت چیست گنج
چون قناعت را پیغمبر گنج گفت
این قناعت نیست جز گنج روان
سر که فروشن هر از آن جان بین
از قناعت هیچ کس بجان نبرد
زانکه مرغ کوب تر کرب دانه کرد
چون دیر گذشت خلق رزق خوا
هم بدان قانع شد و از دامن دست
سائل آن باشد که جان او گذشت
می روم سوی قناعت دل قوی
عاقل اندر پیش و نقصان ننگد

از قناعتها تو نام آموختی
گنج را تو و انبیا را نی زرنج
هر کس را که رسد گنج نفعت
تو مزن لاف از غم در رخ روان
از قناعت غرق مجربان
در حریم هیچ کس سلطان نشد
دانه از صحرای بی تن و پیر خود
میز زن خون فرجین شد خود خوشگوار
هیچ داسه پیر و بالشر نیست
قانع آن باشد که جسم خویش خست
تو چه اسوی شناعت می روی
زانکه این هر دو چو سیله بگذرد

قناعت در دنیا را برسان
آرد که اندک عید است را باید
کمی قناعت غنای غایت
بقصود خود بر سر آید

نام از قناعت از پیغمبر
را از پیغمبر بدان عمل نمودی
دوست بهر دو قناعت را حاصل
پیش ۱۱

از قناعت
بگوید

در سینه نشسته یک خدا
 می گوید و فاعلش شمس
 ندارد و فاعلش شمس
 ندارد و فاعلش شمس
 فاعلش شمس است
 پس ابدی که فاعلش شمس
 است بدست کامل را که فاعلش شمس
 کنی فاعلش شمس است
 ۱۱۶۰
 در سینه نشسته یک خدا
 می گوید و فاعلش شمس
 ندارد و فاعلش شمس
 ندارد و فاعلش شمس
 فاعلش شمس است
 پس ابدی که فاعلش شمس
 است بدست کامل را که فاعلش شمس
 کنی فاعلش شمس است
 ۱۱۶۰

خواه صاف و خواه سیل تیر
 اندرین عالم هزاران جانور
 شکرمه گوید خدا را رفته
 حمد می گوید خدا را عند لب
 همچنین از پشه گیری تا بپیل
 پس کن ای دون بت کوزه زبان
 دان نداری میوه مانند بید
 زردی رو بهترین رنگهاست
 ایک سرخی بر رخ کان معشت
 اگر نذار دصبر نهینان جان جس
 جامه شونی کرد خواهی ای فلان
 قاشی کان از قناعت و رگفت
 حبه این گریه بید سر نهید
 این همه غمها که اندر سینه است
 آن نماند هیچ کن چون است
 حاش بعد طمع من از خلق نیست
 از طمع هرگز نخواهم من فسون

اس
 اس

چون نمی پاید دمی از وی
 میزید خوش عیش بی زیر و زیر
 بر درخت و برگ شب ناسفته
 کاغذ و زرق پرست ای محب
 شد عیال الله و حق نعم تعیل
 تاکت باشد حیات جاودا
 کابر و بیرون پنهان سفید
 زانکه اندر انتظار آن نقاست
 بهر آن آمد که جانش قنعت
 کیمیا را گیر و زر گردان تو مس
 روگردان از محله گاه و آن
 آن ز فقر و قلت و دقان جدت
 وان گنج و زر بهمت می جهد
 از بنجار و گرد باد و بوداست
 اینچنین شد و اینچنان سواست
 از قناعت در دل من عالم نیست
 این طمع را کرده ام من سرنگون

باب پنجاه و ششم در طمع

صاف خواهی چشم عقل و سمع را اگر ترا زور طمع بود مال	بر دران تو پیر دماست طمع را ز دست کی گشتی ترانه و صنف حال
---	--

باب پنجاه و هشتم در حسد

جہانگیر علی خان

سید محمد انور علی صاحبزادہ

کافران همچون شیطان آمده
صد هزاران نفس بدآمخته
اکثرین خوشان بر شستی آن حسد
از آن سگان آموخته صید و حسد
و آن بنی آدم که عصیان یافته

جان شیطان نشاگرد شیطان شد
دید که عقل و دل بر دوخته
آن حسد که گردن ابلیس زد
که سخاوت خلق را ملک ابد
و در حسود می نیز شیطان گشته

باب پنجم در عدد و شیطان

طفل جهان از شیر شیطان باز کن
 تا تو تار یک و لول و تیره
 جان بابا گوید تالینس هین
 همچنین تالینس بابا یاست کرد
 در گلو ماند خن او سالها
 مال مار آمد که در روی نه است
 مثل خن باشد چه هست کی ثبات
 گر بردالت حد و پیر فطع
 هر که دید آن مال خن سجد کرد
 چونکه برگردد از آن ساجدش
 جان فدای آن بر آید غیر
 چند نگار منی بر راه عام
 بیشتر رفعت و بر یکاست و ز
 کاست این بودست از وقت لاد

بعد از انش با ملک انهار کن
 دان که با دیو نسیین بمشیره
 تا بدم بغیر سیدت دیو لعین
 آدمی را این سیرخ مات کرد
 چسبست آن خس مهر جا و مالها
 وان قبول سجده خلق از دست
 در گلویت مانع آب حیات
 زهرنی را برده باشد زهر نه
 سجده افسوس میان با او بخرد
 داند او کان زهر بود و موبد
 کفر مطلق دان و تو میدی زخیر
 کلام جستی بر نیاید هیچ کام
 تو بجد در صید خلقا کنه
 صید مردم کردن از دام و داد

بکھو

نہ

۱۰۰ قولہ طغی
 جان بزم شہسوار است کہ بہ
 طغی شیر خوار شیر نے کہ می نوش
 فصلت آن زن در دواثر کہ نہ
 سے فراہم نہ خصال مرشدگان جہل
 جدا کرد فضائل ۱۲ طغی قولہ
 کن کوخاست یابی ۱۳ طغی
 مال بار در حدیث شریف ۱۴ مال
 کہ مال میت فی الحدیث ۱۵ مال
 از دہا سے تربت ہیں نہ مال
 بار تربت چندیں اعانت ۱۶ طغی
 بار تربت چندیں ۱۷ طغی

[illegible]

[illegible]

چونکه ویران کردند برین عالم او
هر که حبت از دم شیطان برد
تا آنکه این شیطان عدو جانست
یا نه شیطان گله بان شقیاست

برون

پس گفت ای برحق منم که
رست از قید دوعالم وقت لازم
دوام در فکر است ایمان تست
باز است سلطان یا سببان اولیاست

باب پنجم در شرح طاعت

بے دشمنی

آدمی را هست در هر کار دست
ما خلقت الجن و الإنس مخلوق
ذوق دارد هر کس در طاعت
مادرین و پلین قاضی قضا
که بلی گفتیم آن راز امتحان
این نماز و روزه حج و جهاد
این زکوة مال و ترک این حسد
فضل و قول اظهار سترست ضمیر
بر مصلی مسجد آمد هم گواه
ایست گواهی حسیست اظهار زبان
فعل قول آمد گواهان ضمیر
تذکیه باید گواهان را بدان
بر این آورد مایزدان برون
چون تومی بینی که نیکی می کنی
چونکه تقصیر و فساد می میرود

۱۰

پیشہ پائے گزرا ہندو

لیک آن موصو این قدرت است
جز عبادت نیست مقصود از جهان
الاجرم تشکیک از وی ساعتی
بر دعوی استیم و ^وصلای
فعل و قول باشد دست او عیان
هم گواهی داد است از عقد
هم گواهی داد است از سر خود
هر دو پیدای میکنند ^{از} شتیر
کو همه آمدن از دور راه
خواه قول و خواه فعل غیر آن
زین دور بر باطن توانست لال گیر
ترکیه اش صدیقی که موقوفی این
ما خلقت الانس ^و الا یجدون
بر حیات و از حیات بر می زنی
آن حیات و ^و موقوفی نهان می شود

۱۔ قولہ بآب شریان
 گندہ غریب و غریب سے
 ہجیان از آغوا کے بلبلین
 میکند و در از سلطان
 تاجید معانی سست یعنی
 درستی کے درستان
 غور از آغوا کے سلطان

12-6

5

202

19

مجلس

11

95

152

15

12

[illegible]

دست کوراند سجده شد برین
چشمیت جیل اندر با گردن هوا
خلق در زندان نشسته از همت
خسته شمع شعله نثار از همت
لا نظیر فی هوا کس سبیل
لا ملین طوع الهوی مثل الخشیش
گوش هر بند از هرل و دروغ
هیچ و از روز ز غیری بر نشت
سال بیکه گشت و وقت گشت
روز بیکه لاشه نک دره دراز
بینها کس حوی بد محکم شده
رگم در زیر درخت تن فدا
هین و هین ای راه برو بگاه شد
این دور روز که روزت است
از نقد سخنی که مانند ست بار
تا فر دست این جیل غ باگر
هین گو فر که فردا ما گذشت
عمر تو مانند همیان ز رست
در زمانه مر ترا هر چند
آن کی یارانی دیگر غت مال
مال ناید یا تو بیرون از قفس

جز بامرونی یزدانی متین
 کلین بود آشفته صغری مدح در
 مرغ را پر با بستانه از همت
 رفته از مستور باین عازر همت
 مرغ جناب الله نحو السابیل
 ان ظیل العرش اولی من عرش
 تا به بینی شهر جان با فروغ
 بیچکس ندود تا چینی محاکم
 جز سپهر رومی و فعل نشت فی
 کار که ویران عمل رفته ز ساند
 تقویت بر کردن آن گمشده
 بایدش بر کند و بر آتش نهاد
 آفتاب عمر سوئے چاه شد
 یرفشانی بکن از راه جود
 تا بروید زمین دود عم دراز
 همین قیاس ساد و روغی و دوز
 تا بکلی نگذرد ایام کشت عمر
 روز و شب مانند دینار آسمت
 آن کمی وانی و آن دود و دند
 و آن سووم و نیست آن طغیال
 یار آید یک آید تا بگور سپهر

اللهم اغفر لي ولوالدي ولجميع المسلمين

چون زار و زاجل آید پیش
ناید اینجا پیش هر نهیستم
فعل تو و نیست زو کن ملحق
پس بهمی گفت بهر این طریق
گر بود نیکو باید که سخت شود
عاشقانت در پس ^{از} پرده صبرم
عاشقان عاشقان غیب باش
که بخوردند ^{از} دست ^{از} محبت ^{از} عجب ^{از} جود
وقت صحت با تو یارند و حریف
وقت در چشم و دندان بجای
پس همان در و مرض ایاد
در تمام کار با چندین مکوش
عاقبت تو رفت خواهی تا تمام
وان عمارت کردن گور و محله
بلکه خود را در صف کوری کنی
ناک و گردی و مدفون غمش
گور خانه قشها کن گره
از برون بر ظاهرش نقش و نگار
همچو گور کافران ^{از} پیران
حق ^{از} نه گوید چه آوردی حل
عمر خود را در چه پایان برده

یار گوید از زبان چال خوش
 بر سر گورت نهانے بایستم
 که در آید با تو در کعبه رخ
 با وفا تر از عمل نبود رسیق
 و بود بد در کس زمارت شود
 پیر تو نغمه زمان بین دمیسم
 عاشقان خجسته زده کم تراش
 سالها زیشان ندیدی حبه
 وقت درد و غم بجز حق کواکب
 دست تو گیر و بجز تو باد و نسیم
 چون ایلا آن پوستین کر اعتبار
 جز بکار که بود در دین مکوش
 کارهایت ابر و نان تو خام
 بی بسنگست و بچوب بی لب
 در منی او کنه و فتن من
 تا دست یابد دها از دمش
 نبود از اصحاب معنی آن ستره
 و ز درون اندیشه های ناز زار
 اندر دین قهر خدا عز و جل
 اندرین مهلت که من دایم ترا
 قوت و قوت در چیه فانی کرد

است که از این پویشی‌ها که
از قصد پویشی‌ها که
از قصد پویشی‌ها که
از قصد پویشی‌ها که

۵۱
۵۹

۶۵
 در این کتاب است که بود و گاه
 گاه از این می بیند که عاقل است
 خود را از این می بیند که عاقل است

نیکو ان رفتند و ستمها بماند
 تا قیامت هر که جنس آن بدان
 برگشتار بای ای مست لدم
 هر زمانه که شدی نو کامران
 سیل تیرگان در وجودت لعل است
 روز محشر هر زمان پیدا شود
 دست و پا بد گواهی بایان
 دست گوید من چنین فرودیده ام
 بای گوید من شکسته شدم تا منتهی آید
 چشم گوید کرده ام غمخیزم
 گر به خوابی شکامت از ضرر
 این چنین مشکین که زلف یار است
 علم حق که مو اسباب کند
 این چنین نخل که لطف یار است
 این چنین لطف جو نیل به رفو
 جنداد و چشم پایان بین راد
 هر که و عصبیان کند شیطان شود
 دیو سوزی آدمی شد بهر شر
 تا تو بودی آدمی دیو از بیت
 چون شدی در خوی دیوی تنویر
 سر زلف تو که توان بر آستان

بر لب های تو است سست درام

آید

در خون جان می شود

راه نیست که در میان در راه و در راه و در راه

و از لیکنان ظلم و تعنتها بماند
 در وجود آید بود و رویش بدان
 پست پیشین با فرود او اسلام
 آن دم خوش را کنایه ام دان
 هم بدان تصور چهرت و است
 هم از خود هر یک رسوا شود
 بر فساد او پیشین استخوان
 لب گوید من چنین فرودیده ام
 فرج گوید من بکبر و ستم نهی
 گوش گوید چیده ام سود الکلام
 چشم را اول بند و بایان را نگار
 چونکه بے عقلم این زخمی است
 یک چون از حد بشد سو کند
 چونکه مادر و دم غلش دار است
 چونکه فرعونیم چو س خون شود
 که نمکدار ندان را از فساد
 که سود دولت بیکان شود
 سوی تو ناید که از دیو به تر
 مید و بدومی چشاند و سیت
 می گریز و از تو دیو تا بکار کن
 با چنین صدمت نفعت کا من

با چنین صدمت نفعت کا من

یعنی انسان بجان مال
 معیشت غوازی است
 در دنیا بدان شغول است
 دنیا که در معیشت نیست

در وقت استقامت
 در وقت استقامت

در وقت استقامت
 در وقت استقامت
 در وقت استقامت
 در وقت استقامت

خواب مرده لقمه مرده یار نموده	خواجه خفت و زرد شپ کار شده
انگه تخم خار کار در جهان	مان مان در انجودر گلستان
اگر گله گیر و کیف خاری شود	ورسویار رس و دمار شود
کیمیای زهر راست آن شقی	بر خلاف کیمیا شقی

باب شصت و یکم در عدل و ظلم

عدل چه بود آب ده اشجار را	ظلم چه بود آب دادن خار را
عدل وضع نموده بر خوش	ظلم چه بود وضع درنا موضعی
ظلم آری مدبر جف القلم	ظلم آری بر خوری جف القلم
باین جفا را هم جفا جف القلم	و ان دفا را هم وفا جف القلم
فصل است این خصمهای مبدع	این بود مستی قد جف القلم
ای دریده پوستین یوسفان	گر بدنگه گریگ آن از خوشان
اے که تو از جاه ظلم میکنی	از برای خویش جایی می کنی
این ندانی که پے چه چه کنی	همدلان چه عاقبت خود افکنی
گرده خود چون کرم پیله برتن	بهر خود چه می کنی انداز کن
جایه میطلب گشت ظلم ظالمان	انچنین گفتند جمله عالمان
هر که ظالم تر چشمت با بول تر	عدل فرمودست بدتر را بتر
ای زنده بے گنا مان رفقا	دینعلای خود می بینی چرا
مرضیفان را تو بے خصمی مد	آزنی از جبار نظر شد بخوان
اگر تو پیله خصم تو از تو رسد	نکست جزا طیر آبا بنیلت رسد

این قول خواب مرده
 کندی دیون لقمه مرده
 خوردی غفلت از طاعت
 از زنده و شیطانی بر تو
 سلسله گردید و عقل ترا
 بجاست برده ۱۲۰
 در عدل و ظلم
 ظلم آری یعنی در روزگار
 از ظلم و عدل از خود جفا
 نوشت شده است
 خط و امده برین از جویبار
 که پاسبان ظالم را جفا
 و اقتساب از ظلم جفا
 و اینچه در حدیث
 آمده است جف القلم
 جفا بگویند

آئندہ از پنجہ بسے سر ہا بکوفت
ہست دنیا نصیب ^{چھوٹا} نہ کر دکاہ
تو میرا چون بڑہ دیدی بی شبان
کے کم از بڑہ کم از بڑہ غالم
حاشی ^{۲۵} فارم کہ ملک شمس می نبرد
سر و بودان با دنیا گرم آن حکیم
گر طحیفے در زمین خوابد امان
گر بنالد آسمان گریان شود
تا دل مرد خدا نامد پردد
صد ہزاران شہر رخشم شہان
خشم مردان خشک گرداند سحاب
خشم و مکرو ظلم تو اندباد
گر چہ خوی آن عوان بہت اسخدا
سگ ہمار چسبہ بر مسکن کند
گر خبر آید کہ شہ جبرئے ^{مختص ہوا و بخار و بخار} سہاو
در خیم آمد کہ ششم رحمت نو
ماتے در جان اوافتہ از ان
ابن عوان در حق بغیری سود شد
رحم ایمانے از دوبریدہ شد

یہ
ہو

۱۰۰

همچو خنجر و پیکر کش یک فوت
 قهر بین چون تهر کردی اختیار
 تو گمان بیدی تدریم با سیاهان
 که نباشد عارض حسن از دنیا دم
 داند او باد که که بر تن من وزد
 نیست غافل نیست غافل ای سقیم
 غفل افتند در سپاه آسمان
 و دیگرید چرخ یارب خوان شود
 بیج قوسه را خدای سوار کند
 سر نمون کردست ای بدگرما
 خشم دها کرد عالمها خراب
 فضیل و عقل تو ز ما کوتاه باد
 که چهاره خلق را خواهم بلا
 تا تواند خشم بر انگیزد
 بر مسلمانان شود او وقت شای
 از مسلمانان فکند از اجود
 صد چنین او بود ما و در جوان
 یک اندر حق خود درود شای
 کین شیطان بر وجه پدید شد

ہرگز رانہ سے نکو باشد برینست
ہر کسی کو شمعیتہ دل باشد شکست

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجلس شورای اسلامی
وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی
کتابخانه ملی

[illegible][illegible]

وہابیوں کی طرف سے لکھی گئی ہے۔

شخصی و عمومی

سن یدم در جهان جستجو
در عدد و پاشید پهل جان جست
وز گرد و دست کینش کم شود
تو هم از دشمن چو کینه می کشی
آن بد اوت اندر و عکس هست
و آن گنه در تو عکس مجرم هست
عالمی رشتت اندر و رویت اندر
چونکه قبح خویش پیدی ای حسن
در پی خوش باش یا خوش فرست
دلگداز فضل و زجب گدی فن
بش بد نگه صورت خوب نکو
مرد بود و صورت حقیر نا پذیر
صورت ظاهرت نا گرد و بدان
چند بازی عشق با نقش سیر
صورتش پیدی ز معنی غافل
بار از غوی خسته شدی
خارین زمان هر چه غوی پرست
تو به کلین وصل کن این خاها
تا که تو را دشت ناز ترا

بیج اہلیت یہ از خود نکو
 کہ با حسان ہیں و گشت دوست
 زانکہ احسان کینہ را میہم شود
 ای زیوشش غلط در ہر شش
 کہ صفات قہر آنجا شستفت
 بایہ آن خواری ز طبع خویش
 کہ ترا از صفیہ آئینہ بود
 اندر آئینہ بر آئینہ وزن
 خودی زیری کل و تو عن ہم بین
 کار کند بہشت و از دو خلق حسن
 با اتصال ہنر نہ زو یکسو
 چون بود نقش نکو در پاش ہر
 عالم حسے ماند جا و دان
 بگذر از نقشیں سہ و آب جو
 از صدق در راگزین گر عاقلی
 حس نہاری سخت بحس آمدی
 پا ہار پاسے خارا خردت
 وصل کن با نامہ نور پاژ راو
 وصل و گلشن کند خاہ ترا

[illegible]

لب بند و کف پیر از زر بر کشتا
ترک شهوتها و لذتها سخت
این سخا شایسته از هر شرف
می برد شاخ سخا ای خوب گیش
آن ثنوت بخشش بی قلت
گفت پیغمبر که دائم بهر پند
کای خدایا منفقان را سیر دار
کای خدایا مسکینان در جهان
گر نماند از جود و در دست تو مال
هر که کار در گردانبارش هستی
و انکه در انبار ماند و صر فیه کرد
عقل مغل از دست دگر و ن در گین

بغل تن بگذار و پیش او سجده
 هر که در شهوت فروشد بخت است
 وای او که کف چنین شاخ میشت
 مژ تر ایالاکشان تا حاصل خویش
 پاکبازی خارج هرگز است
 دو فرشته خوش منادی میکنند
 هر دم شان را عوض ده صد هزار
 توده الا زبان اند زبان
 که کند فضل آفت پایال
 لیکش اند مزرعه باشد می
 ممتد و موش حوادث باک خود
 بخت خود را با بزرگ خوش

اس شخصیت چہارم دراب

از ادب پر نور گشتن تا این فنک
از خدا جویم تو سیق ادب
بی ادب تنها ز خود را داشت بد
مانده از آسمان در می رسید
در میان قوم موسی چند گس

از ادب مخصوص و بار اندام
بی ادب محروم گشت از لطف رب
بیکه آتش در هم آفاق در
بی شری و بیج و بی گفت شنید
بی ادب گفته کو سیر و عدل

سلسلہ
 تشریح و تفسیر
 کتبہ دہلی و راجستھان
 سنگا سنگت اور سنگت خوار
 زمین سے لے کر آسمان تک
 ہر سنگ و پتھر اور
 ہر شے کی زندگی
 ہر شے کی روح
 ہر شے کی جان
 ہر شے کی عقل
 ہر شے کی حس
 ہر شے کی قوت
 ہر شے کی کرم
 ہر شے کی جود
 ہر شے کی کرم
 ہر شے کی جود

[illegible]

باز شد از صاحب رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم

دل ننگداید ای بجا صلمان
پیش اهل دل دب بر طنبست
همچنان که گفت آن یار رسول
آن رسول حجتی وقت نثار
آنچنان که بر سرست مرغ بود
تو نیاری هیچ جنبیدن جا
دم نیاری زده بندی سرقه را
و رست شیون بگویداتو تر

در حضور حضرت صا حیدلان

زانکه دل شان بر سر طنبست
چون نبی بر خواندی بر این فضل
خواستی از ما حضور و صدوقا
کز فراتش جان تو لرزان شود
تا نگردد مرغ خوب تو هوا
تا نیاید که بسپرد آن هما
بر لب انگشته نهی بینی خمش

نماز

پیش

حیرت آن مرغ خاموشت کند
بر نه سر دیگر در جوشت کند
سر پوش

جز خضوع و بندگی و اضطراب
پیش بنیایان کنی ترک ادب
حق چو عیسا را معرف خوانده است
گفت ریشما هم و مجو هم کرد کا

اندر آنحضرت ندر و اعتبار
نار و دوزخ را از این گشتی حطب
چشم عارف سومی بیجا مانده است
که بود غماز باران سبز زار

باب شصت و پنجم در کبر و عجب

چند حرف طمطراق و کار و با
کبر زشت و از گدایان زشت تر
چند دعوی و دم باد و پروت
خلق را طاق و طرم عارفتیت
از پی طاق و طرم خواری کشند

کار و بار خود ببین شرم دار
روز سرد و برف انچه جامه تر
ای ترا خانه چو بیت لعنکوت
امر اطاق و طرم ما نهیست
بر امید عز و در خواری خوشند

تغییل از این کلمات و معانی
است یعنی هر چه در پیش
صوت حسب اتفاق خیال
کس نشنیده آن شخص خیال
اینکه این مرغ خوب چه بگوید
چند خجسته و در یکس از جمله
خجسته و در یکس از جمله
خجسته و در یکس از جمله

در این کتاب
بسیار از این کلمات و معانی
در این کتاب
بسیار از این کلمات و معانی
در این کتاب
بسیار از این کلمات و معانی

در این کتاب
بسیار از این کلمات و معانی

نواح گزشتی خود را بشناسی
 ز لبت آدم را شکم بود و ماه
 لاجرم او زود استغفار کرد
 خود چه باشد پیش نور مستتر
 گوشت پاره البت گویای او
 مسیح او آن وقت پاره استخوان
 از منی بودی منی را داد گذار
 که کف و او قفس سبز آگنده
 باد را بشکن که کس فتنه
 غدا را آن باد را شکبار بود
 کبرزان هر چه همیشه جاه و مال
 مال چون رستنی آن جاه اند و
 دان تو را باد را دیدن
 خواص با آن از منی و از سر

همچو بر خشت از درد و غم غمخوار
وان البیسن از تکبر بود و جاه
وان بصیر از توبه استکبار کرد
کز من است بر افتخار بهوش
پیه پاره منظر خستیمینای او
مدکش و قطره خون بینی بجای
ای پایدار آن بوستین ایاد او
طوطی که در جهان افکنده
پیش از آن گشت بکنده و همچو
یار خود پنداشتند اغیار بود
کز سرگشت گفتم را کمال
سایه مردان زیر دامن دور
گور گردمانه ورده و وارده
سردی جو کم طلب کن سردی

پنجت و ششم و آفتاب

آنچه نصیب میکند با جاهلان
سوی من یکبار است این پنجاه است
مردم از شهوت علفست فوج
هر صفت خلق درین هم از یک است
بج و شماع اینهاست با اگر

انصاف کی کن صدرا سلطان
درم و شہر بار و نفست است
در پاست پست و خست
نیک و نیک و نیک و نیک
باز گوید و گفت و گو

۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

16.000

کتابخانه شخصی حضرت آیت الله العظمیٰ الخوئی (مد ظله العالی)

10

Building a Sustainable Future

100-443887-100

[illegible]

چونکه گشتی بیج از سندان مهرس
بست الوهیت روانی و اقبال
نصیب کاف ز رویت محبت
تراج از ان اوست زان ماکر
عقده قست این بر طایفه
خویش اعراب کن از فضل فضا
چون که خدای شکستست و نیاید
بیشتر از اصحاب محبت الهی
بار خود بر کس مننه خویش نه
چونکه کرد ابلیس خود با سروری
سروری چون شد داعت از ایم
شاه را باید که باشد خوی رب

به صلاح از قهر سلطان گیرد
 بر که بدو باشد بر و گرد و عیال
 عین مغرور گشت نامش مست
 و لے او کنه حیدر خود وار و گذر
 کاشترکت بایر و قد و سیست
 تا کند هر دم تر از حمت بر دل
 دیرکی بگذرد با گولی پسا^{حق}ز
 تا ز شتر فیلسوفی و او هست
 سروری را که طلب در ویش بر
 دید آدم را تحقیق از نه خری
 هر که شکست شود و خصم قدیم
 رحمت او سبق دارد بر غضب

باب بیست و نهم در معنی و مسمی و مفعول و مستعمل و مستعمل

سبق رحمت عظیمه بسیار است انما
بنندگان دارند لابد خود را
آن رسول حق تبارزه سلوک
فی غضب غالبند تا تیرد و یو
فی صلیت مفتش و از نیز
خیر کن با خلق بهر این دست
آنکه سر را بشکند و از غلغلو

لطافت غمناک بچ و در وصف خدا
مشکهاشان بریزد آب جوی او
گفت الناس علی دین الکریم
بی ضرورت چون کند از هر دو
که شود وزن رو سپی زبان گزین
تا بیا بی با حسرت جان خودت
ز هم حق و خلق ناید سوی او

عشر

مجلس شورای اسلامی

از مشایخ و کاتبان
مکتب اعلیٰ دارالعلوم دیوبند
در شهر دیوبند

از الحاح فضل و برکت
مقدور شد که بعد از یک
روز در روز یکشنبه
در روز یکشنبه

است و این کتاب در دست از صاحب
خود و این کتاب در دست از صاحب

۴۶ در علم و شجاعت

[illegible]

فصل في بيان ما يجب من العلم بالدين

اینکه در این کتاب

هم مدو گر هم سقا هم حائکے
هر کسے کاے گزیند ز افقار
یار یارین دیگر ^{نایاب} کسے دہد
چون دلیل آری خیالش بیشد
تیغ غازی دزور آلت شود
ہست بالبلہ سخن گفتن جنون
صد ہزاران یار را از ہم برید
ہست سہرولایکی بنید عظیم
گرچہ آید ظاہر از ایشان جفا
گوش براسرارشان باید گماشت
عقل باید کونیا شد بد گمان
ہست واگشت ہنای با خدا
کہ مسلمان فتنش باشد مید
کہ بگید اتی از و یکبارہ رو
طمع در آب سیو ہم بستہ ام
رحم سوی زاری آید ای فقیر

بمعون خدا خواهد که مان یار می کند
 داغ دل آرد که در میب سلطان درو
 ای مشک چشمی که آن گریان است

۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰

[illegible]

این باشد که اگر چه در پیشانی زانو عین
 صادر شود و اگر چه در پیشانی زانو عین
 نخل استاده کرده و حکم کن که گوش
 نمودار است و گوش کن که گوش
 شمرده ای ام ترجمه این شهرت
 م اندون از علم خال دارو
 قولم چون نصرت می یابد
 فوق است نصرت عبارت از

۶۸- دفعہ دہلی

حالت ابتدای حالت
ناری تغییرات حالت
انتیپایست لنداسین فرود
کر آگت ناری هم نزدیک
کو قطره از

مقبول
نارای اعلیٰ است
و در حدیث
سید الشک
نویسند

سکه زرین چاه با شش سکه
سکه نقره ان برنج بود
سکه زرین چاه با شش سکه
سکه نقره ان برنج بود

آخر هر گریه آخر خنده است
ای تنک آن کونکو کاری گرفت
هر کجا آب روان خضرت بود
ناکلام در آن غمناک ز اشک است
پیر گریه آدم آمد بر زمین
آدم از فروس از بالا ای غمت
گر ز پشت آدمی وز صلب او
دانش در آب دیده نقل ساز
توجه دانی ذوق آب دیدگان
گر تو این بان زان خالی کنی
اشک کان از بهر او بارند خلق
تالم آردا نا لها خوش آیدش
پیر که باشد شاه دروش را دوا
چون نضرع را بر حق قدر است
هنر امید اکنون میان رحمت
کبر آبرو کند شاه مجید
اشک می بارد همی سوز از طلب
تا تگرید کودک حلوا فروش
چون بگردید او بجهت رحمت
رحمت موقوف آن خوش گویاست
ز امر حق و کجگو گشت خوانده

پیشتر

کتابخانه ملی افغانستان
کابل

مرد آخرین مبارک بنده است
 روز را نگذاشت اوزاری گرفت
 هر کجا اشک و آن رحمت بود
 اشک دم باشد دم تو به پست
 تا بود در میان و نالان و حزن
 با منی ما جان از برای عذرت
 در طلبت باشم و هم در طلب او
 بوستان از ابرو خورشید است تا
 عاشق نانی تو چون نایب گلستان
 پر ز گوهر های اجلائی کنی
 گوهرست و اشک نپا ز خلق
 از دو عالم ناله غم بایش
 گرچون ناله نباشد بنیوا
 وان بهاکا خجاست ای کجاست
 خیر گزیده و دائم نیست
 اشک در وزن با خون شهید
 بهیچ شمع سربیده نیم شب
 بکمر بخشایش نمی آید بخش
 آن خروشد و بنوشد نعمتم
 چون گریست ز بحر رحمت جغت
 چون سیر بریان چرخند آن ناله

[illegible]

گفت فلکیگو اکثریہ اگر گوش دار
ذوق خندہ دیدہ ای خیر خند
روشنی خانہ باشی ہچو شمع
چون جہنم گریہ آرد یاد آن
خند ما در گریہ آمد کہ تہم ^{نہ}
تو کہ یوسف نیستی یعقوب باش
اشک خواہی رحم کن بر شکبار
سین ^{سین} ان این صل ای صل جو
ہر کجا درودے دوا آنجا رود
ہر کجا وہب در تہ پیر در دتہ
ای یورینا اشک من در یاد
دیدہ بر دیگران نوحہ گرے
زابر گریان شاخ سبز و تر شود
گر نباشد برق دل ابر و چشم
کے بر وید سبزہ ذوق وصال
کی گلستان راز گوید با چین
کے چنارے کف کشاید در دعا
کی شکوفاستین پیر نثار
کی فرد و دلالہ راج ہچو خون
زاری و گریہ عجب سرمایہ است
گفت ادعوا اللہ بزار می ہاش

تا بیزد شیر فصل کروکار
فوق گریه بین کہستان
گرفتاری تو همچون شمع
پس جہنم خوشتر آید از جہان
گنج درویرا ہما جو سلم
ہمچو او در گریہ و آشوب باش
رحم خواہی بر غنیفان رحم آر
ہر کردار دوست او بردست گو
ہر کجا پستیست آب آنجا رود
ہر کہ او آگاہ تر بخ زرد تر
تا تبار دلیر نہ پیا بدست
مدتے بنشین ویر خود میگریں
زانکہ شمع از گریہ روشن تر شود
کے نشیند آتش تہدید چشم
کے جوشد چشمہ آب زلال
کی ہفتہ عہد بندگی با ستم
کے درختے سرفشان در ہوا
برفشان گیر دایام بھار
کی گل از کیسہ برآرد از برون
رحمت کلی قوی تر دایہ است
تا جوشد شیر مای مہر باش

۴
فصل پنجم در بیان فضیلت و کمالات حضرت علی علیه السلام

[illegible][illegible]

بیت الحکمت و علوم
بنی بنیاب کبریا
عزت و کبریا
قوله

و عورت زار نیست روز و پنج با
نعره مؤذن کہ حی علی الفلاح
تا نگرید ابرہہ کے رخ و چمن
طفل یک وزہ ہمید اندر طریق
تو نید انی کہ دایہ دایگان ؟
گریہ ابرہہ است و سوز آفتاب
گر نبودے سوزہ مهر و اشک ابرہ
کے بدمعشور این ہر چار فصل
آفتاب عقل را در سوزہ دار
گریہ با صدق بر جانہا زند

[illegible]

603-49

زاهدے را گفت یاری در عمل
گفت زاهد از دو بیرون نیست چال
کر به بنید نور حق خود چه غمت
ویر نخواهد دید حق را گو برو
غم مخور از دیدگان علی بی تر است

[illegible][illegible]

گزنداری تو دهم خوش در دعا
آرزو میخواه یک اندازده خوا
در حدیث آمد که مومن در دعا

۱۲۳۴۵۶۷۸۹۱۰۱۱۱۲
 ۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰۲۱۲۲۲۳۲۴۲۵۲۶۲۷۲۸۲۹۳۰۳۱۳۲۳۳۳۴۳۵۳۶۳۷۳۸۳۹۴۰۴۱۴۲۴۳۴۴۴۵۴۶۴۷۴۸۴۹۵۰۵۱۵۲۵۳۵۴۵۵۵۶۵۷۵۸۵۹۶۰۶۱۶۲۶۳۶۴۶۵۶۶۶۷۶۸۶۹۷۰۷۱۷۲۷۳۷۴۷۵۷۶۷۷۷۸۷۹۸۰۸۱۸۲۸۳۸۴۸۵۸۶۸۷۸۸۸۹۹۰۹۱۹۲۹۳۹۴۹۵۹۶۹۷۹۸۹۹۱۰۰

۱۰۰
 قول در این باب
 از بابی دعا و تاج
 اسرار و انوار است پس

و فرخ از وی هم امان خواهد بخت
 و فرخ از مومن گریزد و آنجنان
 زانکه گوید و فرخ ای مومن تنور
 این باد دست این راه نیاز
 ای اخی دست از دعا کردن
 هر که رادل پاک شد معتزال
 پس بهیض حاجت محتاج زو
 آن چنان کن که دانهام ترا
 کان دعای شیخ نی چون هر دعا
 چون خدا از خود سوال و کند
 آن دعای بنخودان خود دیگر
 آن دعا حق میکند چون اوقات
 راه کن در اندرونها خویش را
 گیمیا داری دوی پوست کن
 چون شدی زیبا بدان زیبا کی
 و خطه مخلوق نه اندمیان
 بندگان حق حسیسم و مرد با
 مهربان بی رشتو مان یاری گران
 این بخوان این قوم ترا ای مبتلا

که خدایا دور دارم از فیلان
 که گریزد مومن از دفرخ سبحان
 برگذر که نور تو نارم بود
 تر کنارش گیر و با آن ره بسا
 با اجابت بار و لویت چکا
 آن دعایش میرود تا ذوالکمال
 تا بجو شد در کرم دریای جود
 در شب و در روز ما گوید دعا
 فانیست گفت و گفت خدا
 پس دعای خویش را چون کند
 آن دعا ز نیست گفت و آو
 آن دعا و آن حاجت از تحت
 دور کن در اک عقل اندیش را
 دشمنان ازین جناعت دست کن
 کور ما نروح را از بسکس
 بخیر زن ان لا به کردن چشم و فغان
 خوی حق دارند در اصلاح کا
 در مقام سخت و در روز گران
 هین غنیمت دارشان پیش از بلا

در این دعا که در این کتاب است

نه همه ملک جهان دون دهند
 صد هزاران ملک گوناگون دهند

این دعا که در این کتاب است
 از بابی دعا و تاج
 اسرار و انوار است پس
 ۱۰۰
 قول در این باب
 از بابی دعا و تاج
 اسرار و انوار است پس

این دعا که در این کتاب است

کیش ییا بم مار بستانم اذو
من زیان بند اشتهم آن شود
وز گرم می نشنود ویزد آن پاک
بند حس از چشم خود بیرن کنید

باب مفہوم و مفاہیم

پنبه آن گوش سرگوش سرست
بی حس بی گوش بی فکر نشوید
سیر بر زمینست تول و فعل ما
زان سو حس عالم توحید دان
حس خشکی دید که خشکی بزا
چونکه عمر اندر رو خشکی گذشت
سیر جسم خشک بر خشکی قباد
آب حیوان از کجا خواهی تو یافت
حس دنیا نردبان این جهان
صحت این حس نه معموری تن
صحت این حس بگوید از طیب
گوش جان چشم جان جبر اینست
شاه جان مر جسم را ویران کند
سازد اسر فیل روزی ناله را
انبار را مردرون هم نمهاست

تا مگر دو این کر آن باطن کست
تا خطاب ارجی بر لبش نمود
سیر باطن هست بالائے سما
گر یکی خواہے بدان جانب آن
عینے جان پای در دریا نہاد
گاہ کوہ و گاہ دریا گاہ شست
سیر جان پا در دل دریا نہاد
موج دریا را کجا خواہی شکافت
حسن نیست نزد بان آسمان
صحت آن حسن ویرانی بدن
صحت آن حسن جوید اوجیب
گوش عقل و گوش حس میں مفلس
بعد ویرایش آباد آن سکن
جان مہر و سیدہ صمدالار
طالبان را زان حیات بی بہا

آن باغیچہ کے متعلق یہ کہ سب
دعا کی جائے اور اگر ان
دعا کی جائے تو بے خبر
نہ ہوگا۔

۱۰۰
 حاس غلامی مطلق نشود
 باطنی ممکن نباشد و تو چو بدین حکمت
 لذتقلبی بگویم چنان خوش کنی
 ۱۰۱
 ششاد و اندک خوش غلامی با عشق
 ششاد و اندک خوش غلامی با عشق

بدرنگش
موش خاطر کفر فضا
سوزاندا شست تا خطاب
خاطر بی جا شد
کجاست توید و بارش از ارجی کرد

(۱۵)

درد خود را

۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱

بحر

گذشت

باب مقتادو حکیم دینت بدین

تبریز میں پیدا ہوا۔

تبریز میں پیدا ہوا۔

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ایش گوید نیست چو نتودر وجود
آتش گوید هر دو عالم آن تست
اوج پند خلق را سرست خوشتر
گشت آن مشک گدای زندگیت
اوند اندک که شکر از آن را چود
الطف سالوس جان خوش نعمت
آتشش جهان و ذوقش آشکار
هر که داد او حسن خود را در مراد
چشمها و خشمها و رشکها
و شمنان او را ز غیرت میدهند
میخاه لطف حق باید که رخت
آتش آمد این وجود خار خوا
آتش آنگ گل بر پشت تست
میل تو سوی معینا نست و یک
تا تو تن را چوب شیرین میدهی
این شراب این کباب این شکر
قوت اصلی را ز شش کرده
قوت اصلی بشر نور خدست
گر جان باغی بر از نعمت شود
قسمشان خاکست و گردی کنیا
گل خوشگل انور گل بلجوی

در جمال و فضل و احسان وجود
جمله خان مان طینل جان تست
از کبر سر و د از دست خویش
از سجود و از تحیر باس خلق
دیو افکند دست اند آب جو
کتهش خورکان ز آتش لقمه است
دو و اوظا هر شود پایان کار
صد قضا بدسوی و رو نه
بر سرش زین و جواب اینکها
دوستان هم روزگارش میبزند
کوهر از آن لطف برار و اح کنت
مصطفی زک برین آتش سوا
کوشش در تو صید گلزار شست
تا چگل جیبی ز خااری موه یک
جوهر جان را نه بنی قریب
خاک ز کین است و نقشین یی
روح را اند مرض آورده
قوت حیوانی مرا و رانا سوت
قسم موش و مار هم خاکی بود
میر کوئی خاک چون نوشی چود
ز نگار گل خاست و دهم در درو

الحمد لله رب العالمین
بسم الله الرحمن الرحیم
این شعر در وصف جمال و فضل و احسان وجود
جمله خان مان طینل جان تست
از کبر سر و د از دست خویش
از سجود و از تحیر باس خلق
دیو افکند دست اند آب جو
کتهش خورکان ز آتش لقمه است
دو و اوظا هر شود پایان کار
صد قضا بدسوی و رو نه
بر سرش زین و جواب اینکها
دوستان هم روزگارش میبزند
کوهر از آن لطف برار و اح کنت
مصطفی زک برین آتش سوا
کوشش در تو صید گلزار شست
تا چگل جیبی ز خااری موه یک
جوهر جان را نه بنی قریب
خاک ز کین است و نقشین یی
روح را اند مرض آورده
قوت حیوانی مرا و رانا سوت
قسم موش و مار هم خاکی بود
میر کوئی خاک چون نوشی چود
ز نگار گل خاست و دهم در درو

دین باشد و خدا را
 قندهار خاکی است
 قندهار خاکی است
 قندهار خاکی است

دین باشد و خدا را
 قندهار خاکی است
 قندهار خاکی است
 قندهار خاکی است

این دمان خود خاک خواری است
 چونکه خود می و شد آنها لحم و پوست
 هم ترا خاک کے پختہ بر گل میزنند
 هندی و قباقی و رومی و حبش
 مابدانی کان همه رنگ و فکار
 رنگت باقی صیغه اللہ است پس
 ای بدیده لوتهائی چرب خیز
 مرغیست را گو که آن خوبیت کو
 گوید آن دانه بدوس دام آن
 گرمیان مشک تن را جاشود
 آن منافق مشک بر تن می نه
 مشک را بر تن مزین بزل مال

این دمان خود خاک خواری است
 چونکه خود می و شد آنها لحم و پوست
 هم ترا خاک کے پختہ بر گل میزنند
 هندی و قباقی و رومی و حبش
 مابدانی کان همه رنگ و فکار
 رنگت باقی صیغه اللہ است پس
 ای بدیده لوتهائی چرب خیز
 مرغیست را گو که آن خوبیت کو
 گوید آن دانه بدوس دام آن
 گرمیان مشک تن را جاشود
 آن منافق مشک بر تن می نه
 مشک را بر تن مزین بزل مال

لیکه خالی ملا که آن رنگین نیست
 رنگ کمش داد و این هم خاک است
 جمله را هم باز خاک می کنند
 جمله کیز رنگ اند اندر گور خوش
 جمله رو پوشست و مکر و متعنا
 غیر این در لبته دان همچون جرس
 فصله آن را به بین در اب ریز
 بر طوقی نغ و قی آن نغزیت کو
 چون شدی تو صید دانه شد نهان
 روز مردن کند او سپید شود
 روح را در قعر گلشن می نه
 مشک چه بود نام پاک ذوالجلال

باب مقادیر و در مدت نفس

مادر تنها بت نفس شست
 بت سیاه آبرست در کوزه نهان
 آن بت منقوت چون سیل سیاه
 بت شکستن سهل باشد نیک سهل
 صورت نفس اجموعی ای پسر
 هر نفس کر و در هر مکر آن
 صد زبان و هزار باش صفت

مادر تنها بت نفس شست
 بت سیاه آبرست در کوزه نهان
 آن بت منقوت چون سیل سیاه
 بت شکستن سهل باشد نیک سهل
 صورت نفس اجموعی ای پسر
 هر نفس کر و در هر مکر آن
 صد زبان و هزار باش صفت

زاند آن بت را و این بت شست
 نفس مرآب سیه لا چشمه دان
 نفس بتگر چشمه بر شاخ راه
 سهل دیدن نفس اجموعی
 قصه و فرخ بخوان با نهفت
 غرقه صد فرعون با فرعونیان
 نطق و دبانش نیاید صفت

دین باشد و خدا را
 قندهار خاکی است
 قندهار خاکی است
 قندهار خاکی است

در خداست موی عمر آن گریز
 این نفس من هوا بر هم مزن
 بسکه خود را کرده بسند هوا
 ای تو شیری در گن این چاه رود
 شیر آخر گوش در زندان نشاند
 نفس خرگوش بصر در سپر
 ای که خود را شیر یزدان خوانده
 آلت آشکار خود جز سنگ بدان
 زانکه سنگ چون شیر شد کش شود
 چون کند این سنگ بر تو شکا
 آیت تمام جیست آب روی عام
 همین سنگ این نفس ازنده خواه
 آدمی را دشمن نهان بسیت
 دشمن ارچه دوستانه گویدت
 گر ترا قند دهد آن زهران
 آن عجب نبود که میش از گرگ جیت
 گرگ اگر با تو نمساید و بهی
 آنچه گویند نفس تو کا سماست
 تو خلاش کن که از پیغیان
 دوزخ است این نفس و دوزخ اندام است
 هفت دریاه آدرشاد هنوز

ای ایمان راز فرعون می ریز
 کین دو میز ایند محمود وزن
 رکی که را کرده تو از دها
 نفس چون خرگوش خونت می خورد
 ننگ شیر کوز خرگوشی بماند
 تو بقیع این چه چون چرا
 سالها شد با سکه در مانده
 کمتر که انداز سگ را استخوان
 کی سو صید و شکاری خوش بود
 چون شکا بر شکستنی آشکا
 که سگ شیطان لاویا بد طعام
 کو عدو جان تست از دیرگاه
 آدمی با حنمد عاقل کسی است
 دام دان گرچه ز دانه گویدت
 گر ترا طعنه کند آن قهر دان
 این عجب که میش دل در گد است
 همین مکن با ورنه ناید زوبه
 مشغوش چون کار و ضد آمد
 این چنین آمد وصیت در جهان
 کو بد ریایا بگردم و کا سنت
 کم نگردد سوزش آن خلق سوز

ای نفس من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من

ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من

ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من

ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من

ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من
 ای غرور من
 ای کبر من

بند ما بشکست بیرون شد زید
در هر میت پس خلاق گشته شد
ما گیر از ترس بر چاشنگشت
گرگ را بیدار کرد آن کور میش
از دها یک لقمه کرد آن کیج را
خویش را بر استنی پیچید بست
نفست از دهاست او کی مرده
گر بیا بدالت فرعون او
آنگاه او بنیاد فرعون بنهد
کر گشت آن از دها از دست فقر
از دها را دارد در یز فراق
تا فسرده می بود آن از دها
مات کن او را و این شعومات
یار شهوت ما بکش در ابتدا
کان لف خورشید شهوت بزند
میکش او را در جهاد و در قتال

اُڑو ہائے زرشیت نعرانِ مہوشیر
 خندا و کشتگانِ صد پستہ شد
 کہ چہ آوردم من از کسار و دشت
 رفت نادان سوی عزائیل خواش
 سہل باشد خونِ نوریِ حجج را
 استخوانِ خوردہ را در ہم شکست
 از غم بے آلتیِ اسرودہ است
 کہ با مرادِ مہی گشت آب جو
 راہِ صد موسی و صد ہارون زند
 پستہ گردوز مال و جاہ صقر
 ہین مکش اورا بخورِ شید عراق
 لقمہ آونی چو او یا بد نجات
 رحم کم کن نیتِ اوزا ہل صلوات
 ورنہ انیک گشت مارت اُڑو ہا
 آن خفاشِ مردہ ریگت پندند
 مرد وار اللہ بخیر نیک الوصل

بافتن سواد و سوم در آفت شهوت

آفتاب این درهوا و شهوت
بنده شهوت ندارد و خلاص
عاقبت بینی نشان نور است

ورنه اینجا شربت اندر شربت
خیر بفضل ایزد و العوام خاص
شہوت خاکی حقیقت گویست

۴۰
 گریه بیانی اگر نفس را
 سلمان فرعونی چل گردد
 دستان خود که از حکم او بگری
 دستان گردد و بختان گری
 و بر بادان گردد و خود می
 اختیار کند راه خود می
 اختیار کند راه خود می
 و بر بادان گردد و خود می
 اختیار کند راه خود می
 ۴۱
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۲
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۳
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۴
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۵
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۶
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۷
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۸
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۴۹
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد
 ۵۰
 بیخیز از دامن خاک
 بجزایمانی که گریست و اگر گری
 بشیر را مال و جاد چل گردد

دین عالم است
بر سر دوا
شسته بخیتم
الزمان از اعمال
است باین جور
پنهان مدینه
مجلسی بر سر
کتابخانه انجمن

دستور این غلبه می شود
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر

این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر

این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر

این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر

از آتش شهوت نسوزد این
 اگر در خمر گیر و سوی راه کش
 این جمل خمر را و دست از روی برد
 اگر یک دم تو بغفلت و اطمینش
 تار بیر و نه آب بفسد
 چکش این تار را نو خد
 تار شهوت می تیار باد باب
 تار شهوت را چه چاره نو درین
 تار تار نفس چمن نمرد تو
 رستم آه چار و سبالت بود
 چون براندی شهوت پرت بخت
 پر گدازد چنین شهوت مران
 خلق پندارند عشرت کنند
 زان عوان مقتضی که شهوت است
 دم این است و نفست شهوت است
 شهوت ادا که دم از تن
 چون نه بندی شهوتش از غریف

باقیان را برده تا نفس نه بین
 سوی هبانا رخ ره انا خوش
 زانکه میل و دست سوی سبز نا
 او روز و فرسنگها سوخته شیش
 تار شهوت تا بد و زخ می برد
 نو را بر آسمان اسرار اوستا
 زانکه دارد طبع دوزخ در عذاب
 نور کم از طغیان نار انگار فرین
 وار به این جسم همچون خود تو
 دام یا گیرش یقین شهوت بود
 نگار گشتی دان خیال از تو گر نیت
 تپه بر سبالت بر و سوی جان
 بر خیالی پیر خود بیم کنند
 دل اسیر حرص و آوافت ست
 زین سبب پس پس بود آن خود پیر
 ای مبدل شهوت عقیش کن
 سر کند آن شهوت از عقل شریف

حکایت

آن یکی با شمع بر گشت روز
 بونفصولی گفت او را کای فلان
 بین چه میگردی تو جوایان با چراغ

گردید زاری دلش با عشق پیروز
 بین چه میگردی بسوی هر مکان
 در میان روز روشن چیست لایع

این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر
 این غلبه را به شکر

گفت مبعوم بحسب آخره
گفت هست از مرد این بازار پر
گفت خواهم مرد بر جاده دوره
این مرد اندامها صورت
وقت خشم و وقت شهوت مرد کو
کو درین دو حال مردی در جهان
ترک خشم و شهوت و حرص آوری

که بود حسی از جهات او دی
مردانند خراش دانه حر
در ره خشم و جنگام شره
مرد نه ناسند و کشته شهوتند
طالب مردی دو اتم کو بگو
تا فدا کنی او کنم امر و ز جان
هست مردی و رگ پیغمبری

حکایت

گفت استاد احوال را کانداز
گفت احوال آن دو شیشه مرگم
گفت استاد آن دو شیشه نیست
گفت ای استاد مرا طعنه مزان
چون کی بنگست هر دو شد خشم
خشم و شهوت مرد را احوال کند
چون غرض بد مهر پوشیده شد
چون دهد قاضی بدل رشوت و آ
عقل ضد شهوت است ای پهلوان

رو بروی آن آرزو شاق آن شیشه
پیش تو آمدم بکن شره تمام
احوال بگذارد و افزون بین شو
گفت استاد آن دو یک درنگ
مرد احوال گردان میلان خشم
در استقامت روح را مبدل کند
صد حجاب دل بسوی دیده شد
کی شناسد ظالم از مظلوم زار
آنکه شهوت می تند عفتش فحش خوان

باب هفتم در چهارم در عقل

عقل با قربان کن اندر عشق دوست
که برده عقل بدتیه اله

عقل را یاری از آن سولیت گوت
عقل آنجا که ترست از خاک راه

عقل و شهوت و خشم و غم

از آن نیت و بیکد و در
چرا باین شیوه پس بران مرد
اطلاق آن نیت بیکد و در
سبب من طالب مردی
عقل و شهوت و خشم و غم
نیت و شهوت و خشم و غم
مردی و عادات نیت و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

عقل و شهوت و خشم و غم

نفس بدار عقل غالب باشد
عقل چون سایه بود حق آفتاب
عقل چون شمع است چون سلطان
عقل کامل را قرین کن با خرد
والله انکه عقل او ماده بود
لاجرم مغلوب باشد عقل او
ای خنک آنکس که عقلش نر بود
میں نکو گفت آن رسول خوش نواز
ناله عقلت جو ہرستان جہ دوزخ
کز کم عقل مباد انگب را
گفت پیغمبر کہ احمق ہر کہ ہست
ہر کہ او عاقل بود او جان ہست
عقل دشنام دہن خدایم
نبود آن دشنام او بیفانہ
احق ارسلاو انہد اندر لیم
ز تمہان بگریز چون عیسی گزیت
گفت رنج احمق تہر خدات
ابتلا نخست کورسم آورد
آن گریز عیسی نے از بیم بود
جہد کن تا پیر عقل و دین شوی
ای بے ریش سیاہ و مرد پیر
شیخ کہ پیر پیغمبر موسفید

سایہ را با آفتاب او چہ تاب
تخنہ بیچارہ در کنجہ خزید
تا کہ باز آید خرد از خوبے بہ
نفس رشتش نر و آمادہ بود
جز سوی محران نباشد نقل او
نفس رشتش مادہ و مضطر بود
ذرہ عقلت بہ از صوم و نمداد
این دودر تکمیل آن شد مقرض
شویش بے آب دارد ابر را
او عذوم و غول رہزنت
روح او روح اور یحان ہست
تا کہ فضاے دارد از فیا ضمیم
نبود آن ہمانیش بے ماندہ
من ازان حلوائی او اندرتیم
صحبت احمق بسنی نوہا کہ خت
ریخ کوری نیست تہر آن ابتلا
احمق رنجبیت کوزخم آوردہ
امین ست و از پے تسلیم بود
تا جو عقل گل تو باطن میں شوی
ای بسی ریش سفید دل چوقیر
معنی این موبدان ای بی امید

عقل بدار عقل غالب باشد
عقل چون شمع است چون سلطان
عقل کامل را قرین کن با خرد
والله انکه عقل او ماده بود
لاجرم مغلوب باشد عقل او
ای خنک آنکس که عقلش نر بود
میں نکو گفت آن رسول خوش نواز
ناله عقلت جو ہرستان جہ دوزخ
کز کم عقل مباد انگب را
گفت پیغمبر کہ احمق ہر کہ ہست
ہر کہ او عاقل بود او جان ہست
عقل دشنام دہن خدایم
نبود آن دشنام او بیفانہ
احق ارسلاو انہد اندر لیم
ز تمہان بگریز چون عیسی گزیت
گفت رنج احمق تہر خدات
ابتلا نخست کورسم آورد
آن گریز عیسی نے از بیم بود
جہد کن تا پیر عقل و دین شوی
ای بے ریش سیاہ و مرد پیر
شیخ کہ پیر پیغمبر موسفید

بیای جان باشد کدایت
چرا دانت و یکجا باشد
دب کجا پیر ان باشد
ناله عقلت جو ہرستان جہ دوزخ

هست آن موی حسیتی او
 چونکه هستیش نماند پیراوست
 هست آن موی سیصف بشر
 کم نشین بر آسپ تومن بد لگام
 از بلبلش او پیر تر خود کے بود
 عقل و دلها بیگمانی عرشیند
 تاج عالمهاست در سودای عقل
 عقل از جان گشت باور اک فر
 لیکه جان در عقل تاثیر کند
 عقل جزوے را در زیر خود گیر
 عقل جزوے عقل را بد نام کرد
 عقل کل گفت باز غ البصر
 عقل باز خست نور خاصکان
 زمین قدم زمین عقل و پیرار شو
 غیر آن عقل تو حق را عقلهاست
 که بدین عقل آورے از اراق را
 آفت مرغت چشم کام بین
 چونکه عقل تو عقیلہ مردست
 ما جرائے مردوزن افتاد نقل
 این آن و مردی که نفسش خرد
 این دو پابسته درین خاکي هر

تازه هستیش نمانده تار مو
 گرسیمه مو باشد او با خود دوست
 فی سفیدی موی اندریش و سر
 عقل و دل را پیشوا کن و سلام
 چونکه عقلش نیست اولاشی بود
 در حجاب از نور عرشی میزیند
 تاج پانہماست این دریا عقل
 روح او را کے شود زیر نظر
 زان اثر آن عقل تدبیر کند
 عقل کل را سازای سلطان زیر
 کام دنیا و مرا بے کام کرد
 عقل جزوے میکند ہر سو نظر
 عقل نراغ استاد گوہر مدگان
 چشم عیب جو ویر خودار شو
 کہ بدان تدبیر بہا بہا شماست
 زان دگر منقرش کنی اطباق را
 مخلص مرغت عقل دام بین
 آن نہ عقلست آن چو مار و کرمست
 آن مثال نفس خود میدان عقل
 نیک پاستیت بہر نیکے بد
 روز و شب در جنگ و اندر ماجرا

عقل
 از بلبلش نماند پیراوست
 عقل و دلها بیگمانی عرشیند

عقل و دلها بیگمانی عرشیند
 تاج عالمهاست در سودای عقل
 عقل از جان گشت باور اک فر
 لیکه جان در عقل تاثیر کند
 عقل جزوے را در زیر خود گیر
 عقل جزوے عقل را بد نام کرد
 عقل کل گفت باز غ البصر
 عقل باز خست نور خاصکان

۱۹۱
 عقل
 از بلبلش نماند پیراوست
 عقل و دلها بیگمانی عرشیند
 تاج عالمهاست در سودای عقل
 عقل از جان گشت باور اک فر
 لیکه جان در عقل تاثیر کند
 عقل جزوے را در زیر خود گیر
 عقل جزوے عقل را بد نام کرد
 عقل کل گفت باز غ البصر
 عقل باز خست نور خاصکان
 زمین قدم زمین عقل و پیرار شو
 غیر آن عقل تو حق را عقلهاست
 کہ بدین عقل آورے از اراق را
 آفت مرغت چشم کام بین
 چونکہ عقل تو عقیلہ مردست
 ما جرائے مردوزن افتاد نقل
 این آن و مردی کہ نفسش خرد
 این دو پابستہ درین خاکي هر

از بلبلش نماند پیراوست
 عقل و دلها بیگمانی عرشیند
 تاج عالمهاست در سودای عقل
 عقل از جان گشت باور اک فر
 لیکه جان در عقل تاثیر کند
 عقل جزوے را در زیر خود گیر
 عقل جزوے عقل را بد نام کرد
 عقل کل گفت باز غ البصر
 عقل باز خست نور خاصکان

۵۶- وقوف
 زانکه عقل را از دنیا بفرمان
 بیاورد که آن عقل حاصل کند که بخوا
 شود بهر صواب نظر از دوا
 امروزم انشا بهت بپرسید
 کرد که در آن علم ایشان
 شده است
 زین سر اگر اندر نفس
 عقل
 زانکه عقل را از دنیا بفرمان
 بیاورد که آن عقل حاصل کند که بخوا
 شود بهر صواب نظر از دوا
 امروزم انشا بهت بپرسید
 کرد که در آن علم ایشان
 شده است
 زین سر اگر اندر نفس
 عقل

زن میخواست و چون خا نکاه
 نفس همچون بی چاره گری
 عقل خود زین فکر با آگاه نیست
 عقل بی یار نوره چون آفتاب
 و عقل نیست با عقل دیگر
 عقل خود با عقل یاری یار کن
 با دو عقل اندر بس ملا داره
 زین سر ز جبریت اگر این عقلت رو
 عقل ایمان چو شمع عادت
 عقل او باشد که او با مشعلت
 این تفاوت عقلها را نیک دان
 هست عقلی همچو قرص آفتاب
 هست عقلی چون چراغ سرخوشی
 هست پنهانی تفاوت عقل را
 گلشنه که نفس و دید یک نیست
 گلشنه که زگل و در گرد و تپاه
 صیقل عقلت بدان دست حق

یعنی لب رود و نان خوان و جا
 گاه خاکی گاه جوید سروری
 درد ما غش جز غم الله نیست
 تا زنده تیغی که نبود جرم صواب
 یار باش و مشورت کنای پس
 اگر هم شور و غمی بخوان و کار کن
 پاست خود را و جگر و دهنای
 هر سر و مویت سر و عقل بود
 پاسبان و حاکم شهر دست
 او دلیل و پیشوا قافله است
 در مرتب از زمین تا آسمان
 هست عقل که از ذره شهاب
 هست عقل چون ستاره آتشی
 که بیا بد منزله بے نقل را
 گلشنه که عقل بود خیر نیست
 گلشنه که ز دل و دود و فتنه
 که بد و روشن کنی دل و زرق

باب نهاد و پیم در قلب

هر کس ز انداز و روشند
 هر که عقل پیش کرد او پیش دید
 غیب را بیند بقدر صیقل
 بیشتر آید بر و صورت پدید

پس جو آہن گر چہ تیرہ ہیکلے
 صیقلے کن یکد و روزہ سینہ را
 تادلت آئینہ گردد پُر صور +
 آئینہ دل چون کنی صافی و پاک
 ہم بہ بین نقش و ہم نقش را
 آہن را چہ تیرہ و بے نور بود
 اگر تن خاک کے غلیظ و تیرہ است
 صیقلے دید آہن و خوش کرد رو
 تادرو اشکال غیب رو دہد
 خانہ آن دل کہ ماند بے ضیا
 سنگ قمار گیت چون جان جہود
 گور بہتر از چنہین دل مہتر
 ہچو مہر سنے نور کے باید در حبیب
 رو برہ دل رو کہ تو جہود دلی
 بندگی او بہ از سلطانی ست
 صاحب دل جو اگر بیجان نہ
 موجب ایمان نباشد معجزات
 معجزات از بہر تہر و شہنشت
 صاحب دل رہمشش بود
 آن کہ نعتی او شمشیر آفرین
 ہر کہ مہنوی و ہر طبع تو نیست

صیقلے کن صیقلے کن صیقلے
 دفتر خود ساز آن آئینہ را
 اندرو ہر سو میچہ سیمبر
 نقشہا بینی برون از آب خاک
 فرش دولت را و ہم فراش را
 صیقلے آن تیرگی از روے ربود
 صیقش کن نہ کہ صیقل گیرہ
 تا کہ صورتہا توان دیدن درو
 عکس حوری و ملک درو جہد
 از شعل آفتاب کس نہ تیرہ
 بی نوا از دوقی سلطان کو دور
 آخر از کوری دل خود بر تر آ
 سحرہ استاد دشاگرد و کتیب
 ہین نہ بندہ بادشاہ عادل
 کہ انا خیر دم شیطانی ست
 جیش دل شوگر تو خود سلطانہ
 بوی جنسیت کند جذب صفات
 بوی جنسیت پی دل برست
 حق از در شش جہت ناظر شو
 در دلی ست نے خاص خدا
 شش کلیم تو نیست و نیست

صیقلے کن صیقلے کن صیقلے
 دفتر خود ساز آن آئینہ را
 اندرو ہر سو میچہ سیمبر
 نقشہا بینی برون از آب خاک
 فرش دولت را و ہم فراش را
 صیقلے آن تیرگی از روے ربود
 صیقش کن نہ کہ صیقل گیرہ
 تا کہ صورتہا توان دیدن درو
 عکس حوری و ملک درو جہد
 از شعل آفتاب کس نہ تیرہ
 بی نوا از دوقی سلطان کو دور
 آخر از کوری دل خود بر تر آ
 سحرہ استاد دشاگرد و کتیب
 ہین نہ بندہ بادشاہ عادل
 کہ انا خیر دم شیطانی ست
 جیش دل شوگر تو خود سلطانہ
 بوی جنسیت کند جذب صفات
 بوی جنسیت پی دل برست
 حق از در شش جہت ناظر شو
 در دلی ست نے خاص خدا
 شش کلیم تو نیست و نیست

مضمون این شعر بطریق این
 نظم است که در دست
 قلم ترا ازین دست
 درای پیچیده گفتار و فوج
 راه تو بسوسه دریا مستطیل
 از قوت تو یک از تلاش و زاید
 خاک از نواده کمان بردار
 در دست تو قلم صبح بخیم
 در دست تو قدرت جناب بجا
 لطف ازسان بهین انگشت
 مدد از این قلمی و زرقی دارد
 قدرت الهی قلم دل دارد
 قلم که در این سبک
 پیچیده در از ظهور و مخفی
 نشان و دل یافت دیدار
 شود آن دل یافت دیدار
 نو بک نذر و نذر

رو هوا بگذار تا خوبیت شود
 از بهوار آن نفس دماغت فاست
 یک سبد بریان ترابر فرق سر
 در سر خود پیچ و دهل خیره سر
 تا زانوئی میان آب جو
 پیش هم آب پیش روی دوست آن
 منفذی داری به بحر آبی بگیر
 چشمه شیرست در توبه کنار
 رو تیره و رنگ سر بخوان
 کان جمال دل جمال باقیست
 عرش با آن نور و با پهنائی خوش
 گفت پیغمبر که حق فرموده است
 در زمین و آسمان و عرش نیز
 در دل مومن بچشم لے عجب
 در کف حق بهره داد و به زمین
 صبح لطفت و تهری در میان
 اس قلم بنگر اگر جلالیستی
 دیده دل هست بین الاهیین
 یوسف وقتی و نور شید بیا
 دل که او بسته سم خند نیست
 گام در صحرای دل باید نهاد

در دست تو قلم صبح بخیم
 در دست تو قدرت جناب بجا
 لطف ازسان بهین انگشت
 مدد از این قلمی و زرقی دارد

وان مشام عنبرین بویت شود
 مشک عنبر پیش مغزت کاست
 تو همی جوئی لب نان در بدر
 رو در دل زن چرابر هر دے
 غافل از خود و این آن تو آب جو
 اندر آب و بجنه ز آب روان
 ننگ از از جستن آب غدير
 تو چرا می شیر جوئی از تغار
 دل طلب کن ل منبر استخوان
 دولتش از آب حیوان ساقیست
 چون بدید او را رفت از جا خوش
 من بچشم هیچ در بالا و پست
 من بچشم این یقین دان ای عزیز
 گر مرا جوئی در آن دلها طلب
 قلب مومن هست بین الاهیین
 کلک دل با قبض و بسطی زین بان
 که میان صبحین سبکست
 چون قلم در دست کاتبی همین
 زمین چه فرندان بر آئی و رونما
 تو گو که لائق آن دید نیست
 زانکه در صحرای گل نبود کشتاد

ایمن آبادست دل ای دستان
 گرد پای دل همه گردی سپهر
 دل چون بود تن چه داند گفتگو
 ایدل از گمین و کراست پاک شو
 بر زبان الحمد و اکراه درون
 حمد گفتی کونشان حادون
 حمد عارف مر خدا را هست
 از چه تار یک چشمش بر کشید
 هست دل مانده خانه کلان
 از شکاف و روزن دیوارها
 و انکه دل بیدار دارد چشم هر
 طوطی کاید زوحی آواز او
 اندرون تست آن طوطی نهان
 میبهر و شاد بیت را نوشاد ازو
 دل تو این آلوده را بنداشتی
 تو همی گویی مراد دل نیز هست
 نی دل اندر صد هزاران خاص عام
 آن دلی که آسمانها بر ترست
 آن دلی آور که قطب عالم است
 نور تو چشم خود نور دست
 باز نور نور دل نور خداست

نور علی نور سواد

چشمها و گلستان دگلستان
 بان ز پایر حوض تن میکن حذر
 دل بخوید تن چه داند جستجو
 و انکه بان اسجد خوان جالاک شو
 از زبان بلبیس باشد با فسون
 فی برونت هست اثر می اندرون
 که گواه حمد او شد پای دوست
 و در تک زندان دنیا پیش خرید
 خانه دل را بهان همسایگان
 مطلع گردند بر اسرارها
 گزین سپید کشاید صدف بصر
 پیش ز آغازه وجود آغازه او
 عکس در آید بر این و آن
 می پذیرد ظلم را چون داد ازو
 لاجرم دل زان دل برداشتی
 دل فراز عرش با شدنی بست
 دیکه باشد که هست آن کلام
 آن دل ابدال یا پیغمبر است
 جان جان جان جان او است
 نور چشم از نور دلها حاصلست
 کوز نور عقل و حسن پاک جد است

این جمله در کتب معتبره
 نقل از باب است و در
 نو در سواد و در کتب معتبره
 در باب ۱۲ طوطی

طوطی کاید زوحی آواز او
 صافست بپس از ابراست حال
 غیب نیست آبی شبنم با شندو
 آن از قبل از آغاز وجود جبه
 موجودات باشد مرا و طوطی
 اندرون تست آن طوطی نهان
 وجود مطلق است اگر هست
 باطن تو نهان است از غیب
 بر شاخه او گلزار می فروخته
 مجلس دانشوی در طلب فلک

بیدار ای صدمه باز مانده
 ۱۶۵
 در دانه بیدار مانده

دوا و دل تو بپسند
 صدوت حجاب باش و درین دل جبه
 دی روح شریک اندودین دل جبه
 آن انسان شریک اندودین دل جبه
 چهل پیش و اندام عرقان را از این دل
 میگویند که میباید که تو این دل
 شریک را دل تصور کرده و از این دل
 که در حقیقت در دست غافلانه

دل جبه
 در کتب معتبره
 نقل از باب است
 در سواد و در کتب معتبره
 در باب ۱۲ طوطی

نور دل را نور حق تزیین بود
 فانگهان گفته خدا که من گرم
 منظر حق دل بود در دوسرا
 نی نظر گاه شعاع آن آهست
 حق همه گوید نظر بابرکت
 نگرم در تو دران دل بنگرم

معنی فیه علی نورین بود
 من بظاہر من بیاطن بنگرم
 که نظر در شاه آید شاه را
 پس نظر گاه خدا دل نی تنست
 نیست بصورت که آن آب گلست
 تحفه آور آورای جان بر دم

حکایت

دیدم موی یک شب بانه را براه
 ای خدای من فدایت جان من
 گریه بنیم خانه است را بر دوام
 هم پیروز و ناهناک روی زمین
 سازم و آرام به پیشیت صبح خیم
 تو کجائی تا شوم من چاکرت
 کفشت را بپاره بود پاره زخم
 و ز ترا بیمار پی آید به پیش
 و شکست بوسم بکالم پاکایت
 ای فدائی تو همه بزمانی من
 زمین نبط بیوده میگفت آن خیلان
 گفت با آنکس که مار آفریده
 گفت موی های خیره سر شدی
 گفت موی های من نورین کن

کو می گفتم ای خدا و اے اله
 جمله بزمان و و خان و مان من
 روغن و شیرت بیارم صبح و شام
 دیگر بای جو غارت کازین
 از منی و من ز تو خوردن طعام
 چاکرت دوزم کنم شان سرست
 و ز تو در پای خلایک رکنم
 من ترا غمخوار باشم همچو خوش
 و گشت خواب آید برویم چاکیت
 ای بیادت ہی ہی بای من
 گفت موی با که هست ای فلان
 این زمین مخرج اندان آید پدید
 تو مسلمان ناشده کافر شدی
 زمین همه باشد منزه قزو المعین

سوره منافق آن
 غزوات ۱۱
 نقش از خزان بوزن
 ۱۶۶
 درج
 سوره منافق شرح
 جلد ۱
 جلد ۲
 جلد ۳
 جلد ۴
 جلد ۵
 جلد ۶
 جلد ۷
 جلد ۸
 جلد ۹
 جلد ۱۰

[illegible]

چون سقو بیدار شوو حسان ما
جان همه روز از لکد کو پ خیال
نی صفائی مانزش فی لطف و فر
روح میبردت سوی کج خج برین
تویشتنی مسخ کردی زین شغول
جان معینے درین ره بخلاف
تا غلاف اندر بودی قیمت
سپ بهمت سوی آخور تا ختمی
آخر آدم زاده اے ناخلف
صورت رفعت بودا فلک را
صورت رفعت برای مبهات
روح همچون صالح و تن ناقه است
روح صالح قلیل آفات نیست
ناقه جسم ولی را آفت به باش
عیسی روح تو با تو حاضر است
یکایک بر یکار تن به استخوان
روح خود در متصل کن ای فلان
روح محبوب از نقایش در غدا
آینه آهن بر آینه نقشه است
آینه جان نیست الا روے یا
جان اول منظر در گاه شد

تجدید و ترقی

هست بیداری چو در بند آن ما
 در میان دسود از خوف و آل
 فی بسوئے آسمان را به سفر
 سون آب گل شدی در غلین
 زانم جودی کو پیران شکست قبول
 هست همچون تیغ چو بن در غلا
 چون برون شد سوختن آتش
 آدم سجود را شناخته
 چند پنداری تو پستی را شرف
 معنی در خمت روان پاک را
 جسمها را پیش منی همه است
 روح اندر وصل و تن دفاقت
 زخم بر نانه بود بر ذات نیست
 تا شوی با روح صالح خواجه ماش
 نصرت از من خواه که خوش نصرت
 بر دل عیسی مننه تو هر زمان
 زود بار و روح قدس سالکان
 روح واصل در بقا پاک از حجاب
 آینه ششما می جان سنگین است
 روی آن یاری که باشد زان دنیا
 جان جان خود مظهر الهی شد

حقائق

二

سید قریب خان ۲۲ در تن
سید جان کو در تن
سید شمس از خیال کو در تن
سید دریا کو در تن
سید دریا کو در تن

اسلامی تعلیم کے لیے

بمجلسه در مقام استاذ

الحمد لله رب العالمين

مجلس علمائے ہند

در بیان آنکه که خداوند

149

64

مجلس الفقهاء

بسم الله الرحمن الرحيم

بیکار ہونے کی وجہ سے

ایک نوجوان نے کہا کہ وہ جو کچھ دیکھتا ہے وہ سب کچھ لکھتا ہے۔

سید محمد علی

کتابخانه عمومی

✓

مضمون اشعار بالا
درین شعر مطالع
اولی

[illegible]

از راه غفلت روح را
بامورات خلاف طبع اوی
نمانی چنانکه حضرت
ابراہیم

انے
عزوب
شوندو

انبیا و مریدان شبایسته اند
و رجوید مستن از نادانیست
نی خورش مانندست و فی صبر و قرار
تا بود و کین بند از پابگرند
آن قفس را در کشائی چون بود
تا بگل پنهان کند در عدل
سوختی جان را و تن افروختی
کان جهان با هی نهان شد بر رخ
بر مغز پدیدست و حیات و در نما
در کمی خشکی و نقص و عین
و زلزاید مر حبت آنجا بود پیر
آفلی حق لا اُحِبُّ الاَفسَلین
اندرین پستی چه جبهه پدید
چشم را سوی لبندی نه پیر
آن ندانید ان که از بالا رسید
تا روی هم بر زمین هم بر فلک
کمت از حیوان شدی بین را بخوان
پیر و باش را بعد جاخته
که کشی او را بگردان دوری
نمیت آورد از جزلقا الله قوت
که بدادت حق بخشش را بیکان

از راه غفلت در این باب عورت خلاف طبع اولی
فانی چنانکه حضرت زین العابدین علیه السلام فرمودند که در این باب عورت خلاف طبع اولی
از راه غفلت در این باب عورت خلاف طبع اولی

زیر و بالا پیش و پس صفت تن
 گر تو خود را پیش و پس داری گمان
 قبله جان اچو پنهان کرده اند
 خود غریبی در جهان چمن نیست
 شمس در خارج اگر چه هست فرد
 شمس جان اگو خارج آمد از ایش
 حسن التقویم دروالتین بخون
 این گهر از هر دو عالم بهتر است
 پیش خورشید و گهر هر کمیت
 حسن التقویم از عرش و فزون
 جسم را بنود جز جان را بهر
 حکمت یکدگر خود پیش نیست
 تا بجداد و سمرقند ای بهام
 دو درم سنگست پیه چشم تان
 جان زایش و سلبت تو عاریست
 موسی جان سینه را سیب کند
 خسرو شیرین جان فو بت روت
 یوسفان غیب لشکر می کشد
 انشیران مصر را روسوی ما
 شهرت را فردا پر از شکر شود
 در شکر غلیظه ای حلوانیان

نیکان شکر شکر

بی جته با ذات جان رنوست
 بسته جسم و محرومی ز جان
 هر کس ره جان به آورده اند
 شمس جان بکست کورا نیست
 می توان بهم مثل او تصویب کرد
 نبودش در ذهن و در خارج نظیر
 که گرامی گوهر است اید دست جان
 هین بنزین طفل جابل کوهرت
 آن پیشک او را در و دریا میست
 حسن التقویم از فکر ت بیرون
 جسم پیش کهر جان چون قطره
 جان تو تا آسمان جولان نیست
 روح را اندر تصرف نیم گام
 نور روشن تا عنان آسمان
 یک تن بجان بودم و اوست
 طوطیان کور را بی ناکند
 لاجرم در شهرتند از ان نیست
 تنگهای قند و مصری میزند
 بشنوی ای طوطیان بانگ در
 شکر از انست از ان تر شود
 همچو طوطی کوری صفر ایان

تقویم
 در عالم غیب
 در عالم غیب
 در عالم غیب

تقویم
 در عالم غیب
 در عالم غیب
 در عالم غیب

تقویم
 در عالم غیب
 در عالم غیب
 در عالم غیب

تقویم
 در عالم غیب
 در عالم غیب
 در عالم غیب

کلاه ظاهر است که قلمی
 یکدست اهل صفای نثری
 از آنانی که تا قبل از دوران
 بنام نوری یا نوری در دوران
 پس از آن در دوران صفای
 درین اشعار بیان نموده
 خود را نشان داده اند
 صفات و بلاغ و بیانی
 در آن دیده می شود
 که در موم بنده از آن را

می کشد حق استان را زار شد
 معده حلوای بود حلوای کشد
 پیچ گنار از تپ صفای
 پیچگره کوبید کار نیست پس
 یک ترش در شهر ما اکنون نماند
 نقل بقلست و می بر سر طلا
 سر که نه ساله شیرین می شود
 آفتاب اند فلک تنگ نماند
 چشمها مخمور شد از سبزه زار
 چشم دولت می طلق می کند
 روح باز دست و کبایع ز اغما
 او مانند در میان خمان نماند
 میل تن در سبزه و آب روان
 میل جان اند حیات و دریت
 میل جان در حقیقت در علوم
 میل جان اند ترقی و شرف
 میل عشق انشرف هم سوجان
 چونکه هر جزئی بخوبی از لطف
 گوید آنسے اجزای پستی و تنوم

وادان
 ۱۷

فشان

چشمه

آن
 که در آن
 که در آن

قسم باطل باطلان را می کشد
 معده صفای بود سر کاکش
 تابستانی از دمان طعم شکر
 جان پرفشاید یا اینست پس
 چونکه شیرین خسروان بر نشانی
 بر مناره رو برن با لک صلا
 سنگ مرمر لعل و زرین می شود
 در ما چون عاشقان بازی کن
 گل شکوفه می کند بر شاخه
 روح منصور اناحق می کند
 دارد از زاغان و چندان غما
 همچو بوی بوی میان سبز و
 زان بود که اصل و آمد از ان
 زانکه اند لا مکان اصل و سیت
 میل تن در باغ و غمت و کرم
 میل تن در کسب و بساط و طبع
 درین یحیٰ را بچگون را بدان
 چون بود جان غریب اند فر
 غربت من سخت تر من عیشیم

جبه کن تا جان محکم گردد
 تا بر نو مرگ پرگ با شدت

مجلسه اول
تاریخ ۱۳۰۲
روز پنجشنبه
ساعت ۴ عصر

عقد اول
مقدم وجود ایک نکتہ
ہر غلامی حقیقت دارد
روح اسکان پس این
اشانت نیکه غذا
مثال تو یا طاعت
قیام پذیر نیست
جان بدین
عقد دوم
مقدم وجود ایک نکتہ
ہر غلامی حقیقت دارد
روح اسکان پس این
اشانت نیکه غذا
مثال تو یا طاعت
قیام پذیر نیست
جان بدین

[illegible]

فاناست بر سر درگاه داد و دهان
گفت ز خود آنقدرت صلح

و السلام علیک و آلک
قبل از آنکه بنشینا
موت رسد و بیدار

حکایت بیان تو نصوح

چنانکه شیرازستان بیرون آید و باز به پستان
نرود و آنکه توبه نصوح کرده باشد هرگز از آن گناه
یاد نه کند بطریق رغبت بلکه هر دم نفرتش افزون
شود و آن نفرت دلیل آن باشد که آن تائب لذت
قبول یافته است از آن شهوت اول بی لذت
شده این لذت بجای آن نشست چنانکه
نبرد عشق را جز عشق دیگر چه چربایاری نگیری و نکوتر
آنکه دلش از زبان گناه راغب میشود علامت آنست که
لذت قبول نیافته است لذت قبول گناه نیست
و نبیره الیسی نشده است نبیره الیسی برو
باقیت و یافته شود و بحکم فیضه الاشاره -

میزد لایق تران او در استعج
مردی خود را همین کرد و به نان
در دغا و حيله بس خالاک بود
بونیروز از حالت آن بلبوس

بود مرد پیش ازین نامش نضوج
بود روزه او چو رخسارِ زنان
او بجامِ زمان دلاک بود
سا لها سے کرودلا کی کس

[illegible]

بر لبش تفلست و دول را زانها
عارفان که جام حق نوشیده اند
هرگز اسرار کار را موعظه
نست خندید و گفت ای پنهان

لب خموش دل پر از آواز ما
رازها دانسته و پوشیده اند
مُهر کردند و دهنانش مختف
زانکه دانستند از دست تو به دهن

و در بیان آنکه دعای عارف واصل در خوست او را
حق همچون در خوست حق است از خویش تن که کنست
سمعا و بصرا و لسانا ویدا و قوله تعالی و ما رمیت اذ
رمیت و لکن الله رمی و آیات و اخبار و آثار دین
بسیارست و شرح سبب بانی حق تا مجرم را گوش گرفته

توبہ بوضوح آرویں

آن دعا از مہفت گردون در گذشت
 کان و عایشہ نہ چون ہر دعاست
 چون خدا از خود سوال کہ کند
 یک سبب نگینت صنع ذوالجلال
 اندران حمام پرے کرد طشت
 گوہرے از حلقہای گوش او
 بیس در حمام را بستند سخت

کاران سکین باختر خوش گشت
فانیست و گفت و گفت خدا
پس دعای خویش را چون کند
که برآیدش ز نظر من و وبال
گوهری ز دختر شده یا ده گشت
یا ده گشت و هر زنی در جستجو
تا جویند اول ندیده چرخ

زخمها چنانچه چون بسبب سلاقت
 دزد گوهری نیز هم سوار است
 پین یکجاستی از قندار گراف
 در میان گوش و اندام و طرف
 در فلک و شست و فوق و در طرف
 بنجی کردند و از آنکه شویید
 ۱۴۹
 یک یک از عجز و از نفعی گرفت
 آن وضع از ترس و از شگفت
 پس از دوزخ بود از خشت
 سفت یک یک از او میدید اگر

چنان چو بازو تن مرا در آکنده
 چونکه هوشش رفت و پایش بر کشا
 چونکه دریا با سر حمت جوش کرد
 زده لاغش گریخت و رفت بشد
 مرده صد ساله بفرین شد ز گو
 این همه در زمین سر سبز شد
 گرگ بایزه حریفی شده
 بانگ آمد ناگهان که رفتیم
 بعد از آن خوف و هلاکت جان بود

پای بسته پر شکسته بنده
 می پرید آن باز سوخته کعبه
 شکها هم آب حیوان نوش کرد
 فرس خاکی اطلس و زلفیت شد
 دیو ملعون شد بخوبی رشک جو
 چوب خشک اشکوفه کرد و نغمه شد
 نا امید آن خوشدل و خوش گوی
 شد پدید آن گم شده در یتیم
 مردمان آمد که اینک گم شده

پیداشدن گوهر و حلای خواستن صاحبان و
 کنیزگان از نضوج و بر سرست او بوسه دادن و عذر خواندن

حزن رفت و در فرح در تافتیم
 از غم و نغمه و دستک زدن
 آن نضوج رفته باز آمد بخوشش
 می حلای خواست از وی هر کس
 بدگمان بودیم ما را کن حلال
 زانکه ظن جملہ بروی بیش بود
 خاص دلاکش بد و محرم نضوج

خرد گانے ده که گوهر یافتیم
 پر شده حمام قد ز آل الخرن
 دیده چشمش تابش صد ذره بیش
 بوسه می دادند بروستش لب
 لحم تو خوردیم اندر قیل و قال
 زانکه در قربت ز جملہ بیش بود
 بلکه همچو دو تن یکشته روح

گوهر از برد دست او بردست و لب
 زو ملازم تر نجان نیست کس

اول او را خواست صحبتن درین
 چه حیرت داشتش تا خبر کرد
 تا بود کار با بر بند از درجا
 اندرین مهلت را تا خوشی را
 بیب طلبا از دهنه خواستند
 و با یک عذر بیجا شدند

۱۸۱
 و نه زانچه گفتند بر سرست او
 چه حلای خواستند از وی هر کس
 بدگمان بودیم ما را کن حلال
 زانکه ظن جملہ بروی بیش بود
 خاص دلاکش بد و محرم نضوج
 حزن رفت و در فرح در تافتیم
 از غم و نغمه و دستک زدن
 آن نضوج رفته باز آمد بخوشش
 می حلای خواست از وی هر کس
 بدگمان بودیم ما را کن حلال
 زانکه ظن جملہ بروی بیش بود
 خاص دلاکش بد و محرم نضوج

نامشاهی است
 چو تو دانی
 که بیدار
 گفت زور دست
 دین نصیحت
 روک
 دختر تو به نضوج
 که مراد او اندر دست
 بادی که خود گفت که ز صفت
 از دل من که رود این ترس
 من بیدارم و باز
 من بیدارم و باز
 تو که در دنیا سودا زن جدا
 دختر شاهان
 بعد از آن محنت
 که بار در گریه
 بار و دوش
 خط آن که خبر
 محنت
 چرا که به بقار
 محنت است
 سبک است

<p> سن همی آن دامن و شیار من - اول المیسه مرا عطا بود - حق بیدار آن جمله و نادیده کرد باز رحمت پوشین و زیم کرد - هر چه کردم جمله ناکرده گرفت - همچو سر و سوسنم آزاد کرد - نام من در نامندیاکان نوشت عفو کردم جملگی جسم و گناه آه کردم چون رسن شد آه من آن رسن بگر فتم و بیرون شدم درین چایه همی بودم اسیر از هوس درنگنا بودم زبون - آفرینها بر تو بادا اے خدا - گر سر هر موی من گردد زبان میزنم نعره درین روض و یون </p>	<p> جرهما وز شسته کردار من بعد از آن المیس پیشیم باد بود تا نگردم و نصیحت روے زرد تو به شیرین چوبان فریم کرد طاعت ناکرده آورده گرفت همچو بخت دولتم دشت او کرد دوزخی بودم بخشیدم بهشت شد سفید آن نامه و روی سپاه گشت آویزان رسن در چاه من شد دوزخ و فر به دگلگون خیم روز و شب اندر فغان و در نصیر در همه عالم من گنجیم کنون ناگهان کردی مرا از غم جدا شکرهای تو نیاید در بیان خلق را یالیت قوی نیکوین </p>
--	---

<p> باز خواندن دختر شاه نضوج را از بهر بعد از استحکام توبه و قبول ناکردن و بهانه گفتن نضوج در آن باب </p>	<p> بعد از آن آمد که زمر حمت دختر سلطان با میخواند </p>
---	--

محنت
 چرا که به بقار
 محنت است
 سبک است

توضیح حقیقت قلب مولینا روم قدس سره العزیز می فرماید

تو همگی کوئی مراد دل نبرد هست ز آنکه که آتست غلو بگل هست یا که گشته زان گل صافی شده آنچنانکه آب در گل در کشد لطیف شیوه نمکین بر دست باغبان و سبزه لرزه عین جان هم بینی نقش و هم نقاش را ز آنکه محرومست و محرومست صورت بر صورتی بی غیب نور تو چشم خود نور دل هست مولینا حکیم	دل فراز عرش باشد ز نیست پس دل خود را مگو کین چهل است در فروئی آمده وافی شده که منم آب و چشمه جویم مدد سرخوی آن خوشتر از لعل است بر برون عکسش چو در آب و آن فرش دولت ادبی فراش را آئینه دل خود نباشد بخچین ز آئینه دل وقت موسی از حبیب نور چشم از نور دلها حاصل هست نور حق را نور دل تزیین بود	در گل تیره فین هم آب هست آن دل که ز آسمانها برتر است سکندری تو که من صاحب دلم خود را و ادراک این دل شب این پس دل جوهر عالم عرض آئینه دل چون شود صاف و یک که چه آن صورت نگین در فلک روزن دل که کشا هست و صفا کان جمال دل جمال باقی است باز نور نور دل نور خداست معنی نور علی نور این بود	لیک ان آت نشاید آب و ست آن دل بادل یا پیغمبر است حاجت غیری ندارم و صلح که مرود عشق شیوه را نگین سایه دل چو بنور دل انور نقشها بینی بر آن تاب و خاک نه بعرض و نه دریا و سمک میرسد بے وسط نور خدا دوش را آب حیوان می است نور نور عقل حریف هست سنائی می فرماید
اندرون که صاحب کلمه است پروبال خود ز دل باشد صل نه دل و مجاز دل نبود دل کی منظر است بانی این که دل نام کرده مجاز	تا در دل هزار ساله هست تن بیدل جوال گل باشد دو رخ خشم و آزد دل نبود حجره دیورا چه دل خوانی و در پیش سنگان کوی انداز	از در چشم تا به کعبه دل باطن تو حقیقت دل است پاره گوشت نام دل کردی نیست غیبی یک ربه جابل دل که با جاده و دل دار و کما	عاشقان را هزار و کمین هر چه چربا بن تو طالت است دل تحقیق اجل کردی خواند شکل صنوبری ادا آن سگی ملان آن دگر مدار

توضیح حقیقت روح مولینا رومی قدس سره العزیز می فرماید

روح با علم است و با عقل است بحث عقلی گردد و روح جان بود روح چون صالح و تن نافر است روح را با ترکی و تازی چه کار آن دگر باشد که بحث جان بود روح اندر و تن در فاقه است ناقه جسمی را بینه با شش روح و تن متصل کن ای فلان	بحث عقل حاصل از ندان سبب بحث جان اندر مقام دیگر است روح صالح و باطل فاقه نیست تا شوی بر روح صالح خواهی از و با ارواح قدس لکان	بحث جان عجیب یاو العجب با و جان را قوام دیگر است نغمه زیبا بود بر ذرات نیست روح را با ترکی و تازی چه کار آن دگر باشد که بحث جان بود روح اندر و تن در فاقه است ناقه جسمی را بینه با شش روح و تن متصل کن ای فلان
--	---	---

نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>کہ بود یار کے رو در نیرت و بطحا کنم بر کنار زغم از دل بر شمشیر کی فریاد صد نہر اراک و درین سودا بر امر و شد یا رسول اللہ یسوی خود مرا ہے سما آرزو سے جنت الماد ابرون کردن دل خواہم از سودا پا بوست ختم بر جان</p>	<p>کہ بکہ منزل و گد در مدینہ جا کنم کرد چشم خوفشان آن چشمہ ادر کنم نیست صبرم بعد ازین کام روز را فردا کنم تا ز فرق قسم سازم ز دیدہ پا کنم ختم این بسکہ بر خاک درت و اکنم پا بپایت نغم یا سرین سودا کنم</p>
--	--

ہر دم از شوق تو معذورم اگر ہر لحظہ
جاہی آسانا نہ شوقے دگر اثا کنم

<p>منکہ بایادخت آن آستان مسکن کنم دیدہ روشن میشود از صکوت ز سبک تو غمرہ شوخت بخور نیم کشد تیغ جفا بکہ لاف زندگی زود پیش سر و قامت آنچہ نہاد سیکند در خانقہ شام و صبح صحبت یار و دوام عیش و پیام بہا جان چہ آیم پیش کجائے کہ از ہش پڑ</p>	<p>کہ بعد خوشی تن یاد گل و گلشن کنم گر کہ انکار این معنی کند روشن کنم با خیالت نیم شب گردست در گردن کنم راستی ہر جا رسم ترا دی سوسن کنم واللہ از میخانہ ام را نہد اگر آن من کنم وا ز خرد نہد کہ انوں ترک میخوردن کنم مرغ شلخ سدرہ را چون دانہ از زان کنم</p>
--	--

کہ بروم سایہ آجاہی شبان تیر خواہ
بکہ از داغ حب رائی نالہ و شیون کنم

کتب ذیل کے وہ کچھ قسم کی عربی رسی پنجابی غیر میں ہیں یہی ہر مفت جی بی ہر منگنا

کشل کلیمی اردو

ماوی ثل تصود ذکر و اشغال مصنف حضرت شاہ کلیم انصاری
جہاں آبادی قدس سرہ العزیز کے مطالعہ کے کل درجہ کے
و ذکر و طرق زکوٰۃ وغیرہ حاصل ہو سکتے ہیں اور اسکے ہوتے
ہوئے کسی دوسری کتاب تصوف کی ضرورت نہیں رہتی قیمت
علاوہ محصول اک صرف ۴۔ ایضاً زبان فارسی صرف ۵۔

شنوی شریف مولانا روم

کون خواندہ مسلمان ہی جو آپ کے نام نامی کو واقف نہو۔ آپ کی
یقیناً ایسی مقبول عام ہے کہ اسکا ایک ایک شعر قرآن شریف
کی آیت کا مضمون ادا کرتا ہے۔ جیسے خود اثر کرتے ہیں۔
شنوی مولوی مثنوی بہت قرآن زبان پہلوی

آپ کی زبان دانی تو ایک ظاہری احسان زبان فارسی پر ہے
مگر آپ کے صوفیانہ فیض کش فصاحت جو کہ بطور کلمات دروشت
ایک نہایت دلچسپ فائدہ کا نتیجہ ہوئی ہیں۔ ایسی ہے ہر ایک
سے کہنے کے قابل میں اور کل اسلامی دنیا مولانا کے ہر حرف
کی وجہ سے نہایت ہی ممنون ہے۔ تصوف دیکھو تو کوٹ کوٹ
کھجور ہے۔ فقہ کے مسائل اور بھی واضح طور پر بیان کی گئے ہیں
علم اور صوفی ہر دو کیلئے ہر موقع اور ہر محل پر ایک سچا گائیڈ کا کام
دیتی ہے۔ انسان اگر اسکے رموز و کنایات کو کافی طور پر سمجھ جائے
تو مرتبہ ملائکہ حاصل کر سکتا ہے۔ پس اس کتاب کی خاص عظمت
و بزرگی کے لحاظ سے خاص شوق کے ساتھ ۱۴۔ ۲۰ کے ذیل
ساتھ پر بار شامت طبع کو انکا حاصل انتہام کیا گیا اور بڑی جلی
قلم کو موٹے اور دیز خوش رنگ کاغذ پر خط و خط و صبح طبع کرایا ہے
مکمل کتاب تیار ہو کر انھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے متعدد
نسخے باقی ہیں قیمت کمال کیلئے ۵۔ محصول اک نہ خریدار۔

فخر الو عظیم مشہور بہ وضع الو عظیم اردو

یہ کتاب علم و عطا و اندرز و نصائح پر مشتمل و لاچار ہونے مولانا
مولوی محمد فخر الدین صاحب گجراتی ہی مولف علامہ نہایت ہی
تبحر سے ہر ایک مجلس کو قرار دیکر پیلے آیات قرآن شریف اسکے
بعد آثار صحیحہ و استدلال کر کے اقوال صلواہ سلطہ سے ترتیب
دیکر جا بجا اشعار مثنوی مولانا روم اور دیگر شاعرانہ نامی سے
حسب موقع مزین فرمایا ہے۔ زائے لطف یہ ہے کہ حکایات و لطائف
سلف صالحین بھی ساتھ ہی مروج فرما کر کتاب کی رونق دو
بالا فرمایا ہے۔ اس کتاب کو اگر وہ غفلوں کی جان کہا جائے
تو بجا ہے۔ اور جو قدر اس کتاب کی تعریف کی جائے تو بڑی
ہے۔ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ یہ کتاب جو قدر عظیم
و علماء کے لئے مفید ہے اس سے زائد وہ شائقین
کیلئے مفید ہے۔ قابل دید و خرید کتاب ہے اور دو جلدوں
میں کل اٹھ حصہ کتاب ہے ہر ایک جلد میں اٹھ حصہ اور
ہر ایک حصہ میں کئی کئی مجلسیں۔ مجلس نہایت درجہ ذیل ہے۔
حصہ اول کلہ شہاد کے بیان میں۔ حصہ دوم باور مضائقہ کے
بیان میں۔ حصہ سوم رکوع کے بیان میں۔ حصہ چہارم حج
کے بیان میں۔ دفر دوم حیات اور موت کے بیان میں۔
خاتمہ الکتاب حوروں کے بیان میں۔ غرضیکہ کتاب کثرت
اطلے درجہ کی ہے۔ قیمت صرف ۵۔ محصول اک نہ خریدار۔

مغربات شاہ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی

معروف بہ موقع کلیمی اردو
اس کتاب میں ہر ایک قسم کے عمل اور اوراد و مجربہ حضرت شاہ کلیم اللہ
صاحب قدس سرہ العزیز کے درج ہیں اسکے مطالعہ کرنا ہر ایک کے جلد
شکلات دینی و دنیوی حل ہو جاتے ہیں قیمت وہ محصول اک نہ خریدار۔

المشہر الصدق و التیقین شیخ النبی محمد جمال الدین بجران کتب لاہور بازار کشمیری

کتاب فہرست علامہ دیگر قسم کی فی فارسی و پنجابی وغیرہ کتابیں کتاب خانہ میں موجود ہیں

اعلان

چونکہ ہمارا سب بڑا اسلامی تہذیب ہے
 پچاس سال سے جاری ہے جس میں ایک قسم کی کتابیں اور
 قرآن مجید و حمالین طبعہ مصر تبسول نبی دلی کانور لکھنؤ وغیرہ
 اور دیگر علم و فن کے کتب یعنی تفسیر حدیث فقہ اصول طب نحو منطق نجوم جفر
 رمان وغیرہ وغیرہ عربی فارسی اردو پنجابی گورکھی چھاپہ تھروٹاپ کتب دہلی و
 قانونی سادہ و شرح کتب سررشتہ تعلیم واجت اخمہ جانت الاسلام

کتاب اسلام مولوی رحیم بخش صاحب کتب اسلام سلسلہ فارسی و
 کتب قصہ جات اردو پنجابی کافی ذخیرہ موجود رہتا ہے
 ایک دفعہ آرائش مطبوعہ و خوشنویسی کے

رعایتی فہرست درجہ اول

الشیخ الصدوق و یقین شیخ النبی محمد جمال الدین تاجران کتب ہوا بازار کشمیری